۴۸۶

فِي قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِأُولِي الْأَلْبَابِ



کا

تیسرا حصہ

مصنفہ

علامۂ دہر مولانا حکیم محمد علیخان صاحب مرحوم

بفرمایش

مولوی محمد مصطفٰے علیخاں صاحب بی۔ ایس سی۔ ایل ایل بی

مرقع عالم پریس ہردوئی میں چھپا

(باہتمام شفیع اللہ خان مینیجر مرقع عالم پریس)

قیمت فی جلد عہ

سنہ ۱۹۲۱ء

بار پنجم

مسیحائے عالم

مصنفہ

حکیم محمد علیخان صاحب مرحوم اڈیٹر مرقع عالم

جسمین

حفظ صحت کے کل اصول معجزانہ سحر طرازی کے ساتھ دکھلائے گئے ہین زبان شستہ اور جوش کوثر مین دُھلی ہوئی ہے۔ بس اسکو پڑھیے اور ایک طرف لطف زبان کے چٹخارے لیجئے اور دوسری طرف انسانی تندرستی کے قائم رکھنے کے اصول سیکھئے۔ قیمت مجلد ۸ر

المؤرخ الماہر

یہ بھی تاریخ کی ایک بینظیر کتاب ہے جس کو قبلہ و کعبہ حکیم محمد علیخان صاحب مرحوم نے ابن شحنہ کی تاریخ سے ترجمہ کیا ہے۔ کتاب کا ترجمہ سنہ ۲۶۴ھ تک ہے۔
عربی تاریخون مین ابن شحنہ کی تاریخ کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ بہت اختصار کے ساتھ تمام واقعات اس مین درج ہین۔ قیمت عہ ر

المشتہر

مینیجر مرقع عالم پریس ہردوئی (اودھ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عبرت

کا

تیسرا حصہ

پہلا باب

اب چونکے

بہار اک عہد مین جسکی سدا باری تھی دو ہین تکر
بچھڑی ہوئی اُسی گلشن کی پھر ہم سیر کرتے ہین

معاذ اللہ اب ایسا اشتیاق کس کام کا ایسی بھی ضد کیا کہ کسی طرح نمانے نمانے ۔ لو خوش ہو گئے تو یہ لیجیے اب دیکھیے ہو وہی مقام جسکی سیر اور تماشے کے آپ پہلے ہی سے عاشق تھے کیوں اجی خوش ہوا خوب اچھی طرح سے دیکھ لیجیے گا۔ پہچان لیا؟ دیکھیے میری اس انگلی کیطرف دیکھیے وہ سپید سپید دور کوہ بحر ریشہ یا ٹنک کی صاف اور چمکدار موجین نسیم سحر کے جھکولے سے اپنے پانی کی روانی دکھاتی ہوئی چل پھر رہی ہین وہ سامنے شرقی کنارے کے قریب کسقدر جہاز لنگر ڈالے ہوئے ہین جن کی جھنڈیوں کے ملاحی معرکے دور ہی سے دیکھنے والے کو بتا رہے ہین کہ یہ رومی جہاز ہین ۔ ہا ہا ذرا فضائے آسمانی کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھیے ہم کو وہ مرغان ہوائی جن کی سرشت میں بحر کے کنارے سبزہ زاروں کی ہوا کھانا جنکا مذاق زیادہ پیدا کر دیا ہے دریا کی اٹھتی ہوئی لہروں کو کسطرح نیچے جھکتے بہاتے ہیں اُس ہوا میں چہکار رہے ہین جسمین دریا کے لطیف اور ٹھنڈے بخارات نے مل ملا کر کچھ اور ہی لطف پیدا کر دیا ہے دیکھیے اڑتے اڑتے اب وہ جھک گئے ہین تو کس انداز وخوبی سے جہازوں کے اونچے اونچے مستولوں پر بیٹھ گئے ہین سبحان اللہ کیا ہی اچھے معلوم ہوتے ہین مہربانی فرماکر ذرا شرقی ساحل کیطرف بھی نظر دوڑائیے دیکھیے وہ بلندی پر پیویونا کی عالیشان عمارتین نظر آتی ہین۔ دیکھیں؟ کیوں! اتمانا ہین نا وہی عمارتین یہ گرجنکے اشتیاق مین آپ ہمکو یہاں لائے ہیں یہ وہ تو یہاں ہین نہین لیکن یہاں یہاں کے لوگوں کو یقیناً آپ سے بھی زیادہ ان کی فکر ہوگی۔ خیر آئیے چلکر ذرا خبر تو لین شاید کچھ ہمین سے سراغ ملجائے

آئیے بسم اللہ

صبح کا وقت ہو گر صبح بھی اُسی رات کی جسمین ہولا ابھوت. دوست تجھان اپنی پیاری محبوبہ ہنزوبا کو

کیا اپنے ساتھ لیکر کسی طرف چلتا ہوا تھا۔ نیند اور غفلت کا افسوں پڑھنے والی رات کی تاریکی کافور ہوگئی کہ وہ جہاں اپنا بچھی فرشدان و چونک چونک کر نیند کا دھیان میں مشغول ہو کے جاتے ہیں بیچاری غالب آجاتی جہاں روشنی کے ذرات کی شمع اور چراغ کی روشنی کا کہیں نام اور نشان تک بھی اس وقت باقی نہیں رکھا ہو مگر ان کی لو بجھے اور بیانات میں وہ وعدہ شکر زیر کے شمار نخواستی زبان حال سے بتا دیتے ہیں کہ رات یہاں روشنی کا بہت انتظام تھا۔ جا بجا سنبل اور بے پروانوں کا ڈھیر پڑا ہوا دیکھو ہو سے چراغ اپنا چاسی بجلی ہوئی سیاہ زبان کو دکھا دکھا کر چپ خاموش ہیں جس نے رات روشنی کے پردے میں اپنے حسن عالم سوز کی جھلکیاں دکھا دکھا کر غریب پروانوں میں ایک قیامت برپا کردی۔ صبح آفتاب جام شراب کی طرح افق خم سے نکل رہا ہے اور اسکی روشنی کسی شرابی کے منہ کی بھبکا کسی کی آنکھ خمار آلود نگاہوں کی طرح نکلکر چاروں طرف پھیل رہی ہے جس کی سرخ سرخ دھوپ کی لپٹ نے بھرتیا دکھا کر ہر نگاہ سی نورانی اور لطیف چیز کو بھی اپنے گلابی رنگ میں رنگ رہی ہو ان در پیچھا ہو مطبوع پھیل رہی ہے اور ملکہ پلیسیڈیا دیوان خاص میں خواب نوشین سے چونک کر ایک بیتکلف مسند پہ بیٹھی ہوئی لمبا سانس کہ اس حرارت کو نکال رہی ہے جو شب پہ میں اس کی حرارت گرم ہو جانے سے ترقی کر جاتی ہے اور وہ دیکھئے دلہن تھی ان ہی سے سوتے اب آنکھیں ملتا ہوا اٹھا ہی ہیں اب یہ اپنا سمجھتا کیسا چالاو، دیکھیئے دلہن تھی ان کی بیوی تو ڈو کیسا ہی تو وہ بیٹھی ہا کہ انگڑائیاں نے لیکر سستی آنکھوں پر اچھا الو وہ اس کی معذوری سے پیارہ بیٹیاں جو ابھی جگا کر شہانی گئی ہیں جھوم جھوم کر گری پڑتی ہیں۔ آخر یہ سب ایسی بیکار کیوں ہے۔ یہ بات کیا ہے؟ معلوم ہوتا ہے یا تو رات کسی وجہ سے سوئے نہیں ہیں یا وہ شے جا کے پینے والی چیز پیا بہت گئے ہیں جو جاگنے کے دونوں میں بھی اپنی شوخی کی وجہ سے نہیں ٹھہرتی اور آنکھ کا اندھی ہو وہ چھپائی جاتی ہے تاہم اسکی خود آرائی بھی اور اسکا شوخ رنگ اسکو صاف و شفاف و این گلاس ہی جگہ سے کر تیری محفل میں ہر شخص کے سامنے پیش ہی کر دیتا ہے۔ ضرور یہی وجہ ہوگی ورنہ یہ اس بیحیائی اور بیتکلفی کے ساتھ ایک ہی جگہ نہ لیٹتے ان ہاں سچ ہے بیشک یہی بات ہے ہم بالکل بھول ہی گئے تھے۔ کل اچھل کے مرنے کی خوشی تھی نا ہمارے شہر میں رات ہی سے کیسی خوشی تھی اور یہ سب بھی اسی طرف اور رہے میں اکثر بہت ہی چڑھ گئے اور جب فجر کے نشہ نے دماغی اندر کا ہوں پر اپنا پورا قبضہ کر لیا تو باپ رنگ کی صحبت دیکھتے ہی دیکھتے بیخبر ہیں بیہوشی کے عالم میں جھوم جھوم کر یہیں ڈھلک رہے ہیں۔

پلیسیڈیا اپنی ضروری سے فارغ ہو کر اسی مسند پہ بیٹھی ہوئی ہے دلہن تھی وہ بھی بیٹھا

جمہائیان لے رہا ہے اور ہنس ہنس کر وہ باتین ہو رہی ہین۔
ملکہ۔ لاکیون اجناب یسوع نے کیسے وقت پیدا کی ہین؟ ورنہ تاج ملک اور مال کا بہت بڑا حصہ اس کمبخت کے نذر کرنا پڑتا بڑی خیر ہوگئی۔
ویلن ٹنی ان۔ جی ہان ایسی کیا شک آخر حق بھی کوئی چیز ہے لیکن ہنوریا نے تو اس سلطنت کے برباد اور تباہ کرنے مین اپنے اختیار بھر کوئی دقیقہ اٹھا نہین رکھا۔
ملکہ۔ اُف کچھ نہ پوچھو غضب ہی کر دیا تھا غضب اب قدر عافیت معلوم ہوگی دیکھا جائیگا
ویلن ٹنی ان۔ ہان ہان اماجان اب کی خوب اچھی طرح سے خبر لے لینا چاہیے یہ ہماری آپکی دشمن ہے۔ جانی دشمن ؎
یہ جملہ ابھی ختم بھی نہین ہوا تھا کہ ایک خواص گھبرائی ہوئی آئی اور اسطرح سے کہنے لگی حضور عالی! آج شاہزادی صاحب نہین معلوم ہوتین۔
ملکہ (خواص کے منہ کیطرف دیکھکر) شاہزادی صاحب نہین معلوم ہوتین۔ اسکا مطلب؟ آخر کہان گئین؟ دیکھو یہین کہین ہونگی۔ اونکی پیش خدمتون سے دریافت کرو ؎
وہی خواص۔ حضور پیشخدمتین تو کچھ بتاتی ہی نہین ہین اور دیکھا بھی کہین پتہ نہین ورنہ شاید اونہی سے کچھ معلوم ہو جاتا۔
یہ سنتے ہی پلیسیڈیا چپ ہو گئی اسکے چہرہ کا رنگ ویلن ٹنی ان کے ہوش و حواس کیطرح اڑ گیا جلدی سے گھبرا کر اٹھی اور ہنوریا کے کمرہ مین خود جا کر ہر طرف جستجو اور تلاش مین مشغول ہوئی لیکن ہنوریا یہان کہان جو اوسکا پتہ چلتا۔ آئی گئی سب ہنوریا کی پیشخدمتون کے سر آگئی مار مار کر اُن سے پوچھا جاتا ہے اور وہ بجز اس کے اور کچھ نہین کہتین کہ حضور عالی دس گیارہ بجے تک تو ہم سب حاضر تھے مگر جب شاہزادی صاحب نے آرام فرمایا تو پھر ہم سب بھی ادہر اُدہر جا کر سو رہے پھر ہمکو حال نہین معلوم ؎
پہرے والون سے جو دریافت کیا جاتا ہے وہ بھی قسمین کھا کھا کر محض اپنی لاعلمی بیان کرتے تھے بالفعل ابھی خیر حاضر ہین اور اب طرح طرح کے شکوک پلیسیڈیا کے ذہن مین آتے جاتے ہین جنکی تحقیق وتفتیش اور شک ہی یقین کے درجہ پر پہونچا سکنے کے لئے اسوقت پلیسیڈیا کی ناکامیاب کوششین بھی ذریعہ بنتی جاتی ہین ہمارے دوست جہان اور پیاری ہنوریا کی محبت گو عام طور سے ابتک بہت چھپی ہوئی ہے لیکن پھر بھی انکی محبت میری نظرون اور بعض بعض اوقات کے انکی

بیخود اختیاری مگر دونوں نے جہانتک ہو سکا اپنے موقع دیئے تھے کہ وطن تھی ان کو پلیشیا دونوں اپنے دل میں کھٹکتے اور یہی ایک ایسی وجہ تھی کہ فوراً اسوقت ہی ان دونوں کے خیالات کو ہمارے دوست ہی کیطرف لیگئی - اسیوقت ایک معتبر آدمی اس غرض سے جان کیطرف بھیجا گیا کہ وہ پوشیدہ طور پر دیکھ آئے کہ ہنوز یا وہاں ہے یا نہیں اور پھر احتیاطاً محل اور باغ میں تلاش ہونے لگی۔ پلیشیا اب طیش میں بھری ہوئی ایوان خاص میں الگ ہوکر اپنی بیٹھی تو چہرہ تمتما رہا تھا اور ہیرو پر بل پڑ رہے تھے کہ ہسکس لال ہیں اور دل ہی دل میں جھنجھلا کر اپنی کہہ رہی تھی - انیشیس بھی آگیا اور پلیشیا اسطرح اس کو کہہ رہی ہی بیٹھی کہ آپنے اور کچھ بھی سنا شاہزادہ لوسلی بھی صبح سے غائب ہیں معلوم ہے تو کیونکر میں

انیشیس (تعجب کے لہجے میں) ہاں! یہ کب؟ میں نے نہیں سنا تھا۔ کہہ پتہ چلا؟

ملکہ - تو یہ پتہ کیسا شاہی کمپونڈ میں تو ہیں نہیں اور بلا اجازت وہ کہیں جا سکتی تھیں انہیں ہے۔ سفیر وغیرہ تو آتیبل کے مرنیکی خبر سنتے کل ہنگری چلے گئے تھے ورنہ شبہ ہو سکتا تھا کہ شاید ڈر کے مارے اونکے پاس چلی گئی ہو۔

انیشیس - نہیں نہیں۔ اگر سفیر ہوتے بھی تاہم ایسا خیال نہیں ہو سکتا تھا۔ آتیبل کے آدمیوں کی یہاں ایسی جماعت ہی کیا تھی جسپر شاہزادی صاحب کو کچھ اطمینان ہوتا۔

انیشیس کی تقریر ابھی ختم بھی نہیں ہوئی تھی کہ اوس شخص نے جو ابھی جان کیطرف بھیجا گیا تھا سامنے حاضر ہوکر بہت گھبراہٹ کے لہجے میں کہا حضور وہاں تو آج کوئی معلوم ہی نہیں ہوتا مکان بالکل خالی پڑا ہے۔

یہ سنتے ہی پلیشیا دو ہائیں ہائیں کرکے چپ سناٹے میں آگئی طیش اور غضب نے مزاج میں گرمی اور خون میں جوش پیدا کرکے چہرہ کو سرخ کرنا چاہا - افسوس کے دل ہلنے والے لفظ نے اسکے چہرہ پر زرد رنگ کے دیکھنے کی اوس بڑی ہوئی حیرت نے اپنی خجالت مٹانیکے لئے ہی چاہا کہ جسم کا سارا خون تھا سہ قلب میں آکر جمع ہو جائے اور منہ دکھانیکے لئے بشرے پر خون کی ایک چھینٹ تک بھی باقی نہ رہے دانتوں کے نیچے انگلی داب لی پریشان ہوا سو کی طرح پھرتے ہوئے سر کو دونوں ہاتھوں سے تھام لیا اور بے اختیاری کے ساتھ یہ جملہ اوس کی زبان سے نکلا - مجھے غضب کیا ... ایک شہزادی ہاتھ سے ختم ہو گیا اور بیہوش ہوکر گر گئی

انیشیس (کہنے والے آدمی سے) کہا یہ کہاں کا تذکرہ ہے مجھکو جواب میں پلیشیا نے خود ہی کہا اور کس کا تذکرہ ہو! اوسی نالائق دوجیان کا جسکی بیگ ... ہمارا نمک اپنا

جو ثابت کرتا ہوا خون کی طرح پھر رہا تھا۔ اور جو اس سلطنت کا جزو جان نثار بھی سمجھا جاتا تھا
نمک حرام کہین کا۔ خدا غارت کرے کمبخت کو۔

ایشمیس (بہت تعجب کے لہجے مین) ہا ہا کیا سچ ہے وہ چلدئے یہان اُن کے ساتھ ایسی کونسی برائی کی گئی تھی اور پھر بے اجازت اور اسطرح چھپکر (اسی شخص سے مخاطب ہوکر) تم اچھی طرح وہان دیکھ آئے ہو؟

وہی شخص جی ہان حضور مین ایک ایک کو ڈھونڈ آیا ہون۔ بجز شاگرد پیشے کے چند آدمیون کے وہان باہر سے اندر تک کوئی نہین ہے۔

پلیسیڈیا۔ یہ تو بس معلوم ہوگیا۔ یہ ننگ خاندان کمبخت ہرمیا بھی اُسیکے ساتھ بھاگ گئی۔

ایشمیس (دل ہی دل مین، زبان سے) جی ہان حضور اب تو کچھ ایسا ہی معلوم ہوتا ہے۔

پلیسیڈیا۔ یہ کچھ کیا یقینی بات ہے بیشک ایسا ہی ہوا ضرور وہ اُسیکے ساتھ بھاگ گئی

ایشمیس۔ پیرو مرشد بہت بجا فرماتے ہین۔ ضرور ایسا ہی ہوا ہوگا مین تو ان دونو کے معاملے مین پہلے ہی سے مشکوک تھا لیکن یہ ایک ایسی بات تھی جسکو مین خیال مین بھی زبانپر بھی لانا بے ادبی اور گستاخی ہی سمجھتا رہا۔ بیشک حضرت جان نے جو کچھ کیا وہ اُن کو زیبا تھا حق تو یہ ہے کہ دنیا مین کوئی فرد ایسا نہین کرسکتا تھا کبھی نہین کرسکتا تھا۔

پلیسیڈیا۔ جناب یہ تمکو وہم اور کیسے ہوتے ہین انکی یہی حرکتین ہوا کی ہین مایہ دولت کی سایہ عاطفت مین بچپنے سے پلا ہوا تھا اور اس کے باپ نے ہماری ہی گھر سے ہر طرح کا اعزاز پایا اور پھر اسطرح حق نمک ادا کیا واہ خیر دیکھا جائیگا۔ بیشک خود اسکی جانب سے کھٹک تھا لیکن افسوس ہے کہ ہماری خلقی کرم توجہی نے کبھی ہمارے اس خیال پر ہماری آنکھ کو قایم نہین رہنے دیا اور ہم ہمیشہ باپ کیطرح اسکو بھی ہمیشہ اچھا ہی سمجھا کئے خیر وہ تو وہ آپ اس ننگ خاندان ہرمیا کو دیکھیے کہ بے حیا کسطرح نکل بھاگی بڑی پاکدامن بنتی تھی۔ بڑی نیکبخت بنی تھی پارسا۔ ساری پارسائی کھل گئی کمبخت کو شرم بھی نہ آئی جو اسطرح نکل بھاگی۔ بے حیا کہین کی لعنت ہو خدا کی لعنت (تھوڑے سکوت کے بعد) مین جانتی ہون اوسنے خیال کیا ہوگا کہ اب انتھیل جو مر گیا جسکا زور تھا اور جس کے اندیشے سے میرا نکاح اور جگہ نہ ہو سکتا تھا اب کہین ایسا نہ ہو جو مجھے میری ماں سمجھے کو تو نکاح ہو جانے دے اور پھر ... ویلن بھی زلان۔ (ایک ٹھنڈی سانس لیکر) ہاے ... سو مگر ... ہاتھ سے نکل گئی

اسکو اُس کی خطاؤں کی سزا ضرور دینی تھی ۔ افسوس !!

بلیسیڈیا ۔ ہاں بیشک اوسکی خطائیں ضرور اسی قابل تہیں اور خداوند مسیح نے چاہا تو اوس کی حرکتوں کی اُسکو ضرور سزا بھی ملیگی لیکن افسوس ہوا تو وہ ضرور ہماری غلطی ۔ افسوس کل ہماری بیقاعدہ مدہوشی نے ہمارے خیال کو مطلق ادہر نہیں جانے دیا کہ آج کا کام کل پر چھوڑنا احمقانہ اور عقلمندی سے کوسوں نہیں منزلوں دور ہے۔ اس کے باب میں جو ہمکو کرنا تھا وہ کل ہی کر لینا چاہیئے تھا اور کسی طرح اس امر کا موقع دینا ہی زیبا نہ تھا کہ وہ اس طرح نکل جائے بیشک گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں ۔ افسوس !! افسوس !! ہائے ہماری عقل کو کیا ہو گیا تھا شراب کے نشہ نے اپنے بیخود کر دینے والے اثر سے ہماری آنکھوں کے سامنے غفلت کے ایسے پردے ڈالدیے تھے کہ ہمکو کچھ نہیں سوجھا اور ہمارے ساتھ اور سب لوگ ہی ایسے اندھے ہو گئے تھے کہ اوسکی حفاظت بھی اچھی طرح نہ کی بیشک وہ سرخ سرخ شہابی رنگ کی مست اور متوالی کر دینے والی چیز بہت ہی بُری چیز ہے اسکو پی اور پلا کے سارے کام اوسیطرح خراب ہو جاتے ہیں جسطرح اسکے پینے والے کا دل ۔ دماغ اور جگر اس کے پینے سے خراب ہو جاتا ہے اسکو پھر کچھ نہیں سوجھتا اور اس کی وہی حالت ہو جاتی ہے جو ایک مجنون یا دودھ پینے والے بچہ کی ہونی چاہیئے ۔

ایشیمس ۔ جی ہاں حضور بہت صحیح فرماتے ہیں شراب کمبخت ایسی ہی بری چیز ہے اور یہی وجہ ہے کہ قریب قریب دنیا کے ہر ملت و مشرب میں ناپاک اور حرام سمجھی گئی ہے اور تمام مذہب کے پیشوا اور مقتدا لوگ اس سے اجتناب ہی کرتے آئے ہیں دیکھیے ہمارے پاک مذہب کے واجب التعظیم بشپ اور پادری بھی دختر رز کی قربت کیسی حرام سمجھتے ہیں لیکن اسکا شوخ رنگ اسکی مزا دینے والی مستی اور مستی میں بیخودی یہ کچھ ایسی غضب کی باتیں ہیں کہ انسان اسکی صورت دیکھتے ہی دیکھتے بالکل بے اختیار ہو جاتا ہے اور خاص اس معاملے میں اسوقت جو خرابی واقع ہو گئی اس کی بڑی وجہ یہی چیز تھی مگر خیر اب تو جو کچھ ہونا تھا ہو گیا ۔ ہو گیا اسپر افسوس کرنے سے کوئی فایدہ نہیں اب اگر ہمارے اختیار میں کوئی امر باقی ہے تو وہ یہی کہ لوگ تلاش اور جستجو میں تا بمقدور کوشش کیجائے

بلیسیڈیا ۔ ہاں آہ اب کوشش بیکار ہے کچھ نہیں ہو سکتا محض فضول ہے ۔ خدا جانے اب وہ کہاں سے کہاں ہو رہے ہوں گے اور کس طرف گئے ہوں ۔

ایشیمس ۔ کچھ اندیشے کی بات نہیں ۔ کہاں جائیں گے آپ منتشر نہ ہوں سب جمعیت ہو جائے گا ۔ وہ گیا وقت نہیں ہیں جو نہ ملیں ۔

پلیسیڈیا چپ ہو رہی۔ یہ سچ ہے [redacted] ہونگی۔
میں تبدیلی پیدا کر رہی ہیں اور یہ اصلاح اپنے دل سے کہدی ہے کہ بیشک تہوریا کا اصلاح
چلا جانا میری بڑی بیکسی کا باعث ہوا۔ بڑی بڑی بھی ہوگئی ہوگی جو بیشک کیا کریگا لیکن انصاف شرط
ہے آخر ہو گیا کہاں تک اپنے نفس پر جبر کرتی۔ جوانی کا جوش اور جوش کی بے اختیاری حالت کیسے کی
ضبط کے ضبط ہو سکتی ہے؟ یاد ہی کرتی ہیں۔ سچ ہے پوچھئے تو جس قدر اُسنے ضبط کیا اتنا بھی کسی سے
نہیں ہو سکتا۔ بیشک بیچاری پر بڑی زیادتی ہوئی ہے اور کو دنیا کے لطف سے قطعی طور محروم
ہی رکھنا چاہا تھا۔ اس بیچاری ظلم کی بھی کوئی حد ہے۔ ایسے اگر میری اس میں کیا خطا۔ ان کا جو دوست
کو خدا سلامت رکھے مال اور مال کی لالچ میں جو کچھ کیا انہیں نے کیا۔ یہ بدنامی کا دھبہ کیسی طرح
جا سکتا ہے جو میں ہرگز نہیں۔ بیشک بیوہ اس لڑکی کی شادی نکرنی بالکل ہنر اور فطرت کی تمام
اور عقل سے دشمنی کرنی ہے۔ اگر اوسکا عقد ہوجاتا اور ننگ و ناموس کی غارت کرنے والی جوانی
کی بدمستیاں حیا کے آنچل سے منہ چھپاتے ہوئے جائز طور پر نکلتیں تو وہ ایسا کیوں کرتی
اور کس لئے ایسی رسوائی ہوتی (اشیس سے مخاطب ہو کر) ہاں پھر اب کیا کیا جائے
یہ تو بہت بُری اور بڑی ذلت کی بات ہوئی۔

ویلن ٹینی اِن (گھبرا کر) ہاں اماں جان بڑی ذلت کی بات ہے مجھکو تو ہنوبیا نے کہیں
منہ دکھانے کے قابل باقی نہیں رکھا۔ اور اس قدر کہنے کے بعد پھر اوسکے پاس اس قابل کوئی
اور بات نہتی کہ وہ اپنی زبان سے نکالتا۔ ایشیس کے دل میں جو وہ پرانے کینے جو جان کے باپ با نفیس
بوقت سے ظاہرداری کے سایہ میں سینہ کے اندر ہی اندر نشوونما پا رہے تھے اور رہ رہ کر اس امر پر
اسکو ابھار رہے تھے کہ وہ اسوقت اچھی طرح اپنے دل کے آبلے توڑتا لیکن فقط ایک بات کا خیال
اسکی زبان پکڑے ہوئے تھا کہ مبادا میرا خبث باطن لوگوں پر ظاہر ہوجائے لیکن پھر بھی اسکا
دل کب مانتا تھا پرانی عداوت نے کچھ نہ کچھ اپنا رنگ دکھا ہی دیا اور اوسنے کچھ اسطرح کی باتیں
سمجھائیں کہ پلیسیڈیا کے مزاج کی برہمی دمبدم ترقی کرتی ہی گئی ساعت بساعت اسکا وہ خیال
قوت پکڑتا گیا جو انتقام لینے کے باب میں جان اور ہنوبیا سے متعلق تھا اور وہ فوراً اس امر پر تیار
ہوگئی کہ اچھی طرح انکی تلاش اور جستجو کی جائے اسنے اپنا جھکا ہوا وہ سر ایکبار اٹھایا جسمیں اسوقت
بہت سے منتشر خیالات کا مجمع تھا اور ایشیس سے مخاطب ہوکر اسطرح کہنے لگی "اچھا آپ
پہلے اُن سب لوگوں کو تو بلائیے جو اوسکے خفا کر دینے میں باقی رہ گئے ہیں! وہ سب کہاں ہیں

پہرا بٹھا دیا جاسے اور کل فوج کو حکم دیدیتے ہے کہ فوراً تیار ہو۔"
شاہی حکم کی فوراً تعمیل ہوئی اور وہ سب لوگ اسیوقت پکڑ آے جو جان کے شاگرد پیشے ہیں۔
سپاہی تھے بیچاروں پر سختی ہونے لگی اور مار مار کر اُن سے جان کے جانیکا حال پوچھا گیا لیکن
وہ بیچارے کیا جانتے تھے سبنے رو رو کر قسمین کہا کہا کر یہی بالاتفاق بیان کیا کہ ہم تو
حضور رات کو سو رہے تھے ہمکو اس کی مطلق خبر نہیں کہ وہ کیون اور کہان اور کس وقت چلے
گئے۔ مگر ہان ہم لوگ جب صبح اُٹھے تو ہمنے کسیکو نپایا اور یہی سنا کہ جو اسوقت وہان پر
رہا ہے ہماری حیرت زدہ آنکہون کو دیکھنا نصیب ہوا۔ جو اصل بات تہی وہ ہمنے عرض کر دی
اور یون حضور ہماری مالک ہین چاہین مار ڈالین۔
اہلکارون کے صاف بیان سے چونکہ راستی کی بو آتی تہی اس سبب سے طلیبیڈ بادشاہ نے سب کو
چھوڑ دیا اور پھر خود ان انتظاموں کی طرف متوجہ ہوئی جو بھاگے ہوؤن کے تلاش کے
متعلق تہا۔ اب یہ خبر سارے شہر مین اسطرح پھیل رہی ہے جسطرح اسوقت مشرقی افق سے ابھی
بلند ہو جانے والے آفتاب کی کرنین ساری دنیا مین پھیل رہی ہین جس طرف کان لگا کر سنئے
یہی تذکرے ہین یہی چرچے اور عجیب لطف کی بات ہے کہ جو یہ واقعہ سنتا ہے وہ بیچاری اسکے
کہ بہودیا کی اس حرکت کو حقارت کی نظر سے اور بری نظر سے دیکھے اپنے دلمین اسکے مان بہائی
پر لعن اور نفرین کرتا ہے اور وہ سمجھتا ہے ۔ ایسے ہو گیا اسکو حفاظت جان اور شرم کے مجبور کر دینے
والے تقاضے مجہول کر کے سب کہیں زہین یہی کہتے ہین کہ بیچاری نے بہت دنون اپنی جوانی
کی اٹہتے والی خواہشون کو جیا سکے زبردست ہاتہون سے روکا مگر پھر آخر کب تک کوئی زبردستی
پر صبر کر سکتا ہے۔ مان بہائی نے تو اس کی شادی نہ کرنیکا اپنے دل مین عہد ہی کر لیا تہا
کیا کرتی مجبور ہو گئی اور عزت آبرو کو ساتہ سلام کر کے گہر سے چلی گئی بالکل بجا کیا
اور اس مین کوئی شک ہی نہیں [illegible] رہا جوش جوانی کی وہ سخت گہڑیان [illegible]
ایک سکنڈ مین دل کی تمنا [illegible] ہی بیٹہا ہوا [illegible] [illegible]
محض ایک نے وجود چیز ثابت کر [illegible] [illegible] [illegible]
کو اچھی طرح سے یقین دلا سکتا ہے [illegible] [illegible] موافق ہر چیز [illegible]
دلوتا ہوتا ہے تو ہنوز یا بیشک [illegible] [illegible] ایک [illegible] [illegible]
[illegible] نکلے اس زمانہ مین تو ضرور ضروری [illegible] [illegible] دنیا مین

چھائی ہوئی تھی اور اسلام کا نورانی ستارہ یثرب کی خاک پاک سے نکلکر اونچا نہین ہوا تھا اب آفتاب بہت اونچا ہو گیا ہے۔ اور دہوپ کی حدت کی طرح ملیسیڈیا کے غصہ مین بھی تیزی آتی جاتی ہے۔ جہان کا سارا مال و اسباب ضبط کر لیا گیا ہے اور وہ اونکی عالیشان عمارتین کہدری ہین جنکو بانی فیس نے اپنے انتہا مصارف سے بنوایا تھا اور جنکی آرایش اور زینت ہماری دوست کی نفاست مزاج اور اوس کی اوس رنگینی طبیعت نے ایک اعلی درجہ پر پہونچا دیا تھا جسمین حسن اور عشق کے جذبات نے اب اوہی مذاق پیدا کر دیا تھا تمام قلعہ مین اس مضمون کے فرامین جاری ہو رہے ہین کہ جہان اور ہنوریا یہان سے بہاگ گئے ہین خبردار جانے نہ پائین بے توجہی افسر بلا سے جاتے ہین طرح طرح کی فہمایش کیجاتی ہے اور جہان اور ہنوریا کی تلاش اور جستجو کے لئے چارون طرف فوجین روانہ ہو رہی ہین۔

دوسرا باب

الحمد للہ

جنکو ڈہونڈہا کئے پایا نہین باصد شکر
جنکی امید نہ تھی ان سے ملاقات ہوئی

دن آخر ہو چلا ہے۔ دہوپ کی تیزی مین انحطاط کی آگئی ہے جس طرح ناسازگاری زمانہ کی مخالف ہوائین چلتے چلتے اسوقت سست ہو گئی ہین۔ آفتاب کسی کی تلاش مین حیران اور سرگردان پہرتا ہوا اب اوس نئی دنیا کی طرف چلا ہے جسکو زمین کی گولائی نے امریکا خطاب دلاکر ہمارے حساب سے ہماری زمین کے بالکل نیچے پیدا کیا ہے۔ آفتاب کی وہ کرنین جو ابھی پہلے آن بان کے ساتھ ساری دنیا مین ہونچ رہی ہین گو اب بھی اوسی طرح اپنے کام مین مشغول ہین لیکن اب ان کے سارے دعوے او سینہ زوریان نکل گئے ہین جیسا کہ غلامت سے کیسی تعلقون کے سارے نم اور پیچ نکل گئے ہون یا جسطرح اپنے بیمروت دوست کو ڈہونڈہتے ڈہونڈہتے اب ہمارے حوصلے پست ہو گئے ہین۔ انہون نے کسی کے جہکے ہوئے سر کی طرح اپنی آنکہین نیچی کر لی ہین۔ تمام اتنی بات ہوئی کہ اگر تو ان کے حوصلے کچہ کم ہوئے ہین تو دہوپ اور دہوپ کے پیچھے سایہ قدم بڑہا کے کسی کی تلاش مین جا رہا ہے اور ہم اپنے بیمروت

دوست جان لو ڈھونڈتے ڈھونڈتے ساری دنیا کی خاک چھان کر جنیوا کی اُس نہر میں پہ
پہونچے جہان جبکی تھک سے ایک شخص کلمبس نامی نے پیدا ہوکر آخر نئی دنیا کو ڈھونڈھ ہی نکالا
اسوقت ایک بہت پُرفضا میدان ہماری آنکھون کے سامنے ہے جسکو ہمارے خیال کیطرح وسیع
تزئین ہے لیکن نیچر نے اُسکے دلفریب بنانے مین جس سادگی سے کام لیا ہے وہ قدر اس
قابل ہے کہ ہم اپنے بڑہی جانیوالی نظر کو تہوڑی دیر کے لئے روک کر اسقدر اپنا وقت اس کے
نذر کردین جو سمجھو ایک بہت بڑے میدان کے دیکھنے مین صرف کرنا پڑتا۔ زمین کا ایک ہموار
اور سطح تختہ سا ہے جسپر چلنے والی ہوائی تموج کے زبردست جسم سے بہت صفائی کے ساتھ دانہ
بھر جاتا ہے بہشتی تکبر ہو اور جسکے لطف سیر اٹھانے مین نظر کو مطلق اس امر کی تکلیف نہین
ہوتی کہ وہ دہوپ کی طرح بلندی سے گرتے ہوئے سایہ دیوار کی طرح اوپر چڑھے
ہرطرف ہرا ہرا سبزہ لہلہا رہا ہے جا بجا خودرو پہول کھلے ہوئے ہین جنکی خوشرنگیان
ہری ہری پتون مین کچھ تو چھپی ہوئی اور کچھ اپنے نکلی ہوئی چمکتی ہوئی آنکھون کے ساتھ
وہی ادا ہے کی معاملے کر رہی ہین جو کسی شوخ شعلہ رو کے وہ پہول سے رخسارے غضب
کرجاتے ہین جو بظاہر دیکھنے مین نقاب مین چھپے ہوئے ہوتے ہین مگر مزاج کے چلبلے پن حسن کی
شوخی اور شوخی کی شرارت یا فرقتی ہواؤن کے تقاضے سے نقاب کے ایک گوشے
مین کچھ کچھ اوٹھی ہوئی شکن بھی پڑی ہوتی ہو موسم بہار کی وہ ٹہنڈی ٹہنڈی ہوائین خوش
فعلیان کرتی چل رہی ہین جو بہت دور دور کی مسافتین طے کرکے کثافتون سے پاک اور صاف
ہوکر اس کہلے میدان مین آتی ہین اور درختون سے جذب کر لینے کی وجہ سے مستقل ہوا کا اتنا
لگاؤ بھی نہین ہوتا جس قدر کہ اون پاکیزہ مزاج عشاق کے غمون مین اپنے رنج اور غمونکی
آمیزش ہوتی ہے جو اپنے معشوق کی فیاضی سے ہردم تازہ ہی غم کہایا کرتے ہین گو یہ ضرور ہے
کہ اس دلکش میدان کی آبادی سے بہت دور اور علحدہ ایک کنارے پر واقع ہونیکی وجہ سے
وہ نگاہین یہان بہت کم پہونچتی ہونگی جو نیچر کے کارخانے اور قدرتی سبزونکو بہت قدر کی نظر سے
دیکھتی ہین اور نہ یہان کبھی پہولون کے پرانے جان نثار بہونرے اور بلبلون کا گذر معلوم ہوتا
ہے مگر وہ وحشی آنکھین تو ضرور یہان کی دلفریبیان اکثر دیکھتی ہونگی جن سے حسینونکی اچھی سی
اچھی آنکھ کی ہمیشہ تشبیہ دی جاتی ہے اگر اب بھی آپ نہ سمجھے ہون تو دیکھیے اونہین کی آنکھین
وہ جو ہمین فقط اشارہ ہی کرتے دیکھکر کسیکی پہیری ہوئی نگاہ کی طرح چوکڑی بہرتے ہوئے

چلے جاتے ہیں وہ گئے۔ اور اگر یہ بھی نہ سہی تو وہ حق ہیں اور منصف مزاج فرشتے تو ہر وقت ضرور ہی دیکھتے رہتے ہوں گے جنہوں نے باغ ارم کے ایک ایک پھول کو اسطرح سونگھ سونگھ کر دیکھا ہے۔

اس میدان کے شرقی اور شمالی حد بندی جس چیز نے کی ہے وہ وہی کوہ اپی نائن کا سلسلہ ہے جو مغرب کی طرف سے آکر شمالاً و جنوباً وسط اٹالیہ میں پھیلتا چلا گیا ہے جنوب کی جانب خلیج جینوا کی تیز لہریں اپنی خوشنما موجوں کے دلچسپ سین دکھا رہی ہیں مغرب کی طرف دور سے کوہ الپس کی وہ سپید سپید چوٹیاں نظر آ رہی ہیں جن پر برف جمی ہوئی ہے اور جو موسم بہار کی لطیف حرارت اور آفتاب کی اعتدالی گرمیاں دیکھ دیکھ کر اسیطرح پگھل رہی ہے جیسطرح شمع انجمن عالم سوز کی گرمیاں دیکھ کر خود ہی پگھل جاتی ہے۔ یہ پگھلی ہوئی برف کا پانی بڑے زور شور کے ساتھ پہاڑوں سے نیچے گر رہا ہے اور اس کے گرنے کی آواز پہاڑوں سے ٹکرا ٹکرا کر چاروں طرف دور دور پھیل رہی ہے گو یہ پہاڑ اور پہاڑوں سے گرنے والے پانی کی چادریں ہماری نظر سے بہت دور ہیں مگر یہاں کا سناٹا اس کے گونجنے کی خوش آیند آواز ہمارے کانوں تک کچھ اسطرح پہونچا رہا ہے کہ ہمارے جسم کی ساری قوتیں اپنا اپنا کام چھوڑ کر اس قوت کو مدد دے رہی ہیں جو سماعت سے متعلق ہیں ہمارے کان یہ مزے لوٹ ہی رہے تھے کہ پھر لو غیر معمولی آوازیں اسی سناٹے میں ملی ہوئیں ہمارے کانوں میں آئیں جو ہمارے پیشتر لطف میں کسی قدر خلل انداز پیدا کرنے لگیں اور پھر کسی قدر غصہ کے ساتھ ہمکو اپنے وہ کان اسطرف متوجہ کرنے پڑے ہیں پر اسوقت تعجب نے پورا قبضہ کر لیا تھا یہ آواز کچھ اس طرح کی نہیں ہے جس سے کسی کے باتیں کرنیکا شبہ پیدا ہو بلکہ ایسا گمان ہوتا ہے کہ دوڑنے والے گھوڑوں کی ٹاپیں سخت زمین پر پڑ کر یہ آواز پیدا کر رہی ہیں بہت تعجب سے ہمارے کان اس طرف لگے ہوئے تھے۔ آنکھوں کی پتلیاں حیرت سے اسطرف دیکھ رہی تھیں کہ کوہ اپی نائن کے ایک شرقی درہ سے چند سوار نمودار ہوئے جو بڑی تیزی کے ساتھ اس طرف اپنے گھوڑے بڑھائے چلے آتے ہیں یہ سر سے پا تک سب فوجی لباس میں غرق ہیں تلواریں سبکی کمروں سے لگی ہوئی ہیں زرہیں سب پہنے ہوئے ہیں اور ڈھالیں کندھے سے لٹکی ہوئی سب کی پشت پر پڑی ہیں انکی تعداد کسی طرح ساٹھ ستر سے زیادہ نہیں ہے اور ان کے آگے آگے دو خوشرو جوان ہیں جو چلے

آسکے ہین جو کہ وہ بھی فوجی ہی لباس مین ہین مگر ان کا امتیازی لباس ۔ انکی شاندار وضع
انکے اعلیٰ درجہ کی نشانیان اور ان سب کے علاوہ انکا آگے آگے چلنا یہی ایک ایسی بات ہے
جو دیکھنے والے کو اچھی طرح بتا رہا ہے کہ یا تو یہ سب انکے خادم ہی ہین یا ان کے زیر فرمان
ہین اسوقت انکے گھوڑے جس تیزی کے ساتھ آرہے تھے اوس کے دیکھنے سے معلوم
ہوتا ہے کہ شاید بہت ہی جلد اس میدان کو طے کر جائینگے مگر نہین یہان کے دلفریب
منظر نے اپنی سبزیان دکھا دکھا کر تھوڑی دیر کے لئے ان کی نظرون کو کچھ ایسا متوجہ کر لیا
کہ بجائے اس کے کہ تیز ہوا کیطرح یہ اپنے گھوڑے اڑاتے جسطرف جانا چاہتے ہین سے چلے
جائین انہون نے اپنے گھوڑون کی باگین کھینچ لین اور نہایت ذوق شوق کے ساتھ اپنی
نظر کے گھوڑے دوڑانے لگے اب انکے گھوڑے اسوقت کی آہستہ آہستہ چلنے والی ہوا
کی طرح معشوقانہ چال چل رہے ہین اور اس قدرتی سبزہ کو پامال کرتے ہوے اسطرف
بڑھے چلے آرہے ہین جس نے آفتاب کی آڑی ترچھی کرنون کی مار کھا کھا کے کہا کے ان بجھکے
بعد اپنا جھکا ہوا سر اب ذرا اوٹھایا تھا ہماری تیز آنکھین انکی طرف لگی ہوئی ہین قوت باصرہ
کے برقی تار دیکھنے کے لئے آنکھ کے پردون سے نکلتے ہی نہایت تیزی سے چہرون تک پہونچ چکے
ہوئے ہین کہ دیکھتے ہی دیکھتے بیخودی کے عالم مین کچھ تو وہی رہ گئے ہین اور کچھ گھبرائے ہوے
ہمارے پاس آکر ہمسے پوچھتے ہین کہ یہ کون ہین اور کہان سے آتے ہین اور کہان جائینگے
لیکن یہ عجیب بات ہے کہ جس قدر یہ ہمسے قریب ہوتے جاتے ہین اسی قدر ان کی صورت
ہماری نظر سے آشنا معلوم ہوتی ہے [illegible] کے ساتھ ایک بہت دل خوش کن خیال بھی
ہمارے دل مین آتا ہے ہمکو تو ان دو آنے والے سوارون مین سے اس سوار کی صورت
وہ جو داہنی طرف ہے ہمارے دوست [illegible] جان سے مشابہ معلوم ہوتی ہے اگرچہ یہ قاعدہ
ہے کہ انسان کو جس چیز کا بہت خیال ہوتا ہے جسکی زیادہ فکر ہوتی ہے ۔ قوت واہمہ
اپنے خیال کے وسیع خزانہ سے اوسکی صورت یاد اوسکا فوٹو نکال کر اس شخص کے ذہن کے
سامنے پیش کردیتی ہے اور پھر وہ اچھی طرح ظاہر مین دیکھتا ہے کہ وہی صورت اسکی
آنکھون کے سامنے موجود ہے جسکا ابھی اسکو خیال آیا تھا اور یہ اسوقت [illegible] ہمارا شبہ بھی شاید
اسی قسم کا ہوگا مگر صورت شکل کے علاوہ اس سوار کا لباس وغیرہ بھی تو [illegible] جان ہی سے
مشابہ معلوم ہوتا ہے ! شاید یہ بھی اسی غلط وہم کا نتیجہ ہوگا جس نے ابھی اسکی صورت ۔

کے ساتھ جا رہے ہیں کا دیا تھا کہ یہ جو یہ خوش رو جوان ہمارے دوست سے مشابہ ضرور ہے۔ اچھا! اور اس دوسرے سوار کو تو ذرا غور سے دیکھئے گا! کیا یہ بھی فقط وہی وہم ہی وہم ہے؟ ہائیں! اگر یہ حسن اور یہ چال ہے تو کسی اور شخص میں کبھی دیکھا نہیں یہ آنکھ یہ ناک۔ یہ چہرے کا بھولا پن یہ رنگ اور اس رنگ میں یہ ملاحت تو ازل سے اسی حسن کی دیوی کے لئے مخصوص تھی۔ آہ اسی کے لئے جس کی پیاری پیاری صورت دل کو بیتاب کرتی ہوئی اپنی آنکھوں کے نیچے اوسیطرح دفعتہً پھر گئی جیسطرح یک بیک بجلی کوند جاتی ہے اور آنکھیں جھپک جاتی ہیں ابھی آپ نے نہیں دیکھا؟ وہ جو اس پہلے سوار کے بائیں ہاتھ پر ہے آف کس بلا کا حسن پایا ہے کہ باوجود اس قدر دور ہونے کے آنکھیں اچھی طرح دیکھنے کی ابتک تاب نہیں لا سکتی ہیں اور نظر خیرہ ہوئی جاتی ہیں۔ الٰہی یہ ماجرا کیا۔ کچھ سمجھ میں نہیں آتا اور بیہودہ دل میں ایسا حسن مگر ذرا اور نزدیک آجانے دیجیے۔ آپکو یاد ہوگا کہ ریونا سے ہنوز یا بھی مردانہ ہی وضع میں چلی تھی۔ خوب اچھی طرح۔ سے دیکھ لیجیے کہیں غلطی تو نہیں ہے؟ ہاں ہاں بیشک سچ کہتے ہو۔ یہ وہی ہے۔ وہی۔ یقیناً اب وہ ہمارا دوست روجان ہی ہے اور اونکے پیچھے تھوڑے فاصلے سے میکسمس کا گھوڑا ہے اور اس کے بعد پیرا اس کے داہنے ہاتھ پر یا لنک سوار چلا آتا ہے۔ دیکھو؟ احمد ہا ہا! وہ دیکھیے میکسمس کے بائیں طرف ویلی ہے۔ کیوں کیسا پہچانا! اب تو کچھ شک و شبہ نہیں۔ ہے مگر اس قدر جلد یہاں یہ کس طرح پہونچ گئے! آپکو ریونا چھوڑے ابھی پندرہ سولہ روز سے زیادہ نہ ہوئے ہونگے۔ معلوم ہوتا ہے ملکہ پلیسیڈیا اور ویلی نتی ان کے خوف اور اندیشے سے راہ میں کہیں اچھی طرح انکو ٹھہرنے نہیں دیا ورنہ اتنی مدت میں بائیس منزل راہ قطع کر جانا کچھ آسان نہ تھا۔

گو ہمارے اس دل کے تئیں جو جان سے ملنے کے لئے بیقرار تھا، اس سے زیادہ اور کیا خوشی ہو سکتی ہے۔ کہ جنہیں ابھی ایسے چھوڑے ہوئے ۔ ۔ ۔ تھوڑا عرصہ گزرا تھا پھر دیکھا جنکے ملنے سے ہم بالکل ہاتھ دھو بیٹھے تھے اور جنہیں ۔ ۔ ۔ بالکل پاس میں خدا ۔ ۔ ۔ نے ہمیشہ کے لئے رخصت بھی کر دیا تھا لیکن ۔ ۔ ۔ اندازہ ۔ مسرت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ہم بہت خوش ہونا چاہیے کہ خدا کے فضل سے سب ۔ ۔ ۔

پلیسیڈیا کی اوس قہار فوج سے محفوظ ہین جو اس کی تلاش مین چارون طرف
بھیجی گئی ہے اور اب چونکہ یہ لوگ اٹلی کے حدود سے نکل کر ملاکہ کے دائرہ سلطنت سے
باہر پہونچ گئے ہین اسوجہ سے اس امر کی بھی امید ہوتی ہے کہ شاید وہ آیندہ بھی اطالیہ
کی فوج کے ہاتھ نہ لگین گو اسقدر دور دراز مسافت قطع کرنے اور سفر کی بیحد اذیتین
اوٹھانے کی وجہ سے ان کی نازک طبیعتین بالکل مضمحل ہو گئی ہونگی اور ان کے گورے گورے
چہرے کا رنگ آفتاب کی تیز شعاعون کی دست درازیان دیکھ دیکھکر اسیطرح بدل گیا
ہوگا جس طرح غصہ سے کسی اوس نازک مزاج حسین کے چہرہ کا رنگ بدل جاتا ہے
جس سے پیار اور محبت کی باتین کرتے کرتے ہی جوش وحشت مین آکر کسی اس کے
خوشامد کردہ عاشق کے گستاخ ہاتھ گلے مین باہین ڈالنے کے لئے اوسکی بے اجازت
بڑہین لیکن پھر بھی ان دونون کے چہرے پر جس قدر خوشی کی نشانیان ہم اسوقت
دیکھ رہے ہین اس سے پہلے اس قدر ہمنے کبھی نہین دیکھین۔ ان دونون کے اس
اوداس چہرے پر جسکی سُرخی رنگین مزاج حضرت عشق کے نذر ہو گئی تھی جسکے رس بھرے
سیب سے قطرے بھی عمر بھر کی ناکامی نے منہ لگا کر چوس لئے تھے اب وہین وہ خون لہرین
لے رہا ہے جسکو آجکل کی اتفاقی اور بے انتہا خوشی نے ان کے نازک جسمون مین خوشی
دریادلی کے ساتھ اسیطرح پیدا کر دیا تھا جس طرح آج کل کے موسم بہار کی روح افزا ہوا
کھاتے ہی خزان رسیدہ درختون کے بے برگ و بار شاخون سے نمو کا مادہ کونپل بنکر
نکل رہا ہے اور کونپل مین سے کسی بت نوخیز کے سینے سے کچھ اُبھرتی ہوئی چیز کی طرح
ایک سخت سخت گول چیز نکلتی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ آپ نے دیکھی؟ وہ چیز جس پر
نیچر نے بہت ہوشیاری اور دوراندیشی کے ساتھ جو انان چمن کی بری نظر سے بچانے
کے لئے ہری ہری کٹوریان چڑہا دی ہین مگر اُف رے قوت نامیہ کا زور اب بھی رک کے
نہین رکتا وہ تڑاق سے بند توڑتے اور وہ اندر سے پھول کا گلابی گلابی رنگ اپنا
تماشا دکھانے لگا۔ راستے کے گرد اور غبار نے ہوائے شوق مین اُڑ اُڑ کر ہنوریا کے
چہرے کی خوب بلائین لی ہین اور کسی کی لنبجائی اور ٹکٹکی باندھکر دیکھنے والی نظر کیطرح
اس کی بھی ایک ہلکی سی تہ جم گئی ہے گو پیاس یا دوری اور ناامیدی کے بعد اسطرح کامیاب
ہونے۔ مدتون کی مردود تمناؤن کے پھر نئے سرے سے جی اوٹھنے اور صدہا نئے نئے

ارمان اور تمناؤن کے پیدا ہو جانے سے خون رگون مین جس طرح خوش خوش دوڑ رہا ہے اس کے رنگ کی جھلکیان کسی کے چھپائے کسی طرح نہین چھپ سکتین اور رہ رہ کے منہ پر آنے والی ہنسی پلپلے اختیار ہونٹون پر آ کے ہوئے تبسم کیطرح چہرے کے صاف اور نازک جلد کے نیچے لہرین لیتا ہوا اچھی طرح نظر آ رہا ہے۔ ہنوریا نے وہ خود نما بہالرو دار ٹوپی جس کو ابھی وہ پہنے تھی سر سے اتار کر ہاتھ مین لے لی ہے اور اُس پُر فضا میدان کا دلچسپ سین اور یہان کی صحرائیت کچھ ایسی پسند خاطر آ گئی ہے کہ اس نے اپنے گھوڑے کی رفتار کو بالکل سست کر دیا ہے اور اسی کے ساتھ اسکے جانفدا عاشق نے بھی سہانا سہانا وقت ہے اور دن بھر کی تیز دھوپ دیکھنے والی آنکھین ان کے سامنے دور دور تک ہرا ہرا سبزہ اور سبزے پر پھیلا ہوا سایہ اور اُس سایہ مین طرح طرح کے کھلے ہوے پھول اپنی بہار دکھا رہے ہین۔

آفتاب کی حدت کم ہو جانے کی وجہ سے گو عام طور پر اس وقت ہوا کی رفتار بہت سست ہو گئی ہے اور ہوا کے وہ اجزا جو پہلے آفتابی کرنون کے حسن کی گرمیان دیکھ دیکھ کر گھبرائے ہوے ایکدوسرے پر گرے پڑتے تھے اور اسی بڑھے ہوے شوق نے ان کی رگ رگ مین ایک وحشت کی روح پھونک دی تھی جس سے وہ بہت تیزی کے ساتھ ساری دنیا مین ماری ماری پھر رہی تھی لیکن یہان کا کھلا میدان دیکھ کر اسکا جوشش جنون کچھ بڑھتا ہوا معلوم ہوتا ہے اور کوئی کوئی اسکے تیز آ جانے والے جھونکے پیاری ہنوریا کی پُر شکن زلفون اور کھلے ہوے سر کے بالون کے ساتھ وہی چھیڑ کر جاتے ہین جو سنبل کے ساتھ چلتی ہوئی ہوا کر جاتی ہے۔ ہنوریا کا رُخ بھی اتفاق سے اسوقت اوسی طرف ہے جسطرف سے یہ جھونکے آ رہے ہین اور جس طرف غروب ہونے کے سامان کرنے والا آفتاب بڑی حسرت کی نظر سے اسکے پیارے چہرے کی طرف دیکھ رہا ہے وہ جسکی سپید سپید کرنین جذبات عشق کی عنایت سے تہ در زرد ہو کر بڑے شوق کے ساتھ اس کے چاند سے چہرے کی طرف تملاتی آتی ہین اور ہمارا دوست رجنالڈ جس کی آنکھین عموماً ہر وقت بیخودی کے عالم مین ہنوریا ہی کے چہرے کی بلائین لیا کرتی ہین ان کیفیتون کو دیکھ دیکھ بڑے ہی پیچ و تاب کھانے کے ساتھ اس طرح کہتا ہے۔ پیاری شاہزادی ایسکیا ہے؟

دیکھو یہ بات اچھی نہیں۔ خدا کے لئے تم اپنے چہرے کو چھپا لو۔ ٹوپی پہن لو اور اس میدان سے جلدی بھاگ چلو۔ جلدی"

ہنوریا (چاروں طرف ایک گھبرائی ہوئی نظر سے دیکھ کر) - خیر تو ہے - کیا ہوا - کیا؟

جان (متعجب لہجے میں) ہیں! آپ ملاحظہ نہیں فرماتی ہیں - یہ آنے والے ہوا کے بے ادب جھونکے تمہارے گھونگھر والے بالوں سے اوچھا اوچھا لپٹ کر زلف مشکین کے کیسے بوسے لے رہے ہیں اور نہ آفتاب کی گستاخ کرنیں تمہارے گورے گورے رخساروں کی طرف مشتاق نگاہوں کی طرح گھر بری نظر سے ڈورے ڈال رہے ہیں اب مجھ سے نہیں دیکھا جاتا - پیاری شاہزادی جلدی چلو"

ہنوریا - معاذ اللہ آپ نے تو گھبرا ہی دیا تھا - توبہ (شرم سے سر جھکا کے) لیکن ہاں پیارے آپ کی اس بدگمانی سے کیسی کو رشک ہو تو اس قدر تو ہو! آپ اس سہانے سہانے وقت میں اس میدان کی بہار دیکھتے ہیں؟ کیسا دلفریب سین ہے اور ادھر اُدھر کے پہاڑوں کی قدرتی چاندنی [illegible] ہے - کیا اسمان کا لہلہاتا ہوا سبزہ - طرح طرح کے کھلے ہوئے پھول [illegible] شوخ رنگ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں اور [illegible] نہیں ہیں - وہ قدرتی نظاروں سے [illegible] مشہور ہے ان کو تو ایسے [illegible]

جان - جی نہیں معاف [illegible] باتوں سے [illegible] نہیں - آپ اب یہاں سے [illegible] اس [illegible] کی گستاخیاں اور ان آفتاب کی بے حرمتیں [illegible] دیکھی جاتیں [illegible] کسی طرح [illegible] اس میدان کی کیا حقیقت ہے [illegible] میں نے [illegible] اس کی دلتوں سیر کی ہے جو دور [illegible] اٹھاتے اور کھاتے اور اسے دن کے صدموں کی چوٹیں سہتے سہتے اس کا سینہ چھلنی ہوا تھا [illegible] جہاں پنج اور [illegible] جہاں چل رہی تھیں [illegible] عشق [illegible] بھینی بھینی خوشبو نہیں آتی تھی [illegible] آنکھیں [illegible] یہ پیارا پیارا [illegible] والے بال [illegible]

اور یہ بے نقاب چہرہ اور ہائے اس کندنی رنگ پر آفتاب کا یہ سنہرا سنہرا رنگ ان آنکھوں سے دیکھ کر کس طرح اور کب تک کوئی اپنے دل کو سنبھال سکتا ہے (اس طرف سے منہ پھیر کر) معاذ اللہ۔ کیا دل کی بری کیفیت ہوتی جاتی ہے (پھر اسطرف رخ کر کے) اُف خدا کی پناہ کس غضب کی صورت پائی ہے بس اب بے اختیار یہی دل چاہتا ہے کہ لپٹ کر پیار کروں چپٹ کے بلائیں لے لوں اور ہائے اس پیاری پیاری صورت کو اسی کلیجے میں رکھ لوں جس پر آج تک بہت جبر ہوا مگر اب کسیطرح نہیں مانتا مگر آہ تم نے تو بہت سخت قیدیں لگا دی ہیں خدا جانے کب اطمینان سے ایک جگہ بیٹھیں۔ اور دیکھئے کب ایسا موقع نصیب ہو ہماری خیر ہو ہماری اون مشتاق نگاہوں کو جائز طور پر ارمان نکالنے کی اجازت دے جو آپکے پردوں کے اندر زبردستی روکی گئی ہیں۔ لیکن پیاری تمہارے حسن کی شوخیاں میرے اس بیقرار دل کے ساتھ اس وقت بری گاڑھی کر رہی ہیں۔ اور وہ دل اب تو بالکل بے اختیار ہوا جاتا ہے چھپنے بہت دنوں صبر کیا اگر تم کو یہی منظور ہے تو میں جبر ہی کیا ہے تم میری آنکھوں پر پٹی باندھ دو۔ اور اگر یہ نہیں تو تم خود [illegible] کے لئے [illegible] بیٹھے [illegible] ہے عشاق کو [illegible] کی بھولی بھولی صورت کی زیارت نصیب ہو مگر خدا میری اس بیخودی اور بے اختیاری کا بھلا کرے کہ میں اس کے مقابلے میں یہی غنیمت سمجھتا ہوں کہ دیکھوں تو مگر اس طرح نہ دیکھوں اور اگر میں دیکھوں تو خیر دیکھ ہی لوں لیکن اور کوئی نہ دیکھے تمھارا یہ گورا گورا پیارا پیارا بھولا بھالا صورت اور یہ کرنیں یہ ہوائیں۔ خدا غارت کرے انکو۔ انکا منہ اور تم بس خدا کی قسم یہ اور بھی نہیں دیکھا جاتا۔

ہنسو پریا۔ (مسکرا کر) تو کیا آپ کی مرضی ہے میں منہ چھپا لوں (یہ کہکر اس نے ایک معشوقانہ انداز سے آنکھوں کے ساتھ منہ بھی پھیر لیا۔ سر پر ٹوپی رکھ لی اور جلدی سے گوری چہرے پر سیاہ نقاب چھوڑ لی جسکی طرف آفتاب کی شعاعوں کو کثرت سے آتے دیکھ کر ایک فلاسفر تو یہ رائے قایم کرے گا کہ سیاہ رنگ قدرتی طور پر آفتابی کرنوں کو اپنی طرف زیادہ کھینچتا ہے مگر ہم تو یہی کہینگے کہ نقاب کے حایل ہونیکی وجہ سے چونکہ اون کرنوں کو ہنسو پریا کے رخساروں تک اچھی طرح پہونچنے کا اب موقع نہیں ملتا ہے اس وجہ سے وہ نقاب پر بے طرح ہجوم کئے ہوے یہ فکر کر رہی ہیں کہ کسی طرح درمیان سے یہ پردہ اوٹھ جائے تو اچھا اور

پھر ہم خوب آنکھ بھر کر دیکھ لیں۔

ہنوریا کا اس طرح منہ چھپا لینا ہمارے دوست کی اس اُلجھن کے کم کرنیکے لئے کافی تھا جسکو خدا واسطے کا رشک چٹکیاں لے لیکر اس کے محبت بھرے دلمیں پیدا کر رہا تھا اور وہ اپنی پیاری محبوبہ کی یہ محبت بھری اطاعت دیکھکر بہت خوش بھی ہوا مگر پھر فوراً نظر آنکھ کے پردون کے اندر بیطرح تلملا اٹھی اور پھر اوسیطرح بے نقاب دیکھنے کے لئے شوق نظارہ کے تقاضے ہونیلگے۔ دل میں پھر شوق دید کا ایک جوش اوٹھا اور ہنوریا کا رخ پھرا دیکھکر اس طرح کہنے لگا۔ "پیاری شاہزادی اب مین نے یہ تو نہیں کہا تھا کہ تم اس طرح منہ بھی میری طرف سے پھیر لینا"

ہنوریا نے نقاب چہرے سے ہٹا کر کہا آنکھ کیطرح اسنے آپکی طرف سے آنکھ پھیر لی ہے؟ آپین کوئی شک نہیں کہ دلمین کوئی بات رکھتی اچھی بات نہیں مگر جو کچھ فرمایا کیجیے خدا کے لئے اُسکو ذرا ایسا صاف کہیے جو خیال کر لیا کیجیے مین نے تو آپ کے حکم کی تعمیل کی تھی آپکے منہ چھپانے کے لئے ذرا بھی نہ خیال کیا کہ شاید یہ منہ آپکو برا معلوم ہوتا ہے مین نے ویسا ہی کر لیا۔

جان یہ کہئے یہ جان اللہ کرے۔ مجھے خیال ہے قربان جائیے آپ کے اس بھولےپن سے انکا چہرہ اور ہاسے مجکو برا معلوم ہو! ارے یہ مکھڑا اور ان آنکھونکو برا معلوم ہو جو سب سے پہلے عاشق ہوئی ہیں۔ مین ناشکر نہیں ہون۔ پیاری شاہزادی ساری عمر کی محنتین بھی اور آئے دن کی طرح طرح کی ناکامی مین اگر خوشی تھی تو اسی بات کی کہ جسکے عشق میں یہ سخت سخت مصیبتیں ہین چشم بددور اوسکی صورت بھی کچھ ایسی ہی پیاری ہے"۔ یہ تذکرہ جان کی زبان پر آتے ہی کچھ عجیب کیفیت پیدا کر گیا جسکا اثر ہونٹوں مین ہوتا ہوا دل اور دماغ مین پہونچکر کچھ ایسا لطف دے گیا کہ فوراً ایک قسم کی بیخودی اسپر طاری ہوگئی جس کا لحظ اوٹھانیکے لئے بڑے مزے کے ساتھ اسنے کچھ دیر اپنی آنکھیں بھی بند کر لین اور اپنے ہونٹھ دانتوں سے داب داب کر اس مستی اور جوش کو جھوم جھوم کر ٹھنڈی ٹھنڈی سانسوں کے ساتھ نکالنا شروع کیا۔ ہنوریا نے اب حیا سے گردن جھکالی تھی اسکے خداداد حسن نے دل ہی دل میں کچھ غرور کیا اور فوراً اوسکے انداز اوسکے رنگ کی سرخی میں ملے ہوئے چہرے کی صاف جلد کے نیچے بڑھتے پھرتے نظر آئے۔ ہنوریا نے شرم سے نقاب کا اوٹھا ہوا گوشہ ہاتھ سے چھوڑ دیا آنکھیں نیچی کر لین۔ وہ بات بہلاکر اس طرح ایک نئے تذکرہ شروع

لیا۔ ہان تو پھر آپ کس طرف چلیئے گا اب تک آپنے اپنا اولی ارادہ صاف طور ظاہر نہین کیا
جان۔ (چونک کر) ہان خوب یاد دلائی مین تو اس کو بھولا ہی ہوا تھا (چارون طرف دیکھ کر)
اگر ہمکو پروشیا چلنا ہے تو اسطرف چلیئے بائین ہاتھ پر۔ اور اگر فرانس کا قصد ہے تو اسطرف سیدھے
یہی دو ایسے مقام ہین جہان۔ کئی مرتبہ میری خواہش کی گئی ہے (تھوڑی دیر غور کرکے) کوئی
بات ذہن مین نہین آتی ہے۔ پروشیا سے گو میری بہت خواہش کیجاتی ہے۔ مگر وہ بات کی
ضعیف۔ ملوکی کرتے ہین اسے اس امر کی کسی طرح امید نہین ہوتی ہے۔ اگر خدا نخواستہ انکی
نے پھر ہاتھ پاؤن مارے تو پروشیا کی فوجی قوت اسکا مقابلہ کریگی۔ ہان فرانس کی
سلطنت ایسی ضرور ہے گو وہان کے بادشاہ میپولین سے سابق کے کچھ ایسے تعلقات نہین
ہین کہ جنپر مجھکو پورا پورا بھروسہ ہو بس ایک دو مرتبہ سابق مین فقط خط وکتابت کی نوبت
آئی ہے۔ اچھا میکسمس سے رائے لینا چاہیئے۔ دیکھین وہ کیا کہتے ہین لیکن اس
کمبخت کی بک تو غضب کی ہوتی ہے۔ دماغ کھا جاتا ہے (پیچھے مڑکر بلند آواز سے) اے جی
حضرت! ذرا یہان تشریف لائیے گا۔ یہ کہتے ہی اسکے گھوڑے کی رفتار اور بھی سست
ہوگئی ہے۔ اور میکسمس اس کے قریب آکر کہا) یہ حاضر۔ کیا ارشاد ہوتا ہے
جان۔ جناب ارشاد کیا۔ یہ بتائیے اب چلنا کس طرف چاہیئے؟ پروشیا۔ فرانس۔
میکسمس۔ آنحضرت ابھی اسکا تذکرہ کیجئے کسی وقت فرصت سے اس کو بھی دیکھ لیجئے گا
ابھی پہلے جو اور ضروری باتین ہین اون سے فرصت کرلینی چاہیئے۔
ہنوریا (بات کاٹ کر حیرت کے لہجے مین) اور ابھی ضروری باتین کونسی ہین؟
میکسمس۔ جی ہان حضور ہین۔ آپکو نہین معلوم۔ آپ (جان کیطرف اشارہ کرکے) جانتے ہین
جان۔ جناب یسوع کی قسم مجھکو نہین معلوم۔ کیا؟
میکسمس (مسکراکر) یعنی وہی آپس کے گلے اور شکوے۔ اور کیا اس سے بھی زیادہ کوئی بھی
ضروری بات ہوسکتی ہے
ہنوریا۔ ماشاء اللہ کیا کہنا سبحان اللہ
جان۔ (ہنوریا سے آنکھ کے اشارے مین) آپ سمجھتی ہین؟ (میکسمس سے) لاحول ولاقوۃ پھر
آپ بھی عجیب چیز ہین
میکسمس۔ ایکا یکی مین اتنی بات کہدینے سے عجیب چیز ہوگیا۔ اور خود بدولت

ایسے مخدوش اور انتشار کے سفر کو اس اطمینان کے ساتھ طے کر رہے ہیں۔ یہ کوئی بات ہی نہیں گھوڑے بینا تھو۔ روکتے روکتے؟ کتا گئے ہیں اور آپکی باتوں کا سلسلہ ہے کہ معاذ اللہ کسی طرح ختم ہی نہیں ہونے آتا"

جان (ایک ٹھنڈی سانس لیکر) اُف! معاذ اللہ کس قدر بیہودہ ہو چکا تو انصاف کرو ہمارے شکوے اور باتوں کی کہیں انتہا ہو سکتی ہے۔ خیال تو کرو کس کس مشکل سے کیسے کیسے ارمان اور تمناؤں سے اور پھر کس قدر ستانے کے بعد خدا خدا کر کے اب یہ دن دیکھنا نصیب ہوا ہے ہمارے کس کو یہ امید باقی تھی کہ پیاری شاہزادی اس طرح مجکو ملینگی۔

میکسمس "ہاں یہ آپکا ارشاد بجا ہے مانا کہ آپ دونوں صاحبوں کے محبت بھرے دلوں میں بہت سی باتیں بھری ہونگی مگر حضور اسی کے ساتھ اس پر خطر سفر میں کبھی کبھی یہ خیال بھی تو آ جانا چاہئے کہ ابھی ہم کس بے اطمینانی کی حالت میں ہیں کس ہوشیاری کے ساتھ ہمکو اس سفر میں ہر وقت رہنا چاہئے۔ کہاں ہمارا قصد ہے کہاں ہمکو جانا چاہئے اور کس قدر مسافت ابھی باقی ہے وغیرہ"

جان "ہاں ہاں تو میں اسی کے لئے تو آپ کو بلا بھیجا ہے سنئے"

ہنوریا (بات کاٹ کر) یہ لگے اب باتیں بنانے میکسمس خدا کی قسم یہ تو اپنی عادت کے موافق اسی طرح کی واہی تباہی باتیں کرتے چلے جاتے تھے "تم کو آفتاب گھور رہا ہے کرنیں ڈورے ڈال رہی ہیں۔ ہوا کے جھونکے آ آ کر تم کو پیار کر رہے ہیں یہ ہو رہا ہے وہ ہو رہا ہے" کہ میں نے کہا آخر اب آپ چلئے گا کہاں؟"

جان۔ (ہنوریا کے منہ کی طرف دیکھ کر) درست! یہاں کے ہرے ہرے سبزہ کو دیکھ کر پہلے کس نے گھوڑے کی باگ کھینچ لی تھی۔ پیاری شاہزادی خدا کے لئے ذرا سچ کہا کرو امیں بار بار نہیں کہتا تھا کہ یہاں سے جلدی بھاگ چلو"

ہنوریا "تو آپ نے بدگمانی کی وجہ سے بھاگ چلنے کے لئے کہا تھا کہ ہوا کے جھونکے اور آفتاب کی کرنیں مجکو نہ چھو جائیں یا اس لئے فرمایا تھا کہ مسافت جلد طے ہو جائے"

جان "اچھا نا مسافت طے کرنیکے خیال سے نہ سہی۔ اسی وجہ سے جبکو آپ بدگمانی پر محمول کرتی ہیں مگر چلنے کیلئے کہا تو تھا۔ اور اسمیں بدگمانی ہی کیا تھی۔ کچھ جھوٹ کہا تھا؟"

میکسمس (بات کاٹ کر) "حضور یہ مانئے کہ بھاگنے اور تیز چلنے میں تو ادھر بھی ہوا کا رخ

کا موقع ملا جس سے آپ بچا لے تھے"

جان: یہ کیوں! وجہ؟"

میکسمس: اس کی وجہ کچھ چھپی ہوئی نہیں ہے۔ ظاہر ہے کہ تیز ہوا کے چلنے سے ہوا کو حرکت زیادہ ہوگی اور اسکا اثر ترقی کر جائیگا۔ آہستہ آہستہ چلنے میں اگر اس کی چھیڑ سے زلفیں بگڑتی تھیں تو اب تیز چلنے میں اور بھی بگڑ بگڑ کر پریشان ہونگی"

جان: یعنی اس شوق اور گھبراہٹ کی وجہ سے کہ اب یہ موقع ہاتھ سے جاتا ہے یہ پیاری زلفیں اس طرح کہاں ملیں گی۔ اچھی طرح سے تو لپیٹ لپیٹ کر بلائیں لیں کیوں؟"

میکسمس (اپنے دل میں) یہ انکو جب سوجھتی ہے تو اسیطرح کی (جان سے) نہیں جناب ہوا کی کیا مجال۔ اور وہ آپ کی طرح زلفوں کی عاشق تو ہے نہیں جو اوسکو ایسی وحشت ہو وہ تو ایک نہایت لطیف اور شفاف سیّال عنصر کا نام ہے جو زمین کے چاروں طرف ۴۵ میل کے پھیلاؤ میں پھیلا ہوا ہے۔ اس خلا میں بھری ہوئی ہے جسکا خالی ہونا [illegible] نے محال ثابت کیا ہے۔ جب آپ اپنے گھر سے کوتہ کھینچیے گا تو وہی ہوا جو آپ کو چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہے اپنے [illegible] ہوئے اور اپنے ثقل کیوجہ سے یقیناً [illegible] کر آپ کی سدّ راہ ہوگی۔ اور [illegible] وقت ہوا کی ٹھنڈک اور سنسناہٹ آپکے جسم پر زیادہ محسوس ہوگی۔ [illegible] جس کا تجربہ ہر ذی حس کر سکتا ہے"

جان: آہا تو اسی لئے حرمان نصیب عشاق بہت آہیں کھینچتے ہیں تاکہ لگاتار آنیوالی آسمانی بلائیں اونہیں میں اولجھ اولجھ کر رہ جائیں۔ بیشک یہ تو بات ذہن میں آنیوالی مگر ہم تو آجتک ہوا کو ایک بہت لطیف شے سنتے آئے ہیں پھر اس میں اسقدر غلظت کہاں سے آگئی کہ وہ دوڑنے والے سے اسطرح اولجھے"

میکسمس: ہاں بیشک وہ بہت لطیف ہے اگر زمین سے ۵ میل کی بلندی پر جاکر ہوا کا تجربہ کیا جائے تو ایسی پاک اور صاف ہوا ملے گی جو کسی طرح محسوس ہی نہیں ہوسکتی لیکن جو ہوا ہمارے جسموں کو گھیرے ہوئے ہے اسمیں بہت سی خارجی چیزیں ملی ہوئی ہیں اور اس کے علاوہ اوپر والی ہوا کے ثقل نوعی نے دبا دبا کر اس کو بہت غلیظ کر دیا ہے جس کیوجہ سے اس میں اب ایسا ثقل پیدا ہو گیا ہے اور یہی ثقل بجائے خود ایک ایسی بکار آمد چیز ہے کہ جس کے سبب سے ہر متنفس بہت آسانی کے ساتھ اس کو سانس

ذریعے سے اپنی زندگی کے لئے جذب کرسکتا ہے اور خون میں حیات تازہ بخشتا ہوا
رگوں کے اندر خوب تیزی کے ساتھ دوڑ رہا ہے ورنہ اگر اس قدر ثقل ہوا کا نہ ہوتا تو
خون کے زوردار دورہ کی وجہ سے جسم کی وہ باریک باریک رگیں [illegible]
ہیں اسی طرح بات کہتے ہیں ٹوٹ جاتیں جیسی [illegible] ٹوٹ جاتا
ہے یا جس طرح دیکھتے ہی دیکھتے اوٹکی بجاتا تھا۔ [illegible] عاشق [illegible] توڑ دیتے ہیں
باہر ہوا کی لطافت کی وجہ سے کس طرح سانس لینے کے لئے اندر جاتی یہی وجہ ہے کہ
بہت بلند مقام اور اونچے اونچے پہاڑوں پر جہاں کی ہوا بہت ہلکی ہوتی ہے انسان کو
قیام کرنا بہت ہی مضر ہوتا ہے جن کے رگ پٹھے اور پھیپھڑے بہت ضعیف ہوتے ہیں
اور وہ تھوڑے ہی دنوں میں ہوا کے ہلکے ہونے کی وجہ سے خون تھوکنے لگتے ہیں"

جان۔ "بجا تو معلوم ہوا کہ ہوا کا ثقل بھی جسم انسان پر ہوتا ہے!"
میکسس۔ "اس میں کچھ شک بھی ہے۔ جناب ایک متوسط جسم کے آدمی پر قریب قریب
چار سو من کے ہوا کا بوجھ ہوتا ہے۔
جان (قہقہہ لگا کر) اوہ۔ اور لطف یہ ہے کہ زمین میں گڑ ایسے ہی نہیں جاتا"
میکسس۔ "بیشک اس قدر بوجھ اگر ایک ہی جانب سے انسان پر پڑتا تو ضرور
ایسا ہی ہوتا مگر ہوا کا ثقل چونکہ چاروں طرف سے جسم پر برابر پڑتا ہے اس وجہ سے
ہوا کا ہر ایک جزو دوسرے کا بوجھ اوٹھائے ہوئے ہے اور انسان کو کچھ محسوس
نہیں ہوتا اس کی مثال بعینہ اس طرح سمجھنا چاہئے کہ جب کوئی شخص دریا میں
غوطے لگاتا ہے تو ہزاروں من پانی اس کے اوپر ہوتا ہے اور اوسکو ذرا بوجھ
نہیں معلوم ہوتا حالانکہ پانی کا [illegible] ہوا سے بدرجہا زیادہ بھاری ہے"
جان۔ "یہ بھی تم سے [illegible] بیان کر سکتے ہی ہی لیکن اگر وہ میرا خیال
فقط بدگمانی ہی [illegible] میں نے اسکے تیز چلنے پر [illegible] کیا تھا
تو پھر یہ ہوا پیاری شہزادی [illegible] دیکھ کر بے وقت [illegible] تیز [illegible] چلنے لگی
بتا سکتے ہو اس وقت تو آفتاب گرم بھی نہ تھا اور نہ [illegible] ہو سکتا تھا کہ شاید اسی کی
گرمی نے ہوا کے اجزا میں یہ انقلاب پیدا کر دیا ہوگا۔ [illegible] میں آتا ہے کہ
ہم کرہ زمین کے اس بڑے [illegible] ہیں [illegible] خط استوا کے نام سے

مشہور ہے اور اس جگہ کی تیز حرکت بہت طلاپ کی وجہ سے اس جگہ کی ہوا کو بھی
تیز کر سکتی ہے جو اس سے ملی ہوئی ہے نہ یہ کوئی بلند مقام ہے اور نہ یہ پہاڑ اور
عرض البلد کے حساب سے یہی بات ہے کہ یکبارگی ہم سرد ملک سے نکل کر ایسے گرم ملک
میں پہونچ گئے ہوا جہاں سے آفتاب کو بہت نزدیکی ہو اور اسی گرمی کی وجہ سے ہوا
کی رفتار اس قدر تیز ہو گئی ہو اور اگر ایسا ہو تو پھر میرا یہ کہنا بیجا نہ ہوگا کہ حضرت آفتاب
نے ضرور پیاری شاہزادی کے شوق دیدار کے لئے یہ تدبیر کی ہے"

میکسمس (ہنس کر) نہیں حضور! یہ کوئی بات نہیں ہوا کا عام قاعدہ ہے کہ جب کھلا
ایسے میدانوں میں اکثر چلتی ہے جہیں اوسکے جوش اور زور کا کوئی روکنے والا نہیں ہوتا
ہوتو رہا۔ معاذ اللہ اب یہ تقریر کبھی ختم بھی ہوگی! کہ نہیں آخر اس بیچارہ [illegible] کی
ضرورت ہی کیا ہے (جان سے الجھ لاکر) اچھا آپ کہدیجئے۔ [illegible] یہ چلنے کا تذکرہ آپ ہی
نے چھیڑا تھا اور مجھے یاد نہیں دلائی تھی۔ کہانے قسم (تھوڑے سکوت کے بعد) بھولے رہ
گئے تھے؟"

بیگم صاحب (زبان کاٹ کر) حضور سچ فرماتی ہیں۔ [illegible]
واقف ہو [illegible] کبھی [illegible] تک دکھا [illegible] اور ضرور
[illegible] خیال ہی نہیں آتا یہ تو لاکھوں مرتبہ کی دیکھی ہوئی بات [illegible]

جان (انگڑائی لے کر) ہائے۔ پھر ظالم میری بیخودی کا گلہ کیا جاتا ہے [illegible] بیخودی کبھی
بیوجہ نہیں ہوتی یاد رہے۔ مجھ پر کیسی کیسی مصیبتیں تھیں [illegible] گذر گیا آہ
جان [illegible] سخت جان تھا جو اب تک زندہ رہا میری تمناؤں [illegible]
ہوا۔ کام کس کس طرح [illegible] گئے [illegible] امیدیں [illegible]
سے اسوقت مجکو حاصل ہے جس خوشی میں مجکو [illegible]
درجہ کی ہے کہ خدا جانے وہ کون کون سی تمنائیں ہیں جن کے نکلنے کے لئے [illegible]
جان کو لگا رکھا ہے ورنہ اگر شادی مرگ [illegible] تو کچھ تعجب تھا [illegible]
میں یہ خدا کی [illegible] بھولی بھالی پیاری صورت [illegible] شوق [illegible]
آزادی کے ساتھ نصیب ہوگی اچھا [illegible]
میکسمس (ہنس کر) [illegible]

سوچ رہا ہوں میں شاید پھر آپ بہک گئے۔ مگر جیمز سنبھل گئے (تھوڑے سکوت کے بعد) یہاں سے فرانس کا چلنا مناسب ہے اوّل تو وہ یہاں سے قریب ہے اور دوسرے وہاں کے چلنے میں یہ بات بہت اچھی ہے کہ وہ خود مختار اور زبردست سلطنت ہو۔ وہاں پہونچکر پھر سلطنت اٹلی کی زہریلی ہوا پھر اپنا کوئی خراب اثر نہیں پہونچا سکتی آیندہ جو آپکی رائے ہے

جان ؛ ہاں ہم بھی ایسا ہی خیال کرتے ہیں بے شک اس سلطنت میں اگر ہمارا رسوخ اچھی طرح ہو گیا تو پھر ایتھیس اور ملکہ پیلیسیڈ یا کسیطرح ہمارا بال بیکا نہیں کر سکتے اور ان سب کے علاوہ یہ بات کیسی اچھی ہے کہ فرانس کی آب و ہوا کو حسن کے ساتھ ایک قدرتی مناسبت ہے اور اس اعتبار سے اس امر کی قوی امید کی جاتی ہے کہ وہاں کا قیام پیاری شاہزادی کے جمال کو بھی کسی قسم کا ضرر نہیں پہونچائے گا"

میکسمس (مسکرا کر) ہاں۔ یہ بات میرے ذہن میں بھی نہیں آئی تھی اور واقعی اسکا لحاظ بھی اسوقت بہت ہی ضروری تھا اگر ماشاء اللہ محبت ہو تو ایسی ہو۔ واقعہ مان گیا شہزادیا نے شرما کر اس وقت اپنی گردن جھکالی تھی۔ ہمارا عاشق مزاج دوست بھی کچھ جھینپ کر چپ ہو گیا تھا اور نیٹس اس طرح فقرے چست کر رہا تھا حضور الکا لیا قہ والی حسن تو خداداد ہے اسکو کسی جگہ کی آب و ہوا کیا فایدہ اور نقصان پہونچا سکتی ہے

[illegible]

سامنے لیکر جاسے اور شیم چہرے کی مسکراہٹ ہوئی اور باچھیں کھل گئیں۔ نظر بد سے خدا انکو بچائے اگر کہیں کی اچھی سی آب و ہوا بھی ہو گی تو حسن اور جمال کا وہ کون سا درجہ ابھی رہا ہے جو ان کو ملنے کو باقی ہے وہ نہیں ہے اور اگر خدا نخواستہ خدانخواستہ کہیں کی کیا موافق ہو ابھی ہو گی تاہم ہونیکے عشق کی شوخی (خدا نہ کرے) کم ہوتے ہوتے اس غضب کی ہلکی ہلکی تو ضرور رہ جائیگی جو آپکی رنگت سی بہرحال اچھی ہی معلوم ہو گی"

ہانور یا دوست سے میکسمس ! اے کیا خوب تم کو کیا ہو گیا ہے۔ یہ کیسی باتیں کرتے ہو اُلٹے مذاق کرتے کرتے اب مجھ پر بھی چھینٹے آنے لگے۔ دیکھو میں صاف کہے دیتی ہوں بھئی مجکو ایسی ہنسی اچھی نہیں معلوم ہوتی"

جان (موقع پا کر) اوہ۔ پیاری شاہزادی ان کو آپ کچھ کم نہ سمجھیے گا یہ بڑے حضرت ہیں۔ ہمیشہ یہ مجھپر اور آپ پر یوں ہی آوازے کسا کرتے ہیں خدا کی قسم انکے

آئے دن کے طعنے سنتے سنتے میرا دل پک گیا ہے اور بات فقط اتنی ہے کہ ان حضرت کو [illegible] ہوتی نہیں ہے یہ اس مرنیسے کیا واقف۔ بھلا ان باتوں کو کیا جانیں بس حضرت خوب چست کرآتے ہیں "

ہتوریا (مسکرا کر) تو اب مجھکو ان کے لئے اس کی بھی دعا مانگنی پڑی "

میکمس (ہاتھ جوڑکر) نہیں حضور غلام کو تو اس عنایت سے معاف ہی رکھیے بس خدا آپ ہی کا دونوں صاحبوں کو مبارک کرے میں کچھ یوں ہی اچھا ہوں "

ہتوریا۔ یہ اب بھی آپ نہ چوکے۔ پھر بھی ایک چٹکی لے ہی لی "

جان۔ یہ بھلا کب مانتے ہیں سے ہاں شہزادی صاحب جب میں افریقہ میں تھا اور آپ یونا میں تو آپ نے میرے نام کوئی خط بھیجا تھا "

ہتوریا۔ (تیور بدل کر) جی نہیں کون کہتا ہے۔ مجھکو اس کی کیا ضرورت تھی میں کیوں بھیجتی۔ ہاں اے لو۔ توبہ میں تو بھول ہی گئی تھی۔ خوب یاد آیا۔ معاف کیجیگا۔ یہ تو فرمائیے ہماری بہن صاحبہ کا مزاج تو اچھا ہے اور وہ ہیں کہاں ؟ "

جان۔ (متعجب ہوکر) کون بہن صاحب ! "

ہتوریا۔ اے ہے کیسے بھولے بنے جاتے ہیں۔ کون صاحب !۔ گویا کچھ جانتے ہی نہیں "

[illegible]

ہتوریا۔ یا اللہ تو اس قدر چھپاتے کیوں ہیں۔ کیا میں اب آپ سے شکایت کرنے بیٹھونگی۔ اے جی حضور کی بیگم صاحب ! اب بھی نہیں سمجھے "

جان۔ (بہت حیرت سے) ہائیں ! یہ آپ اس وقت کیسی باتیں کرتی ہیں خدا کے لئے صاف صاف کہئے۔ آپ تو کچھ پہیلیاں سی بجھواتی ہیں۔ بیگم صاحب کیسی ؟ "

ہتوریا۔ اُف رے تجاہل۔ اللہ رے آپ کی گریز۔ اے ہے جناب وہی آپ کی بیگم صاحب جنکے جلسۂ عقد میں حضور نے اس دور افتادہ کنیز کو ابھی افریقہ سے یاد فرمایا تھا " جان یہ سنتے ہی بے اختیار ہنس پڑا۔ اسوقت اس کے دل میں اسکے اس سچے استقلال کی خوشی نے گدگدا کے بیچینی پیدا کر دی تھی جس سے اسنے کسیوقت اس معاملے میں کام لیا تھا اور وہ پوری وفاداری جو اسنے ہتوریا سے ناامید ہونے پر بھی اپنے عقد نہ کرنے کیوجہ سے ہتوریا کی محبت کے ساتھ کی تھی اس وقت بہت بیغم کئے ہوئے رہ رہ کر ہنسا رہی ہے

میکمسن کا رنگ زرد ہوگیا ہے - چہرے پر ہوائیاں اُڑ رہی ہین ہنوریا تو دل بدلکر جان کی یہ بے اختیاری ہنسی دیکھ رہی ہے اور جان اسطرح کہہ رہا ہے "اُف و پیاری شاہزادی غضب کردیا - معاذ اللہ اور تمکو یقین ہے [illegible] گیا - ہاے مجھسے ایسا ہو سکتا تھا اور یہ کہنے کے بعد مین اپنا منہ بھی تمکو دکھا سکتا تھا؟"

ہنوریا (بیچاری [illegible] آنکھون [illegible] جھٹلا دینے والے ایسے ہی [illegible] تے ہین [illegible] مین کہتی ہون ؟ آپ اسقدر سچ کیون بولتے ہین - خود ہی تو مجکو لکھا اور آپ ہی اب ایسے بنے جاتے ہین میرے پاس آپ کی وہ تحریر اب تک رکھی ہوی ہے مگر افسوس یہ ہے کہ مجکو اسطرح یکبارگی چل دینے کا حال معلوم نہ تھا اور نہ یہ خیال ہو سکتا تھا کہ آپ اسطرح مکر بھی جائینگے ورنہ مین اوسکو ساتھ لے آتی - مگر ہان بالٹک موجود ہے اس سے پوچھ لیجئے (بلند آواز سے) بالٹک بالٹک ذرا یہان تو آنا -

بالٹک (قریب آکر) غلام حاضر ہے - ارشاد ؟"

ہنوریا "کیون بالٹک تمکو یاد ہے - میرے قسطنطنیہ جانے سے قبل انکا (جان کی طرف اشارہ کرکے) اس مضمون کا خط افریقیہ سے آیا تھا [illegible] سبین کہ ہماری شادی ہوگی"

بالٹک "جی ہان حضور مجکو خوب یاد ہے [illegible] خود ہی لاکر تو آپ کو خط دیا تھا یہ بھی تو اوسی مین لکھا تھا کہ آپ بھی [illegible] تشریف لیجاون [illegible] کو تو اسپر بہت ملال ہوا تھا اور ہوسی رنج و غم مین کئی روز آپنے کھانا [illegible] تک [illegible] نہ فرمایا"

ہنوریا (جان کی طرف غضبناک ہوکر) "بندگی عرض (اپنے دل مین) ہٹ تیرے جھوٹے کی (کسی قدر بلند آواز سے) [illegible] تم [illegible] سمجھاتے نہین ہو آخر یہ اسقدر جھوٹ کیون بولتے ہین"

جان (ایک قہقہہ لگاکر) "اُف معاذ اللہ - اور آپ فرماتی بھی کس سے ہین اونہین سے جن کے سبب فتنے اٹھائے ہوئے ہین پیاری شاہزادی تم کس خیال مین ہو مجکو تو ان باتون کی مطلق خبر ہی نہ تھی ہاے مین تو اُن دنون بالکل نظر بند تھا کوٹھی سے قدم تک باہر نکالنے کی سخت ممانعت تھی - در از حال [illegible] بڑے بڑے ظلم ہوگئے تمہاری خبر میرے پاس مطلق نہین پہونچنے پاتی تھی نہ تمہارے [illegible] کہا [illegible] جاتے تھے جو خط خفیہ طور سے لکھکر مین تمکو بھیجتا تھا وہ مجھسے چھین [illegible] لئے جاتے تھے

اور خدا جانے کیا کیا۔ اس کے عوض میں انکو لکھ کر تمہارے پاس بھیجا جاتا تھا"

ہنوریا:۔ "یہ سب باتیں بالکل غلط ہیں؟ مگر جو خبر تو آپ ہی کی ہوتی تھی"

چاان:۔ (تعجب سے) "کیسے؟ یہ سچ! ہاں پیاری شاہزادی! غلط ہے وہ بات۔ بالکل جھوٹ مگر ہاں اتنی بات ضرور تھی کہ میں شادی کرنے پر مجبور کیا جاتا تھا لیکن پیاری شاہزادی میرا دل تو پہلے سے تمہارا ہو چکا تھا۔ اس کو کون لے سکتا تھا۔ گو خدا بخشے ابا جان نے بہت چاہا اور یہ حضرت بھی جواب سر جھکائے ہوئے ہیں بہت پیچھے پڑے رہے۔ مگر بھلا میں کب ماننے والا تھا۔ یہ سب تدبیریں اسی لئے کیجاتی تھیں کہ تمہارا دل خود ہی اکتا کر مجھسے بیزار ہو جائے۔ یہی مہرہ وہ انہیں حضرت کے ہاتھ میں تھی مجکو تو کسی طرح کا ہوش ہی نہ تھا"

ہنوریا:۔ (میکسمس سے مخاطب ہو کر) "کیوں جناب! ذرا ادہر دیکھئے۔ یہ چالیں۔ اُف۔ یہ بغلی گھونسے۔ ایں!! ارے یہ غضب۔ آخر کس جرم میں۔ میری خطا۔ میرا قصور"

میکسمس:۔ (گردن نیچی کئے ہوئے) "بیشک اس معاملے میں میں آپکا خطاوار ہوں جو چاہئے سزا دیجئے۔ بیشک مجھسے قصور ہو گیا۔ لیکن میں مجبور تھا۔ خدا جنت نصیب کرے بڑی سرکار کا یہی حکم تھا میں کیا کرتا"

ہنوریا:۔ "اچھا یہ بھی ہم نے مانا۔ اُن کا یہی حکم تہا اور تم اس میں مجبور بھی تھے مگر یہ تو تمہارے اختیار میں تھا کہ ان کارروائیوں سے اشارتاً یا کنایتاً تم مجکو یا انکو خبر کر دیتے"

میکسمس:۔ "بجا ارشاد ہوا۔ اگر آپکو اس سے آگاہ کر دیا جاتا تو پھر آپسے چھپایا ہی کیا جاتا اور حضور انصاف تو کریں جب جناب ملکہ صاحب نے بڑے سرکار کو صاف جواب ہی دیدیا تہا اور آپ کے ملنے کی بظاہر انکو امید ہی نہیں باقی تھی تو پہر ایسی حالت میں جانا کی خیر منانے کے لئے بجز اسکے کہ ان کا دل آپکی طرف سے اور آپکا انکی طرف سے برا کر دیا جائے اور کیا مناسب تھا"؟

چاان:۔ "میکسمس چپ۔ یہی رہو معلوم ہو گیا۔ شاباش۔ یوں ہی حق دوستی ادا کیا جاتا ہے یہی چاہئے تھا۔ خدا سمجھے ظالم کو جسطرح دہوکا دیکر ہمارا دل دکھایا ہے"

گو یہ غصے کے بھرے ہوئے جملے اسوقت میاں نے اپنے دل ہی دل میں کہے تھے مگر اس تذکرے نے انکی نازک طبیعت کو بے مزہ کر کے خفہ میں ایسا بے تاب کر دیا تھا کہ آخری جملہ تا یہ جملہ بیساختہ بلند آواز سے نکل ہی گیا اور اسیکے ساتھ وہ خاموش بھی ہو رہا

گویا اس کا دل اسوقت کسی سے بات کرنے کو نہین چاہتا تھا اسکا چہرہ سرخ سرخ تہا اس کے ابرو پر بے طرح بل پڑے ہوئے تھے اور سر کچھ ایسا جھکا لیا تھا کہ اسوقت آنکھ اوٹھا کر اُسی چہرے کی طرف بہی نہین دیکھتا تہا جس کا پیارا گلابی رنگ بھولا بھولا نقشہ کسی وقت اسکی نظر کو اپنے پاس سے ہٹنے نہین دیتا تہا"

میکسس کی یہ کارروائیان سنکر ہنوریا کے نازک مزاج مین بہی اسیطرح کی برہمی پیدا ہو گئی تہی جسطرح ہوا کے جہونکون سے اسکی زلفین بگڑ بگڑ کر پریشان ہو رہی تہین اور زلفون کے بگڑنے سے ہمارے دوست کا دل لیکن پہر بہی وہ بہت خوش تہی اس کے چہرے پر انتہائی درجہ کی مسرت کی جہلکیان اترائی ہوی نظر آتی تہین اسکے نازک نازک ہونٹہون پر تبسم کی کیفیت نمایان تہی اور وہ دل ہی دل مین خدا کا لاکہ لاکہ شکر ادا کر کے جان کی محبت اور وفاداری کی بڑی قدر کے ساتھ مزے لے رہی تہی۔ وہ اسوقت اپنے جان دادہ عاشق کی خشمگین صورت اور میکسس کا اندوہگین چہرہ نہ دیکہ سکی اور میکسس کے آنکہون سے نکلتے ہوے اشک ندامت بہی بہت سفارش کی [illegible] نت کے پہلے ہوی سکوت کو اس طرح رفع کیا [illegible] سے زبان وا پ کری تو یہ

[illegible] سے یہ محبت کیون جامہ انسانیت سے خارج کئے دیتی ہے۔ ایسے الفاظ میری زبان سے کیون نکل جاتے ہین؟"

جان (چونک کر محبت کے لہجے مین) پیاری شاہزادی کیا؟ کیا تم اپنے دل کی طرح اپنی زبان کو بہی سخت بنانا چاہتی ہو۔ تمہارے پاس کوی تو میرا طرفدار رہنا چاہیے"

ہنوریا۔ نہین۔ یہ دل تو ابتدا ہی سے تمہارا طرفدار تہا۔ خواہ سخت تہا یا نرم مگر اب تو مین دیکہتی ہون میری حیا اور میری زبان بہی دو نون تمہاری طرفداری پر تلے ہوے ہین خیر یہ کسی کی کوی اختیاری بات نہین ہے ہان مین یہ کہتی تہی کہ آپکو گذشتہ اور اتفاقی باتون پر ملال نہین کرنا چاہیے۔ آپ کو اسوقت میری خوشی مین شرکت کرنی چاہیے آپ کے سر کی قسم۔ بڑی خیر ہو گئی ورنہ اسوقت اگر بجائے میکسس کے

[illegible] اور مجکو اپنا خون شدہ دل ہاتھ مین لئے اس وقت رنج اور غم کے اس انتہائی درجے پر بہت خوشی کے ساتھ جانا پڑتا جہان سے یا تو اپنی جان دینے کے لئے مین خود ہی گر پڑتی یا جھنجلا کر تلاش سے اس دل کو ہی کو پھینک دیتی ہائے مجکو تو کسی طرح یہ یقین ہی نہین آتا تھا اور مین کہتی تھی کہ میری اس محبت نے جو تمھارے دل مین ہے کس طرح اس شرط کو جائز رکھا۔ بیشک میکسمس نے بُرا کیا کہ دوست بنکر مجکو اور تمکو اس طرح دھوکا دیا مگر واقعی یہ بات ہے کہ یہ اس مین مجبور تھے اور انکا عذر ضرور اس قابل ہے کہ مان لیا جائے۔ یہ آپ کے سچے خیر خواہ ہین اور انہون نے آپ کے ساتھ بہت رفاقت کی ہے۔ مجکو انکی وہ جانفشانیان خوب یاد ہین ڈھنڈی سانس لے کر، جب مین قسطنطنیہ مین تھی اور یہ حیران پریشان آپکو ڈھونڈتے تھے پھرتے تھے"

میکسمس "(آنکھ سے آنسو پونچھ کر) ہان حضور خدا آپکو سلامت رکھے آپ ہی منصفی کیجیئے کیا مین نے [illegible] لئے اپنی جان [illegible] دی [illegible] کیفیت ہے کر دی۔ اسی بات مین ایسے خفا ہو جاتے [illegible] بس خدا کی پناہ (دیکھئے مڑ کر) دیتی! تم نے تو میری حالت قسطنطنیہ مین اچھی طرح دیکھی تھی اب تم اگر کیون نہین بیان کرتی ہو"

ویلی "مجکو سچ بات کے کہنے مین کیا عذر ہے۔ بیشک اس معاملے مین جو کچھ آپنے کیا وہ آپ ہی کا حصہ تھا اور اگر آپ اس قدر جانفشانی نہ کرتے تو کبھی شاہزادی صاحب کی آپکو خبر بھی نہ ملتی مگر ساری عمر مین اگر دھوکا کھایا ہے تو یہ آپ سے کیسا بھیس بدلا کیسی چالاکی کی۔ اُفوہ"

میکسمس "مگر کیا ان کے نزدیک کچھ بھی نہین"

جان (مسکرا کر) آخر ان شہادتون سے مطلب۔ آپ چاہتے کیا ہین؟ آپکی تعریف کرون شکریہ ادا کیا جائے"

ہنوریا "یہ نہین اور کچھ نہین بس اب آپ ان کی خطا معاف کر دیجئے"

جان "یا اللہ توبہ آپ مجھسے کیا فرماتی ہین۔ اصل مین تو یہ خطاوار آپکے ہین بڑا قصور تو انہون نے آپ کے نازک دل کو پہونچایا ہے۔ آپ معاف کیجئے مین تو سب پہلے ہی سن چکا ہون"

ہنوریا "اچھا مین نے معاف کیا آپ بھی معاف کر دین"

جان - مگر شاہزادی صاحب اس قدر خیال رہے - ابھی تو انہوں نے آپ پر ایک
فقرہ چست کیا تھا جس پر انکی ساری قلعی اسوقت کھل گئی - اور آپکے [illegible] قدر خلاف مزاج
بھی ہوا تھا اور پھر آپ ہی ان کی سفارش کرتی ہیں ؟

ہنوریا - کچھ خطا تو ایسی نہ تھی - مگر خیر اب آپکی خاطر سے معاف کئے دیتی ہوں - آپ ہی [illegible]

جان - [illegible] آپکی خاطر سے میں بھی معاف کرتا ہون [illegible]

میکسمس - [illegible] حضور آپ دونوں [illegible] ہمیشہ [illegible]
کیوں نہ ہوتا [illegible] ہے -

ہنوریا - ہان میکسمس یہ تو بتلاؤ وہ جو میں نے تم کو دیا تھا [illegible] انعام بھیجا
تھا وہ تم نے کیا کیا -

میکسمس - حضور سے پوچھئے (جان کی طرف اشارہ کرکے) آپ [illegible]

جان - دیکھئے میں کیا اکیلا تھا ؟

میکسمس - [illegible] حضور [illegible]

جان - [illegible] بیشک وہ [illegible] پیاری شاہزادی [illegible]
کس چیز سے لکھا تھا ؟

ہنوریا - ٹھنڈی سانس لیکر وہان کیا چیز تھی بس [illegible]
اپنے خون سے لکھا تھا اور میری حالت کے [illegible]

جان - بیشک میرا خیال صحیح تھا دل کو دل سے راہ ہوتی ہے - کیوں
میکسمس میں کہتا تھا کہ نہیں آہ پیاری شاہزادی - میں [illegible] سمجھا تھا تعویذ
کی طرح وہ ابتک وہ میرے بازو پر بندھا ہوا ہے [illegible] ان سے [illegible] جب
کپڑے اوتارونگا تو تم کو دکھا دونگا اس کو میں نے [illegible] جان کی طرح رکھا ہے مگر
ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا آہ میں وہ تمہارے خون کی تحریر [illegible] اور
وہ ہیں آنسوؤں سے جو کسی قدر اسکے ہمراہ نکلے تھے ؟

ہنوریا - [illegible] میں کیا لکھوں - جب [illegible] میکسمس کے [illegible] سے مجکو [illegible] ہوا کہ تم نے
میرے لئے [illegible] کو چھوڑ [illegible] ہے اور پھر تمہارا [illegible] نہیں [illegible]
آہ ایک تو اپنی ذلت [illegible] کا غم - تمہاری جدائی کا جانکاہ صدمہ اور قید کی مجبوری مجکو

مجھے آہستہ گر لو رہی تھی او سپر یہ اور دوسرا صدمہ لیبی اجل
سخت جان اور بیحیا زندگی کی عورت تھی جو قسطنطنیہ سے زندہ پھر آگئی

وینی:۔ معاذ اللہ۔ خدا کی پناہ۔ روح القدس کسی دشمن کو بھی وہ دن نہ دکھائے ہائے وہ کمبخت رات مجکو کبھی نہ بھولے گی جب مین حضور قسطنطنیہ ہو چکین تھین اور دشمنون نے گلے مین پھانسی کا پھندا لگایا تھا۔ اُف دکانپ کر) خیال کرنے سے اس وقت بھی کلیجا منہ کو آیا جاتا ہے۔“

جیان:۔ ”اُف اُف۔ پیاری شاہزادی تم نے تو غضب ہی کر دیا تھا۔ مجکو کہین کا رکھا بھی نہ تھا۔ ہائے تمکو یہ بھی اوسوقت خیال نہ آیا کہ تمہارا جیان دادہ عاشق کیا کرے گا بھنور یا:۔ آہ تمہارا ہی تو ایک ایسا خیال تھا جس نے اسوقت میرے ارادے کو بہت دیر تک روکا لیکن جو الزام مجھپر رکھا گیا تھا جو جھوٹی تہمت مجھپر لگائی گئی تھی وہ کسی طرح ایسی نہ تھی کہ مین زندہ رہکر تمکو اپنا منہ دکھاتی۔ آہ کیا کرتی وہ بھی نہ ہوا مگر پھر بھی پیارے جیان مین تمکو بھولی نہ تھی خدا گواہ ہے گلے مین پھانسی کا پھندا لگا ہو تھا لیکن تمہاری یاد میرے دلمین تھی اور نیز اسی دم کیطرح تمہارا نام میری زبان سے نکل رہا تھا۔“

جیان:۔ پیاری۔ افسوس صد افسوس نہین شکر شکر خدا کا ہزار ہزار شکر کہ اُسنے تمہاری جان بچالی اور اسیکے ساتھ جیان کی جان بھی۔ بڑی خیر ہو گئی۔ ہائے پیاری شاہزادی جس وقت بالڈک نے یہ پھانسی لگانے کا واقعہ قسطنطنیہ سے واپس آکر بیان کیا ہے کیا بتاؤن کہ اوسوقت میرے دل کی کیا حالت تھی اور کس طرح سے وہ رات مین نے بسر کی تھی۔ صبح ہونے بھی نہین پائی تھی کہ مین نے یہانسے نکل کر تنہا قسطنطنیہ کا راستہ لیا۔ مگر مقدر ایسا کہان تھا۔ راہ مین آبا جان کو اشیس کی فوج مین بیطرح پھنسا ہوا دیکھکر مجبوری ادنکی جان بچانے کے لئے مجکو لڑنا پڑا اس کے بعد ابا جان کی علالت اور اُن کا انتقال اور اُن کے انتقال کے بعد میری سخت علالت یہ سب وہ باتین تھین جنھون نے ہمیشہ آپسے شرمندہ اور محجوب رکھنے کیلئے کسیطرح مجکو یوناسے باہر نہین نکلنے دیا۔ یہ گذشتہ باتین بڑے لطف کے ساتھ ہو رہی تھین سب پیرا یا ندھے ہوئے دست بستہ آفتاب یہ بار بار ہی ہنور یا کے روشن چہرہ کو دیکھ دیکھکر غیرت کے مارے

آلپس کی اونچی اونچی چوٹیوں کی آڑ میں اپنا منہ چھپا رہا تھا جا بجا اسکی ترشی چھنی ہوئی نظروں کیطرح نکل رہی تھین اور شام کا وقت قریب آتا دیکھ کر سب تیز چلنے مین اس لیے کوشش کر رہی ہے کہ رہی سہی مسافت طے کر کے آجکی رات کسی قدر اطمینان کے ساتھ کوہ آلپس کے دامن میں بسر کرین کہ پشت کی جانب سے یک بیک بہت تیز آنے والے گھوڑے کی ٹاپ کی آواز ان کے کان مین آئی اور یہ مڑ کر پیچھے دیکھنے لگے پیچھے میدان مین گرد و غبار چھایا ہوا تھا اور اس غبار مین باڈیگارڈ کا وہ رسالہ اس وقت کہین نظر نہین آتا تھا جو ابھی تھوڑے فاصلے سے پیچھے پیچھے چلا آتا تھا - ہان اس مین کا ایک سوار اپنا گھوڑا تیز کیے ہوئے اسی طرف چلا آتا ہے اور اب ایسا خیال ہو سکتا ہے کہ یہ ابھی آنے والی آواز شاید اسی آنے والے سوار کے گھوڑے کی ٹاپون کی تھی لیکن یہ سوار کچھ اس گھبراہٹ سے اسوقت ادھر آرہا ہے کہ جس کے دیکھنے سے طبیعت کو بھلا نہ سمجھ رہی ہے و طرح طرح کے بد خیالات ... پیدا کر رہے ہوں دل مین آتے ہین اب یہ ... اضطراب کی کیفیت ... آتے دیکھ کر پریشان ہوگئے ہین اور کچھ انتہائی درجے کے اضطراب مین سب اپنے اپنے گھوڑے روک کر اپنی گھبرائی ہوئی نظر سے اس آنے والے سوار کی طرف دیکھ رہے ہین

تیسرا باب

الٰہی توبہ

عادت نجائے گرچہ قیامت ہی کیون نا ئے
ملنے کے بعد پھر کوئی جھگڑا اُٹھائے

وہی دن ہے وہی وقت اور وہی خلیج جنیوا کا پُرفضا میدان جو ابھی آپکے پیش نظر تھا آلپس کی چوٹیون سے بیچ بچاکر مغرب کی طرف سے آنیوالی کرنین ان درختوں کی ہری ہری پتیوں پر پڑ رہی ہین جو حکیم مطلق کی قدرت سے اپنی نازین کی سخت اور پتھریلی زمین سے نکل نکل کر اس وقت کی چلتی ہوئی ہوا مین جھوم رہے ہین اور اس زرد

زرد دھوپ مین انکی ہری ہری پتیون کا گہرا کاہی رنگ ہلکا ہوکر بالکل دھانی ہوگیا ہے۔ کوہ اپی نائین کا سلسلہ مغرب کی طرف سے اگرچہ جنوباً شمالاً پھیلتا چلا گیا ہے اور اس کی دوسری شرقی گھاٹی پر جس نے بیچ مین پگڈنڈی کا راستہ چھوڑکر اس طرف سے آنیوالون کو اس طرف آنیکی اجازت دی ہے ایک مختصر فوج نظر آتی ہے جن کا فوجی لباس اپنی اپنی بعض بعض خصوصیات کی وجہ سے بتا رہا ہے کہ یہ سوار ایطالیہ کی فوج کے ہین اور پسینہ مین نہائے ہانپتے ہوے ان کے گھوڑے جن کے منہ سے کف بھی جاری ہے اپنی اپنی زبانین منہ سے نکالے ہوئے بتا رہے ہین کہ یہ ابھی ابھی بہت دور کا دھاوا مارے ہوئے کہین سے چلے آتے ہین اسی پہاڑ کی غربی گھاٹی پر یہان کے سوار پیرا جائے ہوئے ہین اور تقریباً نصف میل کے فاصلے سے جنوب کی طرف ہٹے ہوئے جان وہنوریا بسکس بالٹک اور ریلی اپنے اپنے گھوڑون کی زین پر اس طرح چپ بیٹھے ہوئے ہین کہ گویا وہ چیرکی ان مین نہین ہے جس سے جاندار تنے کو حس اور حرکت ہوتی ہے ان کے چہرے پر انتہائی درجہ کی گھبراہٹ اور وحشت برس رہی ہے اور ایک سوار اپنی جھکی ہوئی گردن اوٹھاکر اس طرح کہہ رہا ہے حضور عالی یہ وقت ایسا نہین ہے کہ آپ مطمئن ہوکر اسطرح کسی بات پر غور کرین یا متفکر ہی ہین اس موقع کو ہاتھ سے دیدینا جو گواب بھی کچھ نہین ہے مگر خیر پھر کچھ ہو جو آتا ہو کیجیے۔ لڑائی اب ضرور چھڑ گئی ہوگی۔

ہنوریا۔ (گھبراہٹ کے لہجے مین) ہائے پھر اب کیا ہوگا۔ اُف ؎

جان ”کچھ نہین اندیشہ کس بات کا یہ تو ظاہر ہے کہ یہ آسمان ہمارا جانی دشمن ہے ہمنے مٹاتے مٹاتے خاک مین ہمین ملا دیا ہے مگر خدا غارت کرے کمبخت کو اب تک ظالم کی چھیڑ نہین جاتی ہے۔ وہی خاش اور وہی آئے دن کے نت نئے صدمے کسی طرح دم بھر چین سے آرام سے نہین دیکھ سکتا (سوار سے مخاطب ہوکر) تم نے خوب دیکھ لیا ہے ایطالیہ کی فوج ہے اور ہمارے ہی تعاقب مین آئی ہے ؟“

وہی سوار ”جی ہان حضور ایطالیہ ہی کی فوج ہے اور آپ ہی یقیناً وہ ہمارے ہی فکر مین ہے اونلوگون نے ہمکو چور کے لقب سے پکارا اور یہ کہا وہ اب کہان بھاگ کر جاتے ہو“

جان۔ اور انکی جماعت کس قدر ہوگی“

وہی سوار ”حضور جماعت تو ایسی کچھ زیادہ نہین ہے مگر پھر بھی وہ لوگ ہمسے زیادہ ہین

بھی چھینا تو دیزہ ہوشیار ہونگے"

جان - اسمین کوئی ہرج کی بات نہین - آپ کچھ غم نہ کیجئے جان مین جب تک جان ہے اُسوقت تک کسی کی کیا مجال جو تمہاری طرف آنکھہ اوٹھا کر بھی دیکھے - آنکھین نکال [illegible] تو خون پی لون"

ہنوریا - اسے نہ مجکو اپنا خیال نہین ہے - ایک میری کمبخت نہ رہی نہ سہی - خدا تم کو سلامت رکھے - خیال تو تمہاری جان کا ہے - خدانخواستہ خدانخواستہ اگر دشمن کسی بلا مین پھنس گئے تو پھر ہائے مین کیا کرونگی"

جان - پیاری شاہزادی کیا کہتی ہو - خدا تم کو صحیح و سلامت رکھے مین تو تمہ صدقے ہونے کو پیدا ہی ہوا ہون ایک دن ایسا بھی ہو جائیگا مگر پیاری شاہزادی اب آپکو ایک کام کرنا چاہئے وہ سامنے آلپس کا پہاڑ نظر آتا ہے آپ اب وہان چلکر ٹھہرین - یہان آپ کا رہنا اچھا نہین میکسمس تم ان کے ساتھ جاؤ"

ہنوریا - بات کاٹ کر کیا مین جاؤن ؟ یہ مجھسے کبھی نہ ہوگا - جہان آپ جائین گے سایہ کی طرح مین ساتھ جاؤنگی - جو آپ کا حال ہوگا - وہی میرا بھی"

جان - ہائین پیاری شاہزادی - یہ کیا غضب ہے - کہان آپ اور کہان میدان کارزار - آپ خیال تو فرمائین معرکہ جنگ مین آپ کی موجودگی - علاوہ اس کے کہ دشمنون کے ارادے اور خواہش کو اور تیز کرے خود میرے ساتھ کیا سلوک کر جائیگی ؟ میرا خیال بالکل آپ ہی کی طرف رہیگا - ہر وقت یہی فکر رہے گی کہ خدانخواستہ کہین ایسا نہ ہو کہ کوئی آپ پر حملہ کر بیٹھے - میری ساری ہمت اسی مین صرف ہو جائیگی اور مجکو اس امر کا مطلق موقع نہین ملیگا کہ مین اپنی تلوار اپنے دشمنون کے خون مین تر کرون -

ہنوریا - بہتر خدا کے لئے تم مجکو اس امر کے کرنے پر مجبور نہ کرو جو مجھسے نہین ہو سکتا یہ تو مجھسے نہ ہوگا کہ تم کو تنہا چھوڑ دون کبھی نہین کسیطرح نہین - ہرگز نہین ہوگا"

میکسمس - تو آخر یہ جھگڑا کیون ہے - آپ (جان سے) شاہزادی صاحبہ کے ساتھ ساتھ رہین مین جا کر دشمنون سے جا کر مقابلہ کرتا ہون"

ہنوریا - ہان ہان بس یہ اچھی بات ہے - میرے میکسمس انکے عوض تم ہی چلے جاؤ" ہنوریا کے اس جملے کے ختم ہوتے ہی میکسمس نے اپنے گھوڑے کو طرف دشمنون

ف سہا اور ایڑ دی وہ لہو سے کو تیز کیا ہی چاہتا تھا کہ جان نے کہا۔ ٹھہرو
ٹھہرو پیاری شاہزادی ان کا جانا اس وقت مناسب نہین۔ گو یہ مجھ سے
بہی اچھی طرح دشمنون سے لڑین گے مگر آپ سمجھ تو لین میرے سوارون کو اونکے جانیسے
ویسی ہی قوت ہو سکتی ہے جسطرح کہ میرے جانے سے؟ ہرگز نہین وہ بیچارے
بہت تھکے ہوئے ہین اون کی تعداد بھی پچاس ساٹھ سے زیادہ نہین ہے
اس پر میرا نہ ہونا اور بھی اون کے دل کو تھوڑا کرے گا اور اگر مین یون ہی جاکر
فقط کھڑا ہی ہو جاون گا تو اون کے حوصلے ترقی کر جائین گے اون کا دل بڑھ
جائیگا اور پھر بڑی بہادری کے ساتھ اپنے دشمنون کا مقابلہ کرین گے۔ اور کہین
ایسا ہو سکتا ہے کہ تمہارا خیال اور پیارا دیدار کہ جو جوش اور ولولہ جان کے دل مین
پیدا کر دے وہ کیمس کے دل مین پیدا کر دے۔ پیاری شاہزادی دیکھو وقت
ضد کا نہین ہے جس قدر دیر وہان میرے پہونچنے مین ہوتی جاتی ہے اوسیقدر
سمجھ لو کہ دشمنون کے ہاتھ سے بچنے کی امید بھی کم ہوتی جاتی ہے دیکھو مین ہاتھ
جوڑ کر کہتا ہون خدا کے لئے میرا کہا مان لو۔

اس وقت ہنوریا کا چہرہ انتہائی درجہ کا غمگین تھا اوداسی چھائی ہوئی تھی اور اُس
وقت کے ہونیوالے غم نے سنگا کر اُس خون کو بالکل چوس لیا تھا جس مین چار
روز کی اتفاقی خوشی نے مہمان بنا کر ارمان اور تمناون کے لئے سرخ سرخ ذرے
پیدا کر دئے تھے۔ آنکھون مین آنسو بھرے ہوئے تھے اور گو وہ پلکون کے
زور سے اون کو روکنا چاہتی تھی مگر تنکے کے زور سے دریا کہین رکتا ہے آنسو
بے اختیار نکلے پڑتے تھے اور اون رخسارون پر جن پر گرد اور غبار کی ایک ہلکی
تہ جمی ہوی تھی جدول کشی کرتے ہوئے دامن پر ٹپک رہے تھے گو جان کا خیال اُس
وقت موقع اور ضرورت کے اعتبار سے اپنے دشمنون ہی کی طرف بالکل لگا ہوا تھا
مگر معلوم نہین ان آنکھون مین کیا بات ہے کہ وہ اپنی طرف متوجہ ہی کر لیتی ہین آپ نے
اکثر دیکھا ہوگا کہ کسی کی محبت مین انکھین دل کو بیچین ہی کر گئی ہون گی اور پھیری
ہوی نظر سے دل ہٹ ہی گیا ہوگا۔ دکھتی ہوی لال لال آنکھین دیکھنے والون
کی آنکھون کو بیمار ہی کر کے چھوڑتی ہین اور اگر اتفاق سے ایسا نہین ہوتا ہے تو

آنکھوں میں آنسو ضروری بھر آتے ہیں مسمریزم کے عمل میں آنکھ ملاتے ہی معمول بیہوش ہو جاتا ہے بے شک آنکھوں میں کہربائی قوت ہے مقناطیسی طاقت ہے۔ ہنوریا کا یہ حال دیکھکر جان سے بھی ضبط نہ ہو سکا اور وہ جسمی قوتیں اور شجاعت کے ولولے جو اسوقت اسکے سارے جسم میں پھیلے ہوئے تھے جسم کی پیچدار اور دشوار گذار راہیں چھوڑکر سیدھی آنکھوں کی راہ ہو لئے اور آنکھوں میں آتے ہی آتے اسکو ٹھنڈی سانسیں لیتے دیکھکر بے اختیار آنسوؤں بنکر نکلنے لگے۔ پھر کچھ لڑائی کا خیال آگیا اور اپنی تھرائی ہوئی آواز میں اطلع اسنے کہا "آہ پیاری شاہزادی یہ کیا کرتی ہو خدا کے لئے نہ روؤ تمہاری آنکھوں سے آنسو نکلتے دیکھکر میرا کلیجہ سینہ سے نکلا آتا ہے میری ہمت لیست ہوئی جاتی ہے میرے حوصلے شکست ہوئے جاتے ہیں۔ آہ تم مجکو بزدل کئے دیتی ہو بالکل بزدل۔ ذرا طبیعت کو سنبھالو اور مجکو جانے کی اجازت دو مرنے کے لئے نہیں اپنی اور تمہاری تمناؤں کی جان بچانے کے لئے"

ہنوریا اب چپ تھی اسکی گردن جھکی ہوئی تھی آنکھیں اپنا کام کر رہی تھیں اور اسوقت تک اسکا بڑھا ہوا سکوت اپنی زبان حال سے بتا رہا تھا کہ خلید اب اسنے اپنے عاشق کی درخواست کو مجبوری قبول تو کر لیا تھا مگر کہنے کے لئے اوسکی زبان اوسکا دل اب بھی راضی نہ تھا جان نے پھر کہا "پیاری شاہزادی بہتر ہوتا کہ اس سے قبل کہ میں میدان کارزار کی طرف جاؤں آپ میرے سامنے ہی آلپس کی طرف روانہ ہو جائیں تاکہ میں آپکیطرف سے مطمئن ہو کر اپنے باڈی گارڈ کے سواروں کی جا کر مدد کروں"

ہنوریا۔ (تھرائی ہوئی آواز میں) بہتر اب میں کچھ نہ کہوں گی جو آپکی مرضی میں آلپس کے دامن میں پہونچکر آپ کا انتظار کرتی ہوں مگر میکسمس اور بالکلک کو آپ اپنے ساتھ لیتے جائیے۔ ویلی فقط میری ہمرہی کے لئے کافی ہے"

جان۔ نہیں ایسے موقع پر تمہارا تنہا رہنا مناسب نہیں میکسمس اور بالکلک کو تمہاری محافظت کے لئے ساتھ ساتھ ضرور جانا چاہئے میکسمس دیکھو خبردار بہت ہوشیاری کے ساتھ انکی حفاظت کرنا (ہنوریا سے مخاطب ہو کر) پیاری

ہنوریا نے دل کی افسردگی سے گردن جھکالی اور پھر خود ہی سر اوٹھاکر ایک حسرت بھری نظر سے جان کو دیکھا اور روتی ہوئی آئیس کی طرف چلدی۔

اب یہ سب آئیس کیطرف جارہے ہین مگر ہنوریا فرط گریہ سے اوسی عاشق کو دیکھتی جاتی ہی جو اب تک چپ چاپ ساکت کھڑا اوسی کیطرف دیکھ رہا ہے جب ہنوریا تھوڑی دور نکلگئی تو جان نے بھی اپنے گھوڑے کی باگ موڑی اور چشم زدن مین وہ اپنے اوسی باڈیگارڈ کے رسالہ کا پشت پناہ بنا ہوا معرکہ جنگ مین موجود تھا جو اسوقت فخر سے استقلال کے ساتھہ داد شجاعت دے رہا تھا اس کے سوا اپنی کمی تعداد کی وجہ سے کسی قدر پسپا ہو کر پہاڑ کی طرف ہٹ آئے تھے اور اس سبب سے ایطالیہ کی فوج کو اس قدر موقع مل گیا تھا کہ وہ اپنی باین کی گھاٹی سے نکلکے کھلے میدان مین خوب دل کھولکر لڑے۔ یہ فوج اوسی فوج مین سے تھی جو جان کے تعاقب کے لئے اوسی دن اٹلی سے چلی تھی جس دن ہمارا دوست اٹلی سے چلتا ہوا تھا۔ ایشیس کے حکم سے اس فوج کے بہت حصے ہوگئے تھے اور ہر ایک حصہ کے متعدد گروہ جو شہر شہر اور گانون گانون جان کی تلاش کرتے ہوئے پھر رہے تھے۔ یہ لوگ بھی ادہر راست چونکہ اسی طرف کو آرہے تھے اور اتفاق سے آج صبح انکو راہ مین کسی ذریعہ سے جان کے اس طرف آنے کا حال معلوم ہوگیا تھا اس وجہ سے انہون نے جان کے تعاقب کے لئے آج اپنی پوری کوشش صرف کردی اور بالآخر دن بھر کی جانفشانی کے بعد اس وقت وہ اپنی کوشش مین اس قدر کامیاب بھی ہوے کہ یہان تک پہونچ گئے لیکن قطع راہ کرتے کرتے یہ اور ان کے گھوڑے چونکہ بالکل شل ہوگئے تھے طاقتین پست ہوگئی تہین اس وجہ سے اس وقت ان سے اس بہادری سے لڑتے نہین بنتا تھا جس مستعدی کے ساتھہ وہ یہان تک آئے تھے لیکن یہ وجہ ایک انہین کے لئے نہ تھی بلکہ اس طرف کے سوار بھی انہین کی طرح تھکے ہوئے تھے۔ ہان فرق اس قدر تھا کہ ادہر فوج کی تعداد زیادہ تھی اور ادہر جوش بہت بڑہا ہوا تھا اور اسی بنا پر تھوڑی دیر تک تو خوب برابر کی لڑائی ہوتی رہی پہلے تیر چلے۔ پھر تلوارین۔ پہلے ایک ایک سے لڑا اور پھر جنگ مغلوبہ کی شہرتی تلوارین اپنی کاٹ کا جوہر دکھانے لگین اور سر اپنی صفائی سے قلم ہو ہوکر گر رہے تھے۔ پانی کی طرح خون بہ رہا تھا اور بے سر نعشین تخانہ

[illegible] زمین پر پڑی تڑپ رہی تھین - لوہے سے تلوارین کھا کھا کر اسپ سوارون کو گراتے اور روندتے بھاگ رہے تھے - آفتاب غروب ہو رہا تھا اور خونین بے سر لعشون کے تڑپنے کا جھلملاتا ہوا عکس زمین سے اٹھ اٹھ کر سرخ سرخ شفق بنا ہوا آسمان کے مغربی گوشہ مین نمایان تھا گو اس وقت آسمان کی نیلی نیلی سطح پر مشرق کی طرف سے سیاہی دوڑتی آتے دیکھ کر عام طور سے لڑنیوالے بہادرون کی رگون مین شجاعت کا خون دوڑ رہا تھا اور دونون طرف اس امر کی کوشش ہو رہی تھی کہ شام ہونے تک دن کے ساتھ ہماری لڑائی کا بھی خاتمہ ہو جاے مگر سب سے زیادہ قابل دید ہمارے بہادر دوست کی لڑائی تھی -

ہنسو دیا کی محبت اور اسکی دم بھر کی وہ جدائی اسپر بہت شاق تھی جو رہ رہ کر اس کو اس امر پر اوبھار رہی تھی کہ جس قدر جلد ہوسکے دشمنون سے فرصت کرکے پیاری محبوبہ سے جا ملون اس نے اوس وقت دشمنون کی صفین الٹ دی تھین اور جس طرف جھک جاتا تھا چار پانچ کی جان ہی لیکر سیدھا ہوتا تھا -

یہ عام قاعدہ ہے کہ جب اصل مالک کی توجہ کسی کام کی طرف زیادہ دیکھی جاتی ہے تو اوس کے نوکر چاکر بھی اس کام مین اپنی پوری ہمت صرف کر دیتے ہین جان کو اس طرح لڑتے دیکھکر اسکی باڈی گارڈ کا رسالہ بڑی سرفروشی کے ساتھ اوس وقت لڑ رہا تھا اور اٹلی والون کو بجاے اس کے کہ وہ اس کام کو پورا کرین جس کے لئے انھون نے اس قدر دور دراز راہ کو اس جلدی کے ساتھ طے کیا ہے اوس وقت اونکو اپنی جان بچانی بھی مشکل پڑ گئی تھی تھوڑی ہی دیر مین اس واقعہ کے سست لڑنیوالون نے مجبوری کے ساتھ اپنی جان دیکر اوس زیادتی کو گوارا کیا جو کثرت تعداد کی وجہ سے اونکو اب تک جان کے سوا دشمن پر حاصل تھی - ایسا تھا برابر کا مقابلہ تھا -

لیکن جن سے کثرت کی حالت مین کچھ نہ ہوسکا تھا - وہ اب کیا کرسکتے تھے تھوڑی ہی دیر مین اٹلی والون کے قدم اوکھڑ گئے اور جس سے جس طرف موقع پایا اپنی جان لیکر بھاگ نکلا اور خدا کے فضل سے یہ پہلی فتح ہمارے دوست کو نصیب ہوئی گو شام کی ساعت بساعت ترقی کرتی جانے والی تاریکی اور اہل نائین کے ڈر سے ان بھاگنے والون کی جان بچانیکے لئے بہت کوشش کر رہے تھے مگر ہمارے خیول دوست اور اسی سے

ساتھ اس کے سواروں کا پڑا ہوا جوش ایسا تھا کہ اُسکو کوئی مجبوری روک سکتی۔ انہوں نے ڈھونڈ ڈھونڈ کر چن چن کر جہاں جسکو پایا جان سے مارا اور شاید اُن میں سے دو ہی چار ایسے ہوں گے جو کسی طرح بھاگ کر اپنی جان بچا لے گئے ہوں ورنہ جان کے ساتھیوں کا تو یہی خیال تھا کہ اون میں سے ایک بھی زندہ نہیں بچا رات اب تخمیناً تین چار گھڑی آ گئی ہے سناٹا چاروں طرف پھیلا ہوا ہے علاوہ چونکہ قمری مہینے کی آٹھویں نویں رات ہے ماہتاب کو آج اب تک بزم فلک میں بے حجاب آنے کی اجازت نہیں دی ہے اس وجہ سے زمین سے آسمان تک اندھیرا چھایا ہوا ہے تارے آسمان پر البتہ موجود ہیں لیکن خلیج جینوا کے پانی سے اٹھنے والے ٹھنڈے ٹھنڈے بخارات نے یہاں کی ہوا کو اس قدر غلیظ کر دیا ہے کہ وہ دھوئیں کی طرح وہ فضائے آسمان میں بھری ہوئی ہے اور اسکی وجہ سے تاروں کی روشنی زمین تک پہونچنے نہیں پاتی۔ ہمارے دوست کو چونکہ اپنی محبوبہ سے چھوٹے ہوئے اب بہت دیر ہو گئی ہے اس وجہ سے اسکا دل اس کے سینے میں بہت بیقرار ہے اور وہ اپنے دستے ہمراہیوں کو ساتھ لئے کہ واپس کیطرف جا رہا ہے

چوتھا باب

یہ غضب تو نہیں دیکھا جاتا

اے آہ اک فلک کو جلا یا تو کیا کیا

ایسے ہزار سپر کہن اور بھی تو ہیں

صبح ہے اور گو صبح بھی اُسی رات کی ہے جسمیں دشمنوں نے ہمارے دوست طلحان کو خلیج جینوا کے میدان میں گھیرا تھا اور خدا کے فضل سے فتح اسی کی ہوئی تھی۔ مگر آج کی صبح کچھ عجیب طرح جھلکی ہے یا تک صبح ہے نسیم سحر کچھ گھبرائی ہوئی سی پھرتی ہے رات کی سینوں ان کسیلی بکھری ہوئی نظر۔ بدلی ہوتی چیزوں یا زمانے کے رنگ کیطرح بالکل بدلی ہوئی ہے نہ رات کی وہ نیند ولکا زور ہے۔ نہ آسمان پر تارے ہیں نہ زمین پر چاندنی۔ کچھ ہلکی سی دھندلی روشنی ہے جو اوداسی کی طرح ہر طرف پھیلی ہوئی ہے رات کا رنگ

اوسیطرح اوڑا ہوا ہے جس طرح شب وصلت کی صبح دیکھ کر اوس عاشق کے چہرہ کا رنگ فق ہو جائے جس کو تمام عمر مین وہ ایک ہی رات نصیب ہوئی ہو اور پھر دل کے ارمان دل ہی مین رہ گئے ہون رات کی باتین خواب او خیال ہوگئی ہین اور نیند آنکھونسے نکل کر کسی فتنہ خوابیدہ کے جگانے کے لئے نہ معلوم کہان چلی گئی ہے غم نصیب عشاق کے حال زار پر رونے والی ذات کی شبنم کے سپید سپید قطرے اشک سبزے کی ہری ہری پتیون او بیولونکی پنکھڑیونپر مجتمع ہین اور صبح کی چلنے والی ہوا کی عنایت سے ڈھلک ڈھلک کر اسی طرح گھاس کے سرون پر ٹپک ٹپک کر نیچے گر رہے ہین جسطرح روتی ہوئی آنکھون سے نکلنے والے آنسو پلکون سے ٹپ ٹپ گر رہے ہون۔

خلیج جینوا سے کسی قدر یہان کی طرف ہم اور ہٹ آئے ہین اور صبح کی خوشگوار اور ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا مین کہاتے آلپس کے کنارے کنارے مغرب کی طرف جارہے ہین یہ وہی مقام ہے جہان سے فرانس کی سرحد شروع ہو گئی ہے اور اب بحر روم ہمارے داہنی طرف واقع ہے اور داہنے ہاتھ پر آلپس کا جنوبی کنارہ ہے۔ بحر روم کسی ارمان بھرے دل کی طرح بیقراری کے ساتھ لہرین لے رہا ہے اور آلپس کیسی صدمہ فراق اٹھائے ہوئے اور بار غم سے دبے ہوئے شخص کیطرح چپ سکوت مین اپنی جگہ پر کھڑا ہوا ہے۔ ہر چیز پر اداسی چھائی ہوئی ہے اور چارون طرف سناٹا پھیلا ہوا ہے ہان پہاڑی چڑیان البتہ اپنے اپنے نشیمنون مین بیٹھی ہوئی نواسنجیان کر رہی ہین مگر وہ بھی کچھ اس ذوق شوق مین کہ اگر ان بیزبانونکی اسوقت کی یہ صدائین ان حضرات کے کان مین پہونچ جائین جو خدا کی خدائی مین اشرف المخلوقات کہے جاتے ہین تو یقیناً وہ اپنی اپنی بیفکریون اپنی بھول اور اپنی غفلت پر بڑے افسوس کے ساتھ خوب ہی روئین۔ یہ آوازین آلپس کی چٹانون سے ٹکرا ٹکرا کر یہان کے اس وقت کے سناٹے مین ملی ہوی چارون طرف پھیل رہی تہین اور اون درختون پر کچھ عجیب وجد کا عالم تھا جو آلپس پر اکثر جگہ کھڑے ہوے حکیم مطلق کی اس قدرت کو ثابت کر رہے تھے کہ دیکھو پہاڑ جیسی سخت چیز سے کس طرح ہمکو پیدا کیا کہ ایکبارگی اس طرف کے بولنے والے طیور اپنی اپنی زبان مین اپنی متقارون مین داب کر رہ گئے اور غیر معمولی طور پر فریفتہ

یہاں بالکل سناٹا ہوگیا اور اسی سناٹے کے ساتھ گھوڑے کی ٹاپون کی آواز کانون آئی جسکو سنکر کچھ تعجب ہوا مگر اسکے سنتے ہی وہ حیرت تو ضرور رفع ہو گئی جو اون چڑیون کے یکبارگی اس طرح چپ ہو جانے سے دل مین پیدا ہوئی تھی ابھی دو تین منٹ بھی نہین گزرے تھے کہ مشرق کی طرف سے ایک سوار نمودار ہوا اور اپنا گھوڑا بہت تیزی کے ساتھ دوڑاتا ہوا آپس کے کنارے کنارے مغرب اور شمال کیطرف چلا گیا جس کو کچھ تو اس وجہ سے ہم پہچان نہ سکے کہ ابھی اچھی طرح روز روشن نہ ہوا تھا اور رات کی رہتی سہتی تاریکی کچھ کچھ ابھی باقی تھی اور کچھ اس وجہ سے کہ ہماری نظر پیچھے ہی رہ گئی اور اور اس کا زور رون مین بھرا ہوا گھوڑا آگے نکل گیا مگر ہان اس کے اس قدر چلانے اور ادھر ادھر نظر دیکھتے جانے سے اس قدر ضرور معلوم ہوتا تھا کہ شاید یہ جانیوالا اس وقت کسی بڑے بھاری انتشار مین مبتلا تھا اس کے جانے کے تھوڑی ہی دیر کے بعد پہاڑی چڑیون کے پھر وہی چہچہے شروع ہو گئے جو اس سے پہلے تھے طرح طرح کی سُریلی آوازین کانون مین آنے لگین جو کانون کے پردون مین گذرتی ہوئی دل کے ساتھ وہی چھیڑ کرنے لگین جو مضراب سازون کے تار کے ساتھ کر جاتا ہے۔

تھوڑی ہی دیر مین صبح کی ساعت بساعت ترقی کرنے والی روشنی زیادہ ہوگئی اور وہ سب چیزین اچھی طرح نظر آنے لگین جو ابتک دھندلی دھندلی روشنی مین کچھ یونہی سی کم کم نظر آتی تھین لیکن جس قدر یہ روشنی پھیلتی جاتی ہے اسیقدر ان دلکش ترانون مین کمی آتی جاتی ہے اور شعاعی کرنون کو آتے دیکھکر وحشی چڑیان اپنے نشیمنون سے نکل کر فضائے آسمانی مین چکر لگاتی ہوئین ادہر سے اُدہر چلی جاتی ہین آفتاب بھی اب مشرق کی طرف سے نکل رہا ہے مگر شرقی اُفق پر اس کی شعاعون کا اس وقت کچھ ایسا ہجوم ہے کہ دور دور تک آسمان کی نیلی نیلی سطح سرخ سرخ ہوگئی ہے اور کرنین قرص آفتاب سے نکل نکل کر دیکھنے والی آنکھون کے سامنے کچھ اوسی طرح کی معلوم ہوتی ہین جسطرح رونے کی حالت مین پلک کے تر ہو جانے سے روشنی کے شعاعی تار علیحدہ نظر آتے ہین۔ دہوپ پھیلتی جاتی ہے اور ادہر سے ایک سوار اس طرف آرہا ہے جسطرف سے ابھی تھوڑی دیر پہلے ایک سوار اپنا گھوڑا بہت تیز کئے ہوئے گیا تھا اس سوار کے گھوڑے کا رنگ ہماری نظر مین کچھ

کچھ ویسا ہی معلوم ہوتا ہے جیسا کہ اس گھوڑے کا رنگ تھا مگر اس وقت اسکی رفتار ویسی ہی سست ہے جیسی کہ اُس وقت چلنے والی ہوا کی رفتار۔ اور اگر ہمکو کسی چیز سے مشابہت ہو سکتی ہے تو ناتوان اور بیماروں کی چال سے۔ اسکا سوار بھی اپنے ہاتھ پاؤن کچھ ایسے بے قابو کئے ہوئے خانۂ زین مین بیٹھا ہے کہ گھوڑے کی اس قدر سست رفتار اور نسیم سحر کے جھونکے اسکے عضو عضو کو جنبش دے رہے ہین اسکا سر جھکا ہوا ہے اور خود رفتگی یا خمار یا ضعف یا کسی اور امر مین متفکر ہونے کی وجہ سے اسنے اپنے گھوڑے کو ایسا مطلق العنان کر دیا ہے کہ چاہے وہ کسی طرف کو چلا جائے مگر اسکو اس سے کچھ بحث نہین گو ہم اس کے پہچاننے مین اسوقت بہت کوشش کر رہے ہین مگر مسافت کی دوری ہماری نظر کو ابھی وہان تک پہونچنے پہونچنے کچھ ایسا ضعیف کر دیتی ہے کہ ہماری خواہش ہمارے ہی دل مین رہ جاتی ہے اور وہ عاجز ہو کر وہین گر پڑتی ہے وہ اسیطرح چلا آتا تھا کہ یکبارگی خدا جانے اس کے دل مین ایسا کیا خیال آیا کہ گھبرا کر اسنے ایک مرتبہ اپنا سر اوٹھایا اور چارون طرف دیکھکر اپنے گھوڑے پر سنبھل بیٹھا اور ایڑ دے کر گھوڑے کی باگ اوٹھا دی

اب اوس کا گھوڑا ہوا سے باتین کرتا ہوا اسی طرف کو چلا آتا ہے جس طرف اسوقت ہمارا گذر ہے اور گو ابھی اسکے اور ہمارے درمیان مین اس قدر بعد مسافت ضرور ہے کہ اتنی دور سے اگر کوئی کسی کو نہ پہچان سکے تو کوئی تعجب کی بات نہین مگر ہنوز چونکہ اسکی صورت اسکی وضع ہماری آنکھون کو آشنا معلوم ہوتی ہے اسکا خیال ہمارے دماغ مین ہے اور اس کی یاد ہمارے دل مین اسوجہ سے ہم نے اس کو پہچان لیا اور خوب اچھی طرح سے پہچان لیا۔ یہ ہمارا وہی پیارا دوست جان ہے جو بڑی بہادری کے ساتھ ابھی کل شام کو اطالیہ کی فوج سے لڑ رہا تھا مگر یہ اسکی حالت کیا ہے۔ یہ اس مین ایسی وحشت اور گھبراہٹ کہان سے آگئی یہ بار بار مڑ مڑ کر چارون طرف دیکھتا گیا ہے اسکے ساتھ کے رہے سہے سوار کیا ہوئے ہنوریا وغیرہ کہان ہین اور یہ اکیلا اس طرح گھبرایا ہوا ادھر سے اُدھر کہان پھر رہا ہے! خداوندا یہ کیا معاملہ ہے! آسئے قریب چل کر خبر تو لین یہ اسی طرح گھبرا گھبرا کر چارونطرف دیکھتا ہوا چلا آتا ہے نہ کوئی آگے ہے نہ کوئی پیچھے اور آپ ہی آپ یہ باتین کر رہا ہے

ساری رات یون ہی ڈہونڈتے ڈہونڈتے گذر گئی مگر کہین پتا نہین کہین نشان نہین نہین معلوم پیاری شاہزادی کیا ہوئی خدا جانے کون لے گیا آہ اب مین کہان ڈہونڈون کہان تلاش کرون ہوش و حواس ٹہکانے نہین جان مین جان نہین - تہکے ماندے بادی گارڈ کے رسالہ کے سپاہی جن کو اس سفر او اس لڑائی کے بعد کچہ آرام کرنا چاہیئے تہا وہ سب بیچارے خدا جانے کہان کہان انکی تلاش مین سرگردان اور پریشان پہر رہے ہون گے - کوئی مونس نہین کوئی رفیق نہین کس سے صلاح لون کہان جاؤن - کیا کرون کیا نہ کرون ایک دل اپنے پاس تہا وہ ہے نہین - طبیعت تہی وہ قابو مین نہین گہوڑا بہی بالکل شل ہو گیا ہے دیکہئے کب تک بیچارہ ساتہ دیتا ہے آہ اب مین ہونگا اور بالکل تنہائی - پیاس ہوگی اور نازک میرے پاؤن ہون گے اور یہ میدان پاؤن کے چہالے ہونگے اور میدان کے نوکدار کانٹے یہ باتین اسکی زبان تک آتے ہی اسکی آنکہون سے آنسو نکل پڑے ہنستے پہر کر پاس سے چارون طرف مڑ مڑ کر دیکہا اور پہر اپنے تہکے ہوئے گہوڑے کو تیز کیا -

وہ چارون طرف اسیطرح دیکہتا ہوا اسی تیزی کے ساتہ اس طرف کو آ رہا تہا کہ یکبارگی غیر معمولی طور پر وہ اپنے بائین ہاتہ کی طرف جہکا اور جہک کر بہت غور کے ساتہ اس طرف اس نے دیکہا اور خدا جانے کیا دیکہا کہ فوراً وہ سیدہی راہ چہوڑ کر پہاڑ کی طرف اپنے گہوڑے کو لے چلا -

یہ آلپس کا وہی مقام ہے جہان پہنچکر وہ اپنے مغرب کی طرف جانیوالے سلسلہ کو تقسیم کرکے خم کہاتا ہوا جنوب سے شمال کی طرف پہرا ہے - آلپس کے پہاڑ خم کہاتے اور جا بجا اس کے نکلے ہوئے کونون کی وجہ سے بعض بعض ایسے محفوظ مقام پیدا ہو گئے ہین کہ اگر ان مین کوئی چہپنا چاہے تو بخوبی چہپ سکتا ہے نیچے سے اوپر تک خود رو پہاڑی درختون اور جہاڑیون کے نیچے سے دامن کوہ تک لٹک لٹک کر آنے والی سبز بیلون نے پہاڑ کے اوس رُخ کو بالکل سبز پوش بنا دیا ہے جیسنے پہاڑ کے بدنما نشیب اور فراز کو اسی طرح دیکہنے والی نظرون سے چہپا دیا ہے جس طرح زر علیہ السلام کی عنایتین بڑی پردہ داری کے ساتہ ارباب دول کے عیوب کی پردہ پوش بنجاتی ہین - جا بجا آبشار جاری ہین جن کے خزانہ کو مدد دینے

برف پہاڑ کی سپید سپید چوٹیون سے گھل گھل کر اسی طرح بہ رہی ہے جس طرح غم نصیب عشاق کی پرآب آنکھون کے ہردم جاری رہنے کے لئے اشک وہ رہا سہا خون جسکو چاندنی کی سرد ہوا نے انکی رگون مین منجمد کر دیا ہو لب پر ہردم آتی ہوئی آہون کی گرمی سے آنسو بنکر آنکھون سے نکل رہا ہو۔ ان آبشارون کا اثر چونکہ آس پاس کی زمین پر دور تک پہونچ رہا ہے اس وجہ سے اس تختہ کا کچھ اور ہی رنگ ہے۔ ہرے ہرے سبزے کا نرم مخملی فرش بچھا ہوا ہے جسمین باغبان قدرت نے نیچر کے زبردست ہاتھون سے بڑی نفاست کے ساتھ خود رو پھولون کے مختلف رنگون سے گل کاریان کی ہین اور مادر گیتی نے اپنی گود مین پرورش پائے ہوئے سبزے کا یہ نکھرا ہوا رنگ دیکھ کر جوش محبت مین آکے ان آبدار موتیون کو ان پر سے نثار کیا ہے جنکو آبائے علوی کل دن مین اور رات مین آفتاب ماہتاب اور ستارون کی کرن کی سیڑھی لگا لگا کر بڑی محبت کے ساتھ اپنی طرف کھینچ رہے تھے لیکن رات راہ مین کرہ زمہریر کو بے ڈھب ٹھنڈی سانسین لیتے دیکھ کر کچھ ایسے کھٹکے اور لجائے کہ شرم سے پانی پانی ہو کر گر پڑے۔

گو یہ سبزہ زار جس محفوظ مقام پر واقع ہے اسپر خیال کرنے سے یہ یقین کیا جاتا تھا کہ بجز آفتاب اور ماہتاب کی آنیوالی نظر اور چلنے والی ہوا کے اور کسی کی یہان تک رسائی نہ ہوتی ہوگی لیکن اسوقت اسکے دیکھنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شاید زمانہ کے ظالم ہاتھون سے یہ بھی نہین بچا پھولون کے درخت جا بجا کچلے ہوئے پڑے ہین شاخین ٹوٹی ہوئی ہین اور پھول کمھلائے ہوئے اور اسکی موجودہ حالت دیکھنے سے بدیہی طور پر معلوم ہوتا ہے کہ اگر کبھی نہین تو آج ہی رات مین یہ سبزہ ضرور پامال کیا گیا ہے اس سبزہ کے جنوبی کنارہ پر خون مین نہائی ہوئی ایک نعش پڑی ہے جو اپنی سپاہیانہ وضع اور لباس کی اعتبار سے بتا رہی ہے کہ یہ کسی فوجی شخص کی نعش ہے جان نے اس نعش کے قریب پہونچکر اپنے گھوڑے کو روک لیا اور جھک جھک کر دیکھنے لگا اور اب یہ بات ذہن مین آئی کہ جان فقط اسی نعش کے دیکھنے کے لئے اس طرف مڑا تھا۔ تلوارون کے زخم اور زخمون سے نکل نکل کر بہنے والے خون نے چونکہ اسکے اصلی نقشہ کو تبدیل کر دیا ہے اس وجہ سے یہ امتیاز اچھی طرح نہین ہوتا کہ یہ کس شخص کی نعش ہے جو اس بیرحمی کے ساتھ قتل کیا گیا ہے۔ مگر ہان چونکہ ابھی اس مین تعفن نہین پیدا ہوا ہے اس وجہ سے یہ ضرور

خیال ہوسکتا ہے کہ آج ہی رات کا واقعہ ہے لیکن یہ عجیب حیرت کی بات ہے کہ جان اس وقت بہت گھبرائی ہوئی نظر سے اس کی طرف دیکھ رہا ہے جسمین ساعت بساعت ترقی ہی ہوتی جاتی ہے اور اسیکے ساتھ اس کے چہرے کا رنگ پھیکا پڑتا جاتا ہے۔ یہ اسی طرح دیکھ رہا تھا کہ یکبارگی خدا جانے کیا ہوا کہ یہ سوار سے ہا کرکے اپنے گھوڑے سے کود پڑا اور جلدی جلدی اس نعش کو اولٹ پلٹ کرکے بہت غور کے ساتھ دیکھ کر دونو ہاتھون سے اپنا سر تھام لیا گویا وہ گردش قسم کھانیوالے آسمان کی طرح اس وقت اسکے اختیار مین نہ تھا۔ بیخودی کے ساتھ ساتھ کچھ دیوانگی سی پیدا ہوگئی اور اسی حالت مین یہ الفاظ اس کی زبان سے نکلنے شروع ہوئے "ہائین یہ تو بالٹک کی نعش معلوم ہوتی ہے!! بیشک اوسی کی۔ ہائے تو کیا وہ مارا گیا!!!" اور اس جملہ پر پہونچکر خدا جانے اس کے قلب کی کیا حالت ہوگئی اس کے دل نے اسسے کیا کہا ویسکے پریشان خیالات اسکو کس کس خوفناک جھکولے پڑے گئے اور اس کی آنکھون کے نیچے کیسی کیسی ڈراونی صورتین پھر گئین کہ یہ آنکھین بند کر دل پکڑ کر اور منہ چھپا کر رہ گیا اور جب حواس درست ہوئے تو اسطرح کہا "ہائے کس بیرحمی کے ساتھ بیچارہ قتل کیا گیا۔ معلوم نہین کس ظالم نے اس طرح اسکی جان لی۔ افسوس۔ افسوس ہائے اگر یہ زندہ ہوتا تو پیاری شاہزادی کا حال اس سے اچھی طرح معلوم ہوجاتا ہائے پیاری شاہزادی اب کسطرح تمہارا حال معلوم ہوگا بالٹک کی اسطرح کی موت تو اور بھی میرے ہوش اڑائے دیتی ہے۔ محبت کا برا کرے۔ یہ نعش دیکھکر پیاری شاہزادی کی نسبت اس وقت جو خیال آتے ہین برے ہی آتے ہین بالکل برے جنکا ذہن مین آنا ہی کالی بلا سا معلوم ہوتا ہے۔ (کانپ کر) خدا کرے پیاری شاہزادی تو سلامت ہو۔ تیری جان سے دور جو آفت آئی ہے وہ جان کے سر آجائے مگر تو ہر بلا سے محفوظ رہے۔ آہ کلیجہ منہ کو آتا ہے دل کی اولجھن بیتاب کئے دیتی ہے میرے بالٹک (نعش کو ہاتھ سے جنبش دیکر) کچھ جواب دو۔ نہین بولوگے۔ بتا دو۔ دیکھو جان کی بری حالت ہوئی جاتی ہے۔ آہ اوس کی جان پر بنگئی ہے وہ اب زندہ نہین رہ سکتا (چونک کر) آہ مین کس سے کہتا ہون۔ کون جواب دیگا۔ کیا بک رہا ہون وہ تو بیچارہ آہ نہ معلوم کب کا مرا پڑا ہے پھر کس سے پوچھون۔ خدا کیلئے کیا اچھا

آدمی تھا میرے ساتھ اس نے بڑے بڑے سلوک کئے ہیں اس سے میرے بہت کام
نکلے ہیں۔ اس سے زیادہ اور کیا ہوگا کہ اس نے اپنی جان تک نذر کر دی۔ افسوس
ان باتوں کا میں کچھ بھی اس کے ساتھ عوض نہ کرسکا۔ بہت سے حق اس کے مجھ پر رہ گئے
اب اس بیچارے کی مٹی کسی طرح ٹھکانے لگا دینا چاہئے"

یہہ کہکر اپنی پیش قبض کمر سے نکالی اور انہیں جھکے ہوئے ہاتھوں سے زمین کو کھودنا
شروع کیا جن کی طاقت دل کے تاب و توان کے ساتھ اسی طرح تشریف لیگئی تھی جسطرح
اس کے غمگین چہرے کا رنگ۔ لیکن پہاڑ کی قربت نے چونکہ یہاں کی زمین کو اپنا ہمجنس
بنانا شروع کیا تھا اس وجہ سے پتھریلی زمین کھودنے سے زیادہ نہ کھدی اور بالآخر
مجبوری کے ساتھ اسی قدر پر اکتفا کرنا پڑا۔ بالک کی نعش اوسیطرح خون میں بھری
ہوئی اس گڑھے میں رکھدی اور اوپر سے پتھر کی چٹانیں رکھ رکھکر نعش کو اوس کے
اندر چھپا دیا۔ یہ کام تھوڑی دیر تک تو اس کے دل کو کسیقدر بہلائے اور اس کے
خیالات کو اپنی طرف متوجہ کئے رہا۔ لیکن اس سے فارغ ہوتے ہی پھر وہی سراسیمگی
کی حالت تھی وہی بیخودی اور بیخودی میں وہی بہکی بہکی باتیں جو اس سے پہلے تھیں
بیٹھے بیٹھے گھبرا کر ایک مرتبہ اوٹھا اور اس خیال نے کہ وہ بالک کو قتل ہوتے دیکھکر
ہنوریا خوف کے مارے شاید کہیں چھپ نہ رہی ہو" جان نے الپس پر چڑھنا شروع
کیا۔ کانٹے دار پہاڑ کے درخت اسکے دامن سے اولجھ رہے تھے۔ پتھر کی بڑی بڑی
چٹانیں چلنے میں اس کے سد راہ ہو رہی تھیں اور یہ انکی ٹھوکریں کھاتا اودہر اودہر دیکھتا
بھالتا چلا جاتا تھا۔ دل کے تقاضے سے کبھی ہیلیسنس کو پکارتا ہے۔ کبھی دیوانہ ہوکر اوکی
بھولے سے ہنوریا کا پیارا لقب زبان تک آجاتا ہے اور یہ فوراً دانتوں کے نیچے
زبان داب کر خاموش ہو جاتا ہے مگر آہ کسی کی طرف سے کوئی صدا نہیں آتی ہاں
البتہ اوسی کی آواز بڑی حسرت اور مایوسی کے ساتھ پہاڑی چٹانوں سے سر ٹکراتی
ہوئی اسکے کانوں میں پلٹ آتی ہے اور یہ ناامیدی کے دل مسلنے والی بیچینی سے بیقرار
ہوکر اپنا دل پکڑ کر رہ جاتا ہے۔ تھوڑی چڑھائی تک تو یہ اسیطرح اپنی وحشت اور
جنون کے جوش میں چڑھتا چلا گیا مگر آگے چڑھ کر جب جمی ہوئی برف کے اثر نے
بجلی کی قوت کی طرح پٹھوں میں سرایت کر کے تشنج کی حالت پیدا کرنی شروع

گروی تب اسکو مجبوری اپنے ستارہ قسمت کی طرح بلندی سے پستی کی طرف آنا پڑا
یالڈنک کی قبر کے پاس آکر بیٹھ گیا اور پھر جوش جنون کے ہاتھوں سے تنگ آکر بہت
حسرت لہجے میں اپنے دل سے یہ باتیں شروع کیں۔ آہ پیاری شاہزادی میننے
تو تم کو اس لئے بھیجا تہا کہ تمھارے دشمن تمکو دیکھنے تک نہ پائیں۔ یا پھر تم یہان سے
کہان چلدیں۔ آہ پیاری! جان کو تم نے بہت برے وقت دہوکا دیا۔ آہ کیسی
کیسی مصیبتیں اوٹھانے کے بعد تم ملی تہیں اور پہر کیسی ہاتھ سے گئیں۔ آہ اب تمھارا
پتا مجکو کیونکر ملے گا۔ کس سے پوچھون ہائے کیا سچ مچ تمنے اپنے عاشق سے دغا
کی؟ (خود ہی) نہیں اونکو میرے ساتھ محبت تھی اونکا عشق بالکل سچا تہا اونکے
نسبت ایسا خیال کرنا بھی گناہ ہے۔ بڑا گناہ۔ وہ حسن کی دیوی تہی اوس کی
صورت بہت پیاری تہی۔ یہ پہاڑ ایسے جیسے جنات اور پریون کا عموماً مسکن ہوتا ہے
بیس کسی کمبخت جن کی یہ حرکت ہوگی۔ کوئی پری اوڑا لے گئی ہوگی۔ لیکن اگر یہی بات
تھی تو پھر یالڈنک کے قتل ہونے کی کیا وجہ! کچھ نہیں۔ یہ بھی غلط معلوم ہوتا ہے
کل اطالیہ کی فوج آئی تو کسی کو پیاری شاہزادی کے اس طرف آنے کی کسیطرح
خبر مل گئی اور اوسیوقت اسمین سے تہوڑی فوج نے پوشیدہ طور پر اس طرف
آکر شاہزادی پر حملہ کر دیا۔ یالڈنک کام آگیا اور شاہزادی دیلی اور میکسمس
گرفتار ہوگئے۔ ورنہ، تھوڑی دیر میں کہ میں وہان سے فارغ ہوکر یہان پہونچون اور وہ
غائب ہوجائیں اور پہر ڈہونڈنے سے کہیں ملیں بھی نہیں آخر یہ بات کیا ہو؟
ضرور ایسا ہی ہوا۔ مگر ہان یہ تو بتائیے وہ یہان آئے کس طرف سے؟ دکن
کی طرف بحر روم کی تیز لہریں اونکو روکے ہوئے تہیں اوتر کی جانب آلپس انکی
راہ بند کئے ہوئے تہا اور چین راستہ پر ہماری فوج تہی۔ کوئی راہ انکے آنیکی
نہ تھی (ٹھنڈی سانس لیکر) آہ کچھ ہو۔ کوئی سبب ہوا ہو مگر ہیتو رہا اب میرے
ہاتھ سے گئی۔ ہائے اگر میں ایسا جانتا تو اوس کے ہمراہ ہی رہتا آہ آہ کیا کیا دل
میں ارمان تھے کیا کیا تمنا تہے کیسی کیسی تدبیروں اور کتنی مدتوں میں یہ موقع
ملا تہا اور پہر کیسے پرخطر راستہ کو بمشکل طے کرکے اب کچھ کچھ اطمینان اور امن کی
جگہ پہونچے تہے مصیبت اور بلاؤن کے کیسے کیسے لق ودق جنگل دیکھے آفت کے

پھر میدانوں کی ایسی ایسی خاک چھانی جیسے جیسے رنج اور غم سہے ۔ دریا سامنے آئے جن میں کئی بار ڈوبے اور کئی بار اچھلے مگر سفینہ حیات کنارے پہ لگا غالب ۔ خدا کے کیا تم و جو نا خدا کہنے ایکی مرتبہ تو بس غضب ہی ہو گیا۔ آہ خیال تھا کہ اب قسمت سیدھی ہوئی ہے ۔ دن پھرے ہیں آسمان مہربان ہوا ہے۔ اب دل کے ارمان نکلیں تمنائیں پوری ہونگی مگر اے کمبخت نصیب تیرا برا ہو۔ اے حاسد فلک ۔ خدا تجکو غارت کرے تو نے میرے ساتھ بڑے وقت دغا کی بیری۔ آہ کہیں کا نہیں رکھا۔ ابکوئی امید باقی نہیں رہی بس اے روح اب تو مجھسے کنارہ کر۔ اے زندگی تو بھی چل ۔ ارمانو بھاگو ۔ تمنائو چلو۔ رخصت ۔ ہمارے پاس اب کسی کا کام نہیں کسی سے مطلب نہیں ۔ اب میں ہوں اور یہ پیش قبض (کرنے کا لکڑا بس اب یہی دل کی جگہ سینہ میں رہے گی ہاں بیشک یہی رہیگی ہی مگر اے چلتی ہوئی ہوا تجکو میری اس آخری سانس کی قسم یہ خبر پیاری شاہزادی کے کانوں تک ضرور پہونچا دینا اے پہاڑ کی اونچی اونچی چوٹیو آس پاس سے گذرنیوالے مسافروں کو اشارے سے بلا بلا کر اس کمبخت جانکی نعش دکھا دینا اے نعش تجکو اسی مجبوری کی قسم جس کی وجہ سے تو اپنی جان دیتی ہو اگر اسطرف سے میرے ساتھ کے لوگ آجائیں تو اپنی صورت دکھا کر کہدینا اب تم صبر کرو کیوں پریشان ہوتی ہو ۔ جا کر آرام کرو جان دنیا سے گذر گیا ۔ مگر اے میری نعش تجکو تو یہاں کے صحرائی درندے اور گدھ چیر پھاڑ کر آج ہی کل میں کھا جائینگے اور اگر ان سے بچ گئی تو زمین کھا جائیگی کل پرسوں تک کہیں تیرا نشان بھی نہ ہوگا پھر کون بتائیگا مجھسے بیتی ہوگا اے گھوڑے یہ پاس آ کر اے میرے جانباز گھوڑے اس سفر میں تجکو بہت تکلیف ہوئی لا پیار سے تیری گردن پر تھپکیاں دیکر اب میں تجسے ہمیشہ کیلئے جدا ہوتا ہوں لا اپنی پیشانی پر محبت سے ہاتھ پھیر کر۔ تو نے میرا ہمیشہ ساتھ دیا ہے بس اسقدر حق رفاقت اور ادا کر دینا کہ جب تک میرے ساتھ کا کوئی آدمی نہ پہونچے اسوقت تک تو اسجگہ کھڑا رہنا تجکو بیچارا کر اور خانہ زین کو خالی دیکھکر شاید سمجھنے والے کچھ سمجھ جائینگے (گھوڑیکا منہ چوم کر) میرے پیارے گھوڑے یہ میری آخری وصیت ہے بھول نہ جانا ۔ ہاں اے دست جنوں چل اب یہ صدمے نہیں دیکھے جاتے "

اور یہ کہکر اپنے اوس ہاتھ کو اوٹھایا جسمیں جوش جنون کا مادہ خون کی طرح بہت تیزی سے تیتا پھر رہا تھا اور جس سے پیش قبض کو پکڑے ہی ہوئے تھا اسی کے ساتھ خدا جانے کیا خیال اسکے دل میں آیا کہ یکبارگی اپنا ہاتھ روک کر اسطرح کہنے لگا " ابھی نہیں پیاری شاہزادی رخصت ہو لو

کچھہ باتین تو ہون مگر [illegible] سوچ ہو گی اور کس مصیبت مین
ہاے اگر وہ آئی کے سوارون کے ہاتہہ آگئین تو بس اونکی جان کا خدا ہی حافظ ہے
خیر نہین۔ اُنکے کمبخت ماں بہائی اونکو سخت تکلیفین دینگے آہ بُری طرحسے مارینگے (کاتپ)
اُف خداوندا کیا کرون کوی بات ذہن مین نہین آتی ہاے کون اونکی مدد کریگا کون ظالمون
کے پنجے سے بچائیگا آہ حسرت دید ہی جاتی ہے اور کس وقت - مرتے وقت - نہین ملونگی
دلگیر امیٹ کے ساتہہ ایک سانس لیکر) ہاے میرا کیا حال ہوا جاتا ہے دل بیٹہا جاتا ہے
طبیعت سنسنائی جاتی ہے ارے سنبہلنے دے ذرا اے نا امیدی کیا قیامت ہے
کہ دلمان خیال یار چہوٹے جاتے ہے مجہسے ، اور یہ کہتے ہی کہتے بیقاعدہ طور پر اوس کے
ہاتہہ ہلے - پاؤن ڈگمگائے اور یہ بیہوش ہوکر گہوڑے کے آگے زمین پر گر پڑا اسمین کوئی
شک نہین کہ جب انسان کے دلپر ہائے ناگہانی کیطرح کوئی بڑا صدمہ پہونچتا ہے اوس
وقت اُسکی طبیعت گو وہ کیسا ہی مستقل مزاج کیون نہ ہو نڈہال ہی ہوجاتی ہے اور اُسکی
وہ مجنونانہ حرکتین جو بالکل مجبوری سے ہوتی ہین ہرگز اس قابل نہین ہوتین کہ اونپر کوئی
اہل دل ہنسے جس شخص کے دلمین کچھہ بہی درد ہوگا جس نے اچہی طرح نہین تو کبہیون
بہی سے حسن و عشق کے ان بیچین کردینے والے جذبات دیکہے ہونگے جس نے ہونے
سے بہی محبت کا مزہ کبہی چکہہ لیا ہوگا اور جس کو اپنے محبوب سے اسطرح چہوٹ جانے کا
اتفاق ہوا ہوگا وہی کچھہ اس وقت جان کے رنج اور صدمہ کا اندازہ کر سکتا ہے جان
جب فتح اور نصرت کے ساتہہ جنیوا کے میدان سے اپنی پیاری محبوبہ سے ملنے کیلئے
چلا ہوگا تو اسکے اشتیاق کی کیا کیفیت ہوگی اجب آلیس کے دامن میں کسی جگہ ہنوریا کا پتہ نہ
پایا ہوگا تو اسکے (آہ) اشتیاق کی کیا حالت ہوگئی ہوگی !! اور جب اس نے ہنوریا کے ایک ساتہی
بالشک کو قتل کیا ہوا پڑا پایا ہوگا تو ہاے ہنوریا کی نسبت اسوقت اسنے کیا خیال کیا ہوگا
اس کے دلپر کیا گذرا ہوگا اور اسکی ناشاد اور نامراد تمنائین اوس سے کیا کہتی ہونگی ؟ آہ
دیکہئے کس خراب حالت سے وہ آنکہین بند کئے ہوئے گہوڑے کے سامنے پڑا ہے جس اور
حرکت نے کیسے نازک وقت مین جواب دیا ہے بے اختیاری کی حالت مین بیش قبض
ہاتہہ سے چہوٹ کر دور جا پڑی ہے اور اسکا رفیق گہوڑا کس رنج اور افسوس
کی حالت مین سر جہکائے اسکی طرف کہڑا دیکہہ رہا ہے -

آلپس کا سایہ ابتک تو اس کو اپنے دامن مین چھپائے ہوئے تہا اور اسکی بلند بلند چوٹیان مشرق کیطرف سے آفتابی کرنونکو اس طرف آنے نجانے کی اجازت نہین دیتی تہین لیکن زمین کا کرہ چونکہ جنوب کی طرف جھکا ہوا ہے اور اس جھکاو نے ایک قسم کی کجی اوس راستے مین پیدا کردی ہے جسپر آفتاب حرکت کرتا ہے اس وجہ سے اب جنوبی اور شرقی گوشہ کی طرف سے دہوپ آ آ کر جان کے اس خون کو گرم کرنے لگی ہے جو اس کی رگون کے اندر اسوقت بالکل منجمد ہو گیا ہے طبیعات کا علم گو اس امر کو اچھی طرح بتا رہا ہے کہ دنیا مین آفتاب سے زیادہ گرمی پیدا کرنے والی اور کوئی چیز نہین ہے اور اسی بنا پر عناصر مین سے آگ کو ایک بیکار چیز سمجھ کر خارج ہی کر دیا ہے لیکن پہر بھی اس وقت کی تیز دہوپ اس کیفیت کو مطلق برطرف نہین کر سکتی تہی جسکو اسکی دلی غمزدگی نے اس کے تن بدن مین پیدا کر دیا تہا پہاڑ کے خود رو پہولونکی طرح طرح کی روح افزا خوشبوئین اسکے ہوش مین لانے کے لئے لخلخہ کا کام دے رہی تہین کہاے میدان کی چلنے والی ہوائین جمی ہوی برف سے ٹہنڈی ٹہنڈی ہو کر اس کے منہ پر پنکہا جہل رہی تہین مگر نہ یہ آنکھہ کہولتا تہا نہ اسکی غفلت دور ہوتی تہین اور اسی طرح بیہوش پڑا ہوا تہا کہ آلپس کے شرقی سمت سے کچھہ مختصر گروہ فوجی آدمیون کا نمودار ہوا جنکی تعداد پچیس یا تیس آدمیون سے شاید زیادہ نہ ہوگی یہ اپنی اپنی گہوڑون کی باگ ڈور ہاتھہ مین لئے پا پیادہ اس طرف چلے آتے ہین یہ آنے والے لوگ اپنی گہبرائی ہوئی نظر سے بار بار چارون طرف دیکھہ لیتے ہین اور پہر جس طرح یہ اپنا سر تھام کر آنکھین نیچے جھکا لیتے ہین اس کے دیکھنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان سب کا سر اس وقت بیطرح پہر رہا ہے اور یہ بالکل تہکے ہوئے ہین یہ اسی طرح پہاڑ کے کنارے کنارے مغرب کی طرف جا رہے تہے کہ انہین سے ایک کی نظر ہمارے دوست جان کے گہوڑے پر پڑی اور چونکہ اس کی زین سوار سے خالی تہی اس وجہ سے خدا جانے یہ کیا سمجھے اور کس قسم کا انتشار انکے دل مین آیا کہ یہ سب اپنے اپنے گہوڑے چہوڑ کر گہبراہٹ کے عالم مین اس طرف دوڑے اور انکی یہ ہمدردی دیکھہ کر اب ہم نے بہی پہچانا کہ یہ سب فوجی لوگ ہمارے دوست ہی کے باڈیگارڈ کے رسالے کے رہنے والے ہین جو بیچارے کل شام سے شاہزادی کو ڈہونڈتے ڈہونڈتے ناکامی اور

پڑی ہوئی تہی گرد اٹے ہوئے اب پہرے پینے۔ جان اب تک اسیطرح بیہوش تہا۔ ٹوپی سر سے اُتری ہوئی علحدہ پڑی تہی اور تلوار میان سے کی ہوئی کمر سے بندہی ہوئی تہی۔
اس کے ساتہیونکو پہلے تو دور سے خالی گہوڑا دیکھکر فقط اسی امر کا اشتباہ ہوا تہا کہ جان گیا ہوا اور قریب آکر جب انہوں نے جان کو اس حالت مین دیکہا تو فوراً ایکمرتبہ بیکار دینے کے بعد کچھ ایسے ایسے بُرے خیالات انکے دل مین آئے کہ بہت درد کے ساتھ چیخ چیخ کر اس طرح رونے لگے کہ سارا میدان انکے نالہ وشیون سے گونج گیا اور وحشی چڑیان اس کے سننے سے تاب نہ لاکر شور کرتی ہوئی پہاڑی درختون سے اُڑ بہاگین لیکن ہنوبیا کے فراق مین جان کی روح اپنے دل پر کچھ بلا کے صدمے ہوتے دیکھکر خدا جانے جسم کے کس کونے مین چہپ رہی تہی کہ اس نالہ وشیون سے بہی اوسکو مطلق خبر نہ تہی۔ اسکے سوا دونکو اب تک تو اسکے مردہ ہونیکا گمان تہا اور اسی خیال کے اعتبار سے انہون نے اسکے ٹیڑہے اور بے طریقے پہیلے ہوئے اعضا کو سیدہا کرنا چاہا لیکن ہاتہہ پاؤن سنبہالتے ہی اس کے اعضا کی نرمی نے انکو بتایا کہ اب تک اس مین جسم کی نرمی رکہنے والی حرارت غریزی باقی ہے اسیکے ساتہ اسکی آہستہ آہستہ چلنے والی سانس نے اس امر کی قوی شہادت دی کہ ابہی جان باقی ہے غرض سب نے اوسے دہوپ سے اوٹہایا اور ہاتہون ہاتہہ لاکر وہان لٹایا جہان اب تک آلپس کی اونچی اونچی چوٹیونکی وجہ سے آفتابی شعاعون کو اس قدر دخل نہین ملا تہا کہ وہ اس جگہ کو گرم کرین۔ جلدی جلدی دامن اور رومالون کے ذریعہ سے ہوا دی گئی جس نے پہیپہڑون کے اندر پہونچکر کاربن کے اوس زہریلے مادہ کو کم کرنا شروع کیا جو زیادہ عرصہ تک سانس رُکے رہنے کی وجہ سے اوسکی رگ رگ مین پیدا ہوگیا تہا اور اب رگون مین وہ خون بہی کچھ چلنے پہرنے لگا جو اپنے دورہ کے سست ہوجانیکی وجہ سے اس قابل نہین رہا تہا کہ اچہی طرح شرائین (جسم انسان کی وہ رگین جنہین خالص اور صاف خون رہتا ہے) مین دوڑ سکے اور آلپس کے بہتے ہوئے آبشارون سے پانی لالاکر منہ پہ چہینٹے دئے گئے۔ ٹہنڈے ٹہنڈے پانی کے چہینٹون نے چہرہ پر پڑتے ہی ایک تفریح بخش اثر جلد پہ پہونچایا اوس کے چہوٹے چہوٹے اون باریک باریک ریشون کے ذریعہ سے جن کا دخل جلد کی ساخت مین بہت کثرت کے ساتہہ ہے قلب مین پہونچکر اوس حرارت غریزی کو تیز کیا جو خانہاے قلب مین جان کی فاتحہ خوانی کے

لئے بڑی سوگواری کے ساتھ منہ ڈہانپ کر بیٹھہ رہی تہی۔ تہوڑے ہی دیر مین اوس کے ہاتہہ پاون کو کچھہ حرکت ہوئی اور خدا خدا کرکے بڑی مشکل سے جان نے آنکھین کہولین اس کے ساتہی اپنے مالک کو ایک سخت مایوسی کے بعد اب زندہ اور صحیح سلامت پاکر باغ باغ ہوگئے اور اس بے انتہا خوشی نے انکے تہکے ہوئے اعضا مین ایک نئی قوت دیکر ایسا تازہ دم کردیا کہ گویا اونکو اس بڑے سفر نے کسی قسم کی تکلیف ہی نہین پہنچائی تہی۔ آنکہین کہولتے ہی سب سے پہلے جو بات جان کی زبان سے نکلی وہ یہی تہی "پیاری شاہزادی! پیاری شاہزادی!! کہان ہے۔ میری پیاری!!!" جسکے جواب مین ان سب لوگون نے جان کی صحت و سلامتی پر جناب مسیح کا شکریہ ادا کیا روح القدس کو سجدہ کیا اور پہر کہا "ایک ٹھنڈی سانس لیکر" حضور عالی شام سے اس وقت تک بہت بڑی کوشش کے ساتہہ ہم ڈہونڈتے ہی رہے کہین دم نہ لیا دور دور تک تلاش کرائے افسوس ہے کہ شاہزادی صاحبہ کا کہین پتہ نہین ملا"

جان "پیاری شاہزادی نہین ملی؟ ہین! نہین۔ کیون نہین ملتی۔ پہر اب کیا ہوگا نہین ملیگی؟ آہ شاہزادی۔ آہ پیاری شاہزادی" اور یہ حسرت کے لہجے مین کئی بار ہنوریا کا پیارا نام لیکر قریب تہا کہ بیہوش ہوکر پہر گرے کہ اوس کے ساتہیون نے دم دلاسا دیکر اس کو بہت سنبہالا غشی سے جو امن ملا تو پہر جنون نے زور کیا۔ وحشت نے ہاتہہ پاون پہیلائے اور دلی صدمے سے تنگ آکر پہر کسی چیز کی تلاش ہوئی۔ لیکن پیش قبض چونکہ کمر مین نہ تہی اس وجہ سے تلوار کے قبضہ پر ہاتہہ گیا۔ چہرے کے تغیرات ہمیشہ دلی حالات کے ترجمان ہوتے ہین اسکے ساتہی اوس کے تیور بدلے ہوئے دیکہکر فورًا اس کے ارادے سے آگاہ ہوگئے اور ہاتہہ جوڑ جوڑ کر بڑی منت اور سماجت کے ساتہہ جان کو اسطرح سمجہانے لگے "حضور اس سے کیا حاصل ہے مانا کہ آپکو انتہا سے درجہ کا صدمہ ہے اور بجا بہی ہے لیکن اسکا علاج شاید یہ تو نہین ہے کہ خدانخواستہ آپ اسطرح اپنی جان پر کہیل جائین ابہی تو تلاش کرنی چاہیئے آخر کہین تو ہونگی ہم سب لوگ بہی اس معاملہ مین اپنی جان نذر کرنے کیلئے حاضر ہین اور جب خدانخواستہ ناکامی کے ساتہہ ہم سب لوگ آپ کے ... ایک ہی نہ رہے تو پہر آپ کو اختیار ہے جو جی مین آئے کیجئے۔ لیکن ...

ضرور صبر کرنا چاہئے جب تک ہمارے ارادون مین قوت مین حوصلا اور جسمون مین جان باقی ہے"

جان: "آہ خدا جانے تم کیا کہتے ہو۔ اونکے ساتھ کا ایک آدمی بالٹک تو یہان قتل کیا ہوا پڑا تھا جس کے نعش کو وہ (انگلی کے اشارے سے بتاکر) زمین کہود کر پتہرون سے چہپا دیا ہے پہر شاہزادی صاحب کی نسبت کیا خیال کرنا چاہئے"

وہی لوگ: "(تعجب کے لہجے مین) بالٹک کی نعش! آپ کو شبہ ہوا ہوگا وہ کسی کی نعش ہوگی"

جان: "ہان بالٹک کی نعش تہی۔ مین نے خوب اچہی طرح پہچان لیا وہی تہا اوسی کچہ شک نہین ہے"

یہ سنتے ہی سب کچہ اچنبہا سا ہوگیا ہوش اوڑ گئے اور سب سناٹے مین آکر چپ ہو رہے جان کی اوس وقت بری حالت تہی آنکہون مین آنسو تہے لب پر نالہ تہا۔ اوہونکے ہجوم سے گلے مین پہندے سے پڑ رہے تہے طبیعت بگڑ رہی تہی۔ دل سینہ سے نکلنے کا قصد کر رہا تہا اور یہ جانیوالے دلکو دونون ہاتہون سے پکڑے ہوئے اسطرح کہہ رہا تہا "کچہ نہین جینا اب فضول ہے شاہزادی صاحب اب کہان۔ تو یہ۔ خدا جانے وہ کس حالت مین ہونگی۔ اونکا ملنا معلوم تلاش سے کیا ہو سکتا ہے۔ کچہ نہین۔ اب جان کو تم مر ہی جانے دو۔ ہان وہ مر جائے تو اچہا" اور اسکے ساتہہ تن سے تلوار میان سے کہینچ لی اور اس کے ساتہیون نے اسکا ہاتہہ تہام کر کہا "ہے ہے یہ کیا غضب ہے خدا کے لئے ذرا طبیعت سنبہالئے اپنی جان دیدینا تو ہر وقت آدمی کے اختیار مین ہے جب چاہے کر گذرے مگر یہ تو حضور خیال فرمائین کہ اگر اس وقت رنج و غم کے عالم مین خدا نخواستہ آپ اپنی جان پر کہیل گئے اور شاہزادی صاحب کو دشمنون کے پنجہ ظلم سے نجات پانے کے بعد یہ دردناک واقعہ معلوم ہوا تو پہر کیا ہوگا وہ کہان تک اس صدمہ کی متحمل ہونگی اور اونکا خون ناحق کس کے سر ہوگا یا یہ ہی جانے دیجئے اگر تلاش اور جستجو سے کہین اونکا سراغ ملا تو پہر (خدا نہ کرے) آپ کی عدم موجودگی مین وہ کون ایسا شخص ہے جو اونکو دشمنون کے ہاتہہ سے چہڑائیگا"

اس تقریر کے سنتے ہی جان کے چہرہ پر ایک قسم کا بدیہی تغیر پیدا ہوا اور یہ معلوم ہوا کہ وہ جوش جنون جو ابتک اسمین تہا رفتہ رفتہ کم ہو رہا ہے اور پہر اوس نے کچہ سوچ سمجہ کر تلوار کے قبضے سے اپنا ہاتہہ ہٹا لیا یہان تک کہ تہوڑی ہی دیر مین اسکا سرخ سرخ چہرہ زرد

ہو کر سپید ہو گیا اور اب اوس جوش و خروش کی نشانیوں کی جگہ حسرت اور افسوس کے آثار نظر آنے لگے لیکن اب وہ بالکل چپ ہے۔ ٹھنڈی ٹھنڈی سانسین لے لے کر اور اوسکے حال زار پر رونیوالی آنکھین آنسو بہا بہا کر اُس کے اُس دلی صدمہ کا اچھی طرح اظہار کر رہی ہین جس نے آج اوسکی کل امیدون کا فیصلہ کرنا چاہا ہے تھوڑی دیر اس اس حال پر ہی گذر گئی تو جان نے اپنا جھکا ہوا سر اوٹھایا اور اپنے ساتھیون سے مخاطب ہو کر اسطرح کہا "ہان تو پھر اب کیا کرنا چاہئے؟ کیا کوئی تدبیر ہو سکتی ہے؟"

وہی لوگ "ہان کوئی بات ایسی نہین ہے جس کی تدبیر نہو۔ تلاش کرینگے اور ڈھونڈھین گے اور اگر شاہزادی صاحب سلامت ہین تو روح القدس کی مدد سے ڈھونڈھ نکالین گے آپ گبھراتے کیون ہین؟"

جان "نہین آخر کب اور کس طرف چلنا چاہئے؟ دیر کرنی تو اچھی نہین"

وہی لوگ "نہین دیر اب کچھ نہین ہے فقط اس قدر مہلت ملنی چاہئے کہ ہم اپنے تھکے ماندے گھوڑون کو پانی پلا لین"

جان "بہتر۔ مگر جہان تک ممکن ہو بہت جلدی سے کام لینا چاہئے۔ گو اونکا ملنا تو معلوم ہے مگر جسقدر اونکی جستجو مین دیر ہوتی جاتی ہے اوسیقدر اونکے ملنے کی موہوم امید اور بھی منقطع ہوتی جاتی ہے"

اس قدر اجازت پاتے ہی سب اپنی اپنی ضرورتون سے جلد جلد فارغ ہونے لگے کسی نے اپنے گھوڑے کو ہری ہری وہ گھانس چرنے کے لئے چھوڑ دیا ہے جسپر گاؤ تری کی دانت تو از ل سے لگے ہوئے تھے۔ مگر نصیب آج تک نہین ہوئی تھی کوئی آبشار اور بہتے ہوئے چشمون کا پانی پلا رہا ہے کوئی اپنے تھکے ہوئے گھوڑے کو ٹہلا ٹہلا کر کھلے میدان کی ہوا کھلا رہا ہے اور کوئی حوائج ضروری سے فارغ ہونیکے لئے دور دور نکل گیا ہے اتفاق تقریبًا ابھی ایک گھنٹہ بھی نہ گذرا ہوگا کہ انہین ادہر ادہر منتشر ہو جانیوالے آدمیون مین سے ایک شخص دوڑتا ہوا آیا اور جان سے گھبرا کر کہا "حضور عالی حضور عالی۔ ابھی مین اسطرف (ہاتھ کے اشارے سے) اپنا گھوڑا ڈھونڈھتا ہوا گیا تھا کہ ایک جگہ مینے ایک ٹوپی پڑی ہوئی دیکھی جو شاہزادی صاحب کی ٹوپی سے بالکل مشابہ ہے"

جان "(کسی قدر خوشی اور تعجب کے لہجے مین) شاہزادی صاحب کی ٹوپی ہے؟ چلو دیکھین

[illegible] کی طرف کو چلا جس طرف یہہ خبر لانیوالا شخص اوسکو لے چلا - اس کے سب ساتھی ساتھ ساتھ تھے اور ٹوپی کی خبر لانے والا شخص انکو اوس جگہ سے پہیان اور دکھن کیطرف لئے جاتا تہا آنیس سیر تو پیا دو سو قدم کے بعد اس جگہ پر پہونچے جہان پر وہ ٹوپی خاک پہ پڑی ہوی تہی جو ابہی کل تک مہکے اون لانبے لانبے نرم بالونکی زیب و زینت بنی ہوی تہی جو پیاری ہنوریا کے نازک سینہ پر ستھ پہیریان کر رہے تہے جان اوس ٹوپی کو دیکھتے ہی گہوڑے سے اوترنا چاہتا ہی تھا کہ ایک سوار نے جلدی سے وہ ٹوپی اوٹہا کر اوس کے سامنے پیش کی یہ عجوبنما بہت سبک ٹوپی تہی اور اس کے پیچہے لڑیون کا جال لگا ہوا تہا - جان نے اس کو بڑے شوق کے ساتھ ہاتہہ مین لیکر دیکہا اور کہا " ہان یہ پیاری شاہزادی کی ٹوپی ہے کچھہ شک نہین ہے - اونہین کے بالون کی بہینی بہینی خوشبو آرہی ہے ضرور اونہین کی ٹوپی ہے - ہائے خدا جانے کون ظالم اس سختی کے ساتھ اوسکو پکڑ لے گئے ہین کہ یہ ٹوپی تک اوسکے سر سے گر پڑی اور وہ ننگے سر ہی رہ گئی - نہ معلوم کون سنگدل ظالم تہا وہان یا شاید کئی شخص اور - ہان اس ٹوپی کے ملنے سے اس قدر تو ضرور پتہ چلتا ہے کہ وہ پیاری شاہزادی کو اس طرف لے گئے ہین "

سب ہمراہی " بیشک حضور کا قیاس بہت صحیح ہے - ضرور اسیطرف لیگئے ہین ورنہ یہ ٹوپی ایسی ہلکی چیز نہ تہی کہ ہوا کے معمولی جہونکے آلپس سے اوڑا کر یہان لے آتے ضرور اسی طرف سے ان کا گذر ہوا "

جان " (پہر افسوس کے لہجے مین) ہائے نہین معلوم خدا جانے کون لیگیا اور کتنے بڑے افسوس کی یہ بات ہو کہ اگر اس طرف اون کے جانے کا حال کل رات ہی کو کسی وقت معلوم ہو جاتا جس وقت ہم یہان پہونچے تہے تو اب تک ضرور سراغ مل جاتا مگر اب کیا ہو سکتا ہے - خیر اب اسی طرف چلنا چاہئے یا قسمت یا نصیب "

اور یہ کہتے ہی بہت بڑے جوش کے ساتھ اس نے اپنے گہوڑے کو ایڑ دی اور اوسی کے ساتھ سب نے اپنے اپنے گہوڑون کی باگ اوٹہا دی - فضا ان سمون کے پڑنے سے تہرتہرا تہرتہرا کر ملتہب ہو گیا ہوا غبار ان کے اور ہمارے درمیان مین حایل ہو کر پردہ بنگیا اور نہ معلوم یہ خاک اڑاتے ہوئے کس طرف چلے گئے -

پانچوان باب

اب کہان جائین!

تھک تھک کے ہر مقام پہ دو چار رہ گئے
تیرا پتا نہ پائین تو ناچار کیا کرین

جان کے روانہ ہو جانیکے بعد ہماد اوہ آگیرا یا ہوا خیال جو چشم زدن مین خدا جانے کہان کہان ہنوریا کو ڈہونڈہ آیا ہے کہ وہ آلپس کے دامن سے نکلکر منہ چہپائے ریونا کی طرف چلا اسلئے کہ اب وہی ایک ایسی جگہ ہے جس طرف بظاہر ہمارا زیادہ شبہ ہوتا ہو اور ہونا ہی چاہیئے مگر یہانکا بہی رنگ ہمکو کچہہ دگرگون معلوم ہوتا ہے۔ ملکہ پلیسیڈیا تخت پر رونق افروز ہے۔ مگر چپ غمگین۔ ویلین ٹینی ان اور ایشیس بہی اپنے اپنے موقع سے بیٹھے ہین مگر سر جہکائے ہوئے ملول اور اندوہگین یہانکا تو یہ نقشہ دیکہکر ہمکو ایک ایسی امر کا شتاب اور شبہ نہین ہوتا ہے کہ ہنوریا یہان نہین ہے بلکہ اسی کے ساتہہ اس امر کا بہی دل بیچین کردینے والا اندیشہ پیدا ہوتا ہے کہ خدا نخواستہ ان سنگدلون نے اسکے ساتہہ کوئی اور برا سلوک تو نہین کیا۔ ذہین الجہن ہے بیکلی ہے اور ان کمبختون کی مہر سکوت کسی طرح نہین ٹوٹتی جو کچہہ حال کہلے لیکن یہ عام قاعدہ ہے کہ چپ بیٹھے بیٹھے بہی آدمی پریشان ہو جاتا ہے جب انکے بڑہتے ہوئے سکوت اور دیر تک کے حبس نفس نے انکے دل پر بہت گرمی پیدا کردی تو پلیسیڈیا نے سر اوٹہایا اور ایک ٹہنڈی سانس کے سلسلہ مین کہا "دیکہون ایشیس اب تو مجہکو جان اور ہنوریا کے ملنے کی کسیطرح امید نہین معلوم ہوتی اور امید تو مجہکو پہلے ہی سے نہ تہی مگر فقط تمہارے کہنے سے مینے فوجین روانہ کردی تہین مفت مفت مین بہت سی جانین ضائع ہوئین اور فوجی لوگون کو جو صعوبت اور تکلیف اوٹہانی پڑی اوس کا تو کچہہ حساب ہی نہین"

ایشیس "ہان حضور کا ارشاد بجا ہے یہ بہی ایک اتفاق کی بات تہی جو پیش آئی ورنہ جو تدبیر مینے کی تہی وہ بیجا تو نہ تہی۔ اب بہی مین غافل نہین ہون مین یہان ہون مگر میری چلتی ہوئی تدبیرین اور تیزی کے ساتہہ جانیوالا خیال دور دور تک کی خبرین لے رہا ہے"

ویلین ٹنی ان " تو پہ۔ اب وہ لمان کے ایتا چاروناچار تنہی گئی ہوئی تو چین ہی واپس آئین اور جینوا کے میدان مین جو کچھ گذرا وہ اون کے دو چار بچے ہوئے سوارون کے افسوسناک بیان سے معلوم ہوگیا جو خدا جانے کس مشکل سے اپنی جان بچا کر یہانتک پہنچ سکے ہین - لیکن ہماری فوجکی یہ بہت بڑی حماقت تہی کہ یکبارگی اسطرح اونہون نے دن مین حملہ کردیا - اونکو چاہئے تہا کہ جب اونکے دشمن رات مین غافل ہوکر سو جاتے اوس وقت اطمینان کے ساتھ شبخون مارتے "

ویلین ٹنی ان " بیشک غلطی ہوی اور بہت بڑی غلطی لیکن اب اسکا علاج کیا جان اور ہنوریا اب کسیطرح نہین ملتے - ہرگز نہین ملتے "

اس جملہ کے ختم ہوتے ہی گو چارونطرف سکوت پیدا ہوگیا تہا اور ہر ایک کی خاموشی اپنی زبان حال سے اس امر کو ظاہر کررہی تہی کہ اب انتہا درجہ کی ناامیدی نے اسقدر ان کے دلونپر قبضہ کرلیا ہے کہ اس معاملہ مین یہ اب کچھ کہنا نہین چاہتے مگر اسیقدر باتون کے سننے سے ہمارا وہ خیال ضرور بدلگیا جسکی بنا پر یہانتک ہمارا ذہن پہنچا تہا اور اچھی طرح سے یہ بات ہمکو یقین کرلینی پڑیگی کہ ہنوریا یہانتک نہین پہونچی بلکہ چرخ کجرفتار کی ستم ظریفی نے والی چالین اسکو کسی اور ہی طرف لے گئین ایسی حالت مین گو ہمارا یہانتک آنا بالکل بے سود ٹہرا اور اپنی اس ناکامیابی پر ہمکو متاسف ہی ہونا چاہئے تہا لیکن خدا گواہ ہے ہنوریا کے یہان نہ ملنے کی وجہ سے وہ خوشی ہوی ہے کہ اوسکو ہم کسی طرح بیان ہی نہین کرسکتے - ہنوریا چاہے اب ہمکو نہ ملے لیکن یہ نہ ملنا پہر اس سے بدرجہا اچھا ہے کہ وہ ہمکو یہان ملتی اسکے یہ بہائی شقی القلب تہے اونکا پتہر کا دل تہا ان کے دل مین محبت کی جگہ دشمنی کی آگ بہڑک رہی تہی اور اس سے بلند ہوتے ہوئے شعلون نے غم نصیب ہنوریا کو جلاتے جلاتے اب خود انہین کو خاک سیاہ کرنا شروع کیا تہا - ہنوریا اگر اونکو ملجاتی تو خدا جانے کس سختی سے وہ اس کے ساتھ پیش آتے اور شاید وہی انتقام لینے کے ارادے ہنوریا کے اسطرح انکے ہاتھ سے نکل جانے پر ان سب کو اسقدر غمگین بنائے ہوئے ہین ورنہ اونکو اس سے کیا مطلب تہا خیر اور تو اور لیکن ایتہیس کا جہکا ہوا سر اوسکا اترا ہوا چہرہ اور اوسکی اوس تیز زبان کا جو گردش فلکی کیطرح بہی رکتی ہی نہ تہی اسطرح خاموشی کا طریقہ اختیار کرلینا نہایت تعجب خیز معلوم ہوتا ہے - آخر اوسکو اس قدر غمگین ہونے کی کیا ضرورت تہی - کیون وہ اداس تہا اور کیون

اُس کے چہرے پر اس وقت ہوائیان اڑ رہی تہین شاید اس معاملہ مین جو اوسکا
ناکامیابی ہوی تہی اوسی نے اسکو سب کی نظرون مین بے وقعت ثابت کیا ہوگا اور
جان کے اسطرح صحیح و سلامت نکلجاتے پر اوس کی اوس حسد کی آگ نے اوس کے
تن بدن کو بالکل بہونکدیا ہوگا جو مدتون سے اُس کے سینے مین سلگ رہی تہی وہ اسیطرح
خاموش بیٹہا ہوا تہا کہ پلیسیڈیا نے اوس سے مخاطب ہو کر کہا کیون ایشیس آج تم اس
قدر چپ چاپ کیون بیٹہے ہو۔ خیر تو ہے۔ تمہارا مزاج کیسا ہے؟

ایشیس (دبا تہہ جوڑ کر) ہے جی ہان پیر و مرشد۔ خدا حضور کو سلامت رکہے مین اچہا ہون
ہی اس معاملہ کی ناکامی میرے دلکو بہت صدمہ دے رہی ہے افسوس میری وجہ سے
فوج کو صدہا تکلیفین بہی اوٹہانی پڑین۔ بہت سی جانین بہی ضائع ہوئین اور پہر بہی مطلب
نہ نکلا سب کیا کرایا بیکار اور حضور بہی ناخوش؟

پلیسیڈیا ہ۔ ہان مجکو اس امر کا افسوس ضرور ہے کہ بلا وجہ میرے بہت سے آدمیون
کی جانین ضائع ہوئین لیکن اب اسکا ملال ہی کیا۔ جو ہونا تہا ہوا۔ کیا کیا جاسے فتح
شکست کسی کی اختیاری بات نہین ؟

ایشیس ہ (اپنے دلمین) ہے! دلمین تو خدا جانے کیا کیا برا ہوگا اور زبان سے اس
طرح کہا جاتا ہے (پلیسیڈیا سے مخاطب ہو کر) مگر کچہ ہو۔ جب تک مین انکا پتہ نہ لگا لونگا
اوسوقت تک مجکو کسی طرح چین تو آسکتا نہین۔ مجکو اپنی ناکامیابی پر سخت افسوس ہے
مین نے پوشیدہ طور پر انکا سراغ لگانے کے لیے بہت سے آدمیون کو انعام و اکرام
کا امیدوار بنا کر چارون طرف بہیجا ہے کوئی نہ کوئی تو پتہ لگائیگا۔ بہاگ کر جائینگے کہان ؟

ویلن ٹی ان ہ۔ اب یہ سب فضول ہے وہ نہین مل سکتے اور اس سے نتیجہ ہی
کیا ہی نہ اگر ملجاتے تو ان کو انکی اس حرکت کی سزا دیجاتی۔ اخیر نہ سہی۔ ہماری جو
اصلی غرض تہی وہ تو حاصل ہو گئی اب ملک اور مال پر تو ہنوریا کی وجہ سے کوی نقصان
نہین پہونچ سکتا؟

ایشیس ہ (اپنے دلمین) ہے! اس کمبخت کو اپنے ملک اور مال ہی کا خیال ہے بس
اور کچہ نہین (کسیقدر بلند آواز سے) ہان حضور کا ارشاد بجا ہے مگر جناب عالی یہ تو
خیال فرمائیے کہ اتنی بات سے کس قدر بدنامی ہو گئی اور کس قدر اندیشہ لگا ہوا ہے؟

انٹیپس نے اپنے اس جملہ کو ابھی ختم بھی نہین کیا تھا کہ صدر دروازہ کی چلمن اوٹھی اور ویلن ٹنی ان کی بی بی یوڈوکسیا اور اوسکی دونون مہ پارہ بیٹیان آکر داخل ہوئین جو بہت تعظیم اور تکریم کے ساتھ ملی تہین لیکن یہ عجیب بات تھی کہ انکے آتے ہی انٹیپس کو پھر چپ لگ گئی - ان آنے والی لڑکیون کی طرف ایک سرسری نظر سے دیکھا اور پھر کچھ اس طرح غور مین آگیا کہ گویا کسی بڑے امر اہم مین غور کر رہا ہے اسوقت اسپر بیخودی کی ایک قسم کی کیفیت طاری تہی آنکھین کھلی ہوی تہین اور جس طرف دیکھ رہا تہا دیکھ رہا تہا گویا شیشے کی آنکھین تہین جو کسی طرف کو پھرتی ہی نہ تہین اور پلکین اپنی حرکت بہول گئین تہین اور اسکی پتلیون سے نکلنے والا نور اس انتشار کے ساتھ اسوقت نکل رہا تہا کہ سامنے کی کسی ایک خاص چیز کے آس پاس اوسکا دائرہ نہین بنتا تہا گویا وہ دیکھتا تھا مگر کوئی چیز اوسکو نظر نہین آتی تہی - یون دیکھنے مین تو یہ چپ تہا مگر یہ باتین دلمین ہو رہی تہین لاحول ولا قوۃ اس سلطنت نے میری کچھ قدر نہ کی ذرا سی بات مین کس قدر بڑا طعنہ دیا اب اگر وہ نہ ملین تو مین کیا کرون تدبیر کرنا میرا کام تہا اسمین مینے کچھ کمی نہیں کی ان سے کسیطرح کی امید نہین رکہنی چاہیئے بانی قیس کے وقت کی خصومت اب تک انکے دلونمین بہری ہوی ہے مصلحت اور کچھ مجبوری سے انہون نے اپنی سلطنت مین مجکو اس قدر دخیل ہونے دیا ورنہ یہ سب میرے جانی دشمن ہین - جانی دشمن "

اس کے بعد اوس کے ذہن مین کچھ ایسے خیالات آئے جنکے راز دار رہنے کیلئے اسنے اپنے دل سے بہی کچھ کہنا مناسب نہ سمجھا اور تہوڑی دیر خاموش ہوکر کسیقدر غنودگی مین آگیا اس حالت پر ابہی چند منٹ بہی نہ گذرے تہے کہ خدا جانے کیا خیال اسکے ذہن مین آگیا کہ کچھ خوشی کے آثار اوسکے چہرے پر نمایان ہوئے اور اسنے بہت دبی زبان سے یہ کلمات اپنے دل سے کہے "ہان ہان یہی ترکیب اچھی ہے - سلطنت ہاتھ آنے کا اگر کوئی طریقہ ہے تو یہی ہے - مجکو ضرور ایسا ہی کرنا چاہیئے" اور یہ کہتے ہی کہتے پہر اوسکے وہ خیالات جو اوس کے دل سے باتین کر رہے تہے اسی جگہ ٹھٹک کر خاموش ہوگئے انٹیپس کی یہ باتین بہت ہی بے ربط تہین اور اسکا مفہوم صاف طور پر کچھ ذہن مین نہین آتا تہا لیکن ہان اسکی باتو ن سے اس قدر نتیجہ ضرور نکلتا تہا کہ وہ اٹلی کے تخت اور تاج کی فکر مین ہے -

پلیسیڈیا نے گو اینک ایشیس سے اوسکی پہلی دغا بازیون کا کوئی عوض نہین لیا تھا اور نہ اوس کے دل مین اب اس قسم کا کوئی خیال باقی تھا لیکن اصل بات یہ ہے کہ وہ بد باطن آدمی جسکے دل مین خود چور رہتا ہے کبھی کسی سے صاف ہوکر نہین ملتے اور ضرور موقع محل کے منتظر رہتے ہین۔ گو ہم ابھی یہ نہین کہتے کہ ایشیس کا یہ ارادہ کہانتک اٹلی کی سلطنت کو نقصان پہونچا سکتا ہے اور کہانتک نہین مگر ہان یہ تو ضرور کہین گے کہ جب ایکمرتبہ پلیسیڈیا کو ایشیس کے خبث باطن کا اندازہ ہوگیا تھا تو اوس کی احتیاط اور دور اندیشی کے لحاظ سے یہ نہایت ہی بے موقع تھا کہ وہ اوسپر پھر بھی کچھ اعتبار کرے یا اوسکو اپنی سلطنت مین دخیل ہونے دے۔

اوس صحبت مین بجز بے لطفی کے چونکہ کسی قسم کی اور کوئی دلچسپی نہ تھی اور جو تھا تصویر چپ بیٹھا ہوا تھا اس وجہ سے یہ صحبت بہت ہی جلد برخاست ہوگئی اور یہان سے اوٹھکر دوسرے کمرے مین چلی گئی۔ ایشیس ایوان خاص سے نکلکر ابھی اپنے مکان تک پہونچا تھا سواری چلی جاتی تھی اور سلام کے لئے ہر شخص اپنا سر جھکا رہا تھا کہ ایک شخص نے سامنے بڑھکر بالکل غیر معمولی طریقہ سے سلام کیا جسمین گو ادب کا پہلو زیادہ ملحوظ نہ تھا مگر ہان اوس کے ذریعہ سے ایک خاص قسم کی خصوصیت پیدا ہوتی تھی۔ دیکھنے مین یہ شخص کسی قدر مسن معلوم ہوتا تھا لیکن نہ اس قدر کہ اعضا کی طاقت جوانی کا زمانہ بتلا کر نکل گئی ہو اوسکے سر کے سپید اور سیاہ کھچڑی بال بتا رہے تھے کہ یہ دنیا کا گرم اور سرد اچھی طرح دیکھے ہوئے ہے اور زمانے کے انقلابات نے اسکو بڑا تجربہ کار بنا دیا ہے اس کے میلے لباس اور گرد آلود چہرہ سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ دنیا کی نرم اور سخت زمینون کو طے کرتا ہوا ابھی کہین سے چلا آتا ہے اور اسی کے ساتھ اسکا قیافہ بھی بتا رہا ہے کہ یہ یقینًا یہ بہت چست اور چالاک آدمی ہوگا ایشیس نے اسکی صورت دیکھتے ہی جیسے اپنے گھوڑے کی باگ روک لی وہ بظاہر ایشیس سے مدبغ شخص سے کچھ تعجب ہی نہ تھا بلکہ کسی قدر بدنما بھی معلوم ہوتا تھا مگر خدا جانے کیا بات تھی کہ اسنے بہت توجہ کے ساتھ اس سے پوچھا "کب آئے؟"

وہی شخص "حضور ابھی چلا آتا ہون"

ایشیس "(بہت شوق کے ساتھ) کچھ سراغ لگا؟"

وہی شخص :- جی ہان - عرض کرون گا "

اسکے بعد پھر سواری چلی اور سواری کے ساتھ یہ بھی سب دیکھنے والے حیران تھے کہ یہ کون شخص ہے جس سے ایشیس نے اسطرح باتین کین - لیکن یہ ایک ایسا راز تھا کہ نوشتہ تقدیر کی طرح اوس وقت نہ کھلتا تھا نہ کھلا - مکان پر پہونچنے کے بعد ایشیس اس شخص کو اپنے ساتھ لیے اپنی نشست کے اوس کمرے مین پہونچا جو اسوقت اسیطرح خالی تھا جسطرح کسی حرمان نصیب عاشق کا دل خوشی سے خالی ہونا چاہئے - ہوا کہان نہین پہونچتی ہے لیکن ایک جگہ سے دوسری جگہ آواز پہونچانے کی ہوا چونکہ خود ہی قوی ذریعہ ہے اس وجہ سے اسکو بھی غماز سمجھ کر وہان سے نکال دیا - دروازے بند کر دئے گئے - اور باتون کا سلسلہ شروع ہوا جس لب اور لہجے اور جس اخفا کے ساتھ یہ باتین کی جاتی تھین وہ بہت ہی اندیشہ ناک تھا اور بدگمانی کے ساتھ ساتھ آنیوالے خیالات بجز حیرانی اور زیادتی شوق کے اور کوئی خبر کان تک نہین پہونچنے دیتے تھے ایسی حالت مین اس کمرے کی ... یہی ہوا ان کے آہستہ آہستہ ہونے والی باتون مین سے کچھ متفرق الفاظ کہین کہین سے چھن کر ہمارے کان تک پہونچا دیتی تھی جس نے اسوقت فضا کو اسیطرح ثابت ہونے دیا ... پھر اپنے اندر ایک خلجل پیدا کر دیا تھا اُن الفاظ مین سے جو الفاظ سب ... ہماری سمجھ مین آتے ہین وہ جان اور ہنوریا کے نام ہین اور اسی اعتبار سے یہ خیال ہو سکتا ہے کہ اس احتیاط کے ساتھ یہ ہونے والی باتین شاید انہین دونو کے متعلق بھی ہون - لیکن ہمارے حواس اسوقت درست نہین ہین - ہمارا خیال اس قابل نہین ہے کہ اسپر کچھ بھی اطمینان کیا جاسے - ہمارے دل مین جان اور ہنوریا کی محبت ہے جو بے طرح ہمارے دل کو مسل رہی ہے - ہمارے دماغ مین انکا خیال ہے اور خیال کے ساتھ اونکی یاد - انہین کی آواز ہمارے کانون مین بھری ہے - انہین کی صورت ہماری آنکھون کے سامنے پھر رہی ہے اور اس بنا پر جایز ہے کہ اسوقت اون کے نام سننے مین ہمارے کانون کو دھوکا ہوا ہو اور یہ باتین کرنے والے کچھ اور ہی کہ رہے ہون لیکن ان باتون مین یہ کیسا اثر ہے کیا بات ہے کہ اونکو سن سن کر ایشیس کے چہرے پر خوشی اور مسرت کے آثار نمودار ہوتے آتے ہین اور اسکا چہرہ بھی اسوقت غیر معمولی مگر ہلکی سرخی کے ساتھ ہشاش بشاش معلوم ہوتا ہے گو وہ احتیاط کے خیال سے اپنی آواز کو بلند نہین

ہونے دیتا مگر جو جوش مسرت اسوقت اس کے دلمین بھرا ہوا تھا اوس سے تنگ آکر یہ جملے
کبھی کبھی اوسکی زبان سے نکل ہی جاتے ہین " اب کیا ہے اسی ذریعہ سے سب کام بنجاینگے جو شخص
لیا ہو کر یاد بھی کرین - اونکا بھی پتہ چلجائے تو پھر لطف دیکھئے - مگر اونھہ اب جاتے کہان ہین "
یہ وہ بے ربط جملے ہین جو اس کی اول سے آخر تک کی گفتگو مین کہین کہین میان جی سیان سے
سنے گئے لیکن اب الشیس کی کیفیت تھی کہ کسیوقت تو اوس کے چہرے پر بے انتہا مسرت
پیدا ہو جاتی تھی اور کبھی اوس کے چہرے دیکھنے سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کسی پیدا ہونے
والے سوچ اور غور نے بلائے ناگہانی کیطرح اسکے اس خون کو منہ لگا کر چوس لیا تھا جسکو
جوش مسرت نے اسکے چہرے کی اوس جلد کے نیچے رسیلی لہرین لینے کیلئے بھیجدیا تھا جسمین
رومی آب و ہوا کے فیض بخش اثر نے نازک اور رعنائی کے ساتھ بہت سپید پیدا کیا ہے مگر
یہ اور تعجب کی بات تھی کہ یہ نیا شخص خدا جانے کیا کہدیتا تھا اور اسکی تقریرین کیسا اثر تھا کہ
اسکے ایک لفظ کے کہدینے سے ہی فوراً الشیس کے اوس سوچ مین کمی آجاتی تھی اور مسرت کی
نہ چھپنے والی نشانیان بتادیتی تھین کہ جو مشکل ابھی اسکے ذہن مین آئی تھی وہ آسان ہوگئی
تھوڑی دیر تک تو ان دونون مین خوب چھنتی رہی اور پھر وہ شخص کچھ اسطرح رخصت
ہوکر یہان سے چلا گیا کہ گویا کہین دور کا عزم رکھتا ہے - ہان چلتے وقت کا اس کا یہ
آخری جملہ بہت توجہ کے قابل تھا کہ " اب مین جاتا ہون اور وہان سے انکے نکال لانے مین
جو جو تدبیرین مجھ سے ہوسکتی ہین عمل مین لاتا ہون لیکن فوجی مدد و کمک سے آپ غافل نہ رہین "
اس کے چلے جانے کے بعد تجسس اور کوشش سے اب ہمکو معلوم ہوا کہ یہ شخص انہین لوگون مین سے
تھا جن کو الشیس کمبخت نے جان اور سنوریا کے پتہ لگانے کے لئے بہت مخفی طور پر روانہ کیا ہے
اور اب جو ہم انکے اسقدر جملون کو ایک دوسرے سے ربط دیتے ہین تو گو کوئی اب بھی
یقینی امر سمجھ مین نہین آتا ہے مگر پھر بھی الشیس کی خوشی اور اپنی طبیعت کا انتشار دیکھ
کر جان اور سنوریا کی نسبت طرح طرح کے برے اندیشے ذہن مین آتے ہین اور دل کانپ جاتا ہے
الشیس خوش خوش بیٹھا ہوا ہے اور آپ ہی آپ اپنے دل سے یہ باتین ہو رہی ہین کہ
سنوریا اگر ملگئی تو پھر جان کا ملنا کیا مشکل ہے جہان وہ ہوگی سنوریا کی خبر وہان کشان کشان
اوتک پہونچ ہی جائیگی یہان آتے اور پھر کہان جاسکتے ہین بس یہ سب سے اچھا اور دوسرا ذریعہ
ملکہ اور ولیم کی ان کے دل خوش کرنے کا نہین ہوسکتا ہے اور شاید یہی ایک ایسا موقع ہوگا

جس مین اپنے از دلعزیز بڑے بیٹے کے لئے ملکہ کی بڑی پوتی کی درخواست کرون اور وہ اسی خوشی مین میری اس خواہش کو پورا ابھی کرین اگر یہ نسبت اُنہون نے منظور کر لی تو وہ سب تمنائین حاصل ہو جائینگی جو عرصہ سے دلمین تو تہین مگر اب تک انکو ظاہر ہونیکا موقع نہین ملا تہا لیکن ہنوز یا کامل جانا شرط ہے (خود ہی) لیکن یہ شخص بہت ہوشیار ہے اس کے مکر و فریب کے چلتے ہوے تیر کبہی خطا نہین کر سکتے کسی نہ کسی ترکیب سے ضرور کام لائیگا پلیسیڈیا کی کبریتی نے تو خود ہی اسکو آفتاب لب بام کر دیا ہے آج مری کل دوسرا دن ہے دیلمین ٹلی ان اور انکی بیوی یوڈوکسیا انکو مے نوشی کی کثرت نے آئے دن کا بیمار بنا رکھا ہے یقیناً بہت جلد انکا بہی خاتمہ ہو جائیگا اور پہر بجز یوڈوکسیا کی بڑی صاحبزادی کے اور کوئی اس تخت و تاج کا مالک معلوم نہین ہوتا اگر انہون نے اس نسبت کو منظور کر لیا تو پہر گویا یہ تخت اپنے ہی قبضہ مین ہے"

ایشیس کی یہ ایک مجذوبانہ بڑ تہی جسکو وہ اس بیخودی کے عالم مین اپنے دل سے کہہ رہا تہا جو اسکی نئی نئی خواہشون اور امیدون نے اس کے دل مین پیدا کر دی تہی - گو اس کے یہ خیالات بظاہر ایک ایسے آدمی کے خیالات تہے جسکے دماغ مین خلل اور عقل مین فتور آگیا ہو اور ایسا خیال کیا جاتا تہا کہ تہوڑی ہی دیر مین یہ سب خیالات خام اسکے دل سے نکل جائینگے مگر نہین یہ سب خواہشین بہت استحکام کے ساتھ اس طرح اسکے دل پر قبضہ کئے ہوئے تہین کہ کسی طرح اس کے دل سے نہ نکلین اور اب وہ رات دن انہین فکرون مین مشغول ہے -

چھٹا باب .

غیبی مدد

رات دن گردش مین ہین سات آسمان
ہو رہے گا کچھہ نہ کچھہ گھبرائین کیا

صبح ہے اور مشرق کی طرف سے ابہی ابہی نکلنے والے آفتاب کی سرخی مائل چمکیلی کرنین اپنا جلوہ دکھلا رہی ہین اس وقت دریا سین کے اس حصے پر عجیب لطف پیدا کر رہی ہین

جو پیرس کے جنوبی طرف سے بہتا ہوا اوس طرف نکل گیا ہے جو زمانہ حال مین آبنائے انگلشیہ کے نام سے نامزد ہے - کرنون کا کسی کی شربتی نگاہونکی طرح جھمک جھمک کر سطح آب پر گرنا لہرونکا کسی بیٹھے ہوے عاشق کیطرح اونکو اپنی گود مین لینا چلتی ہوئی ہوا کا بگڑ بگڑ کر روکنا - اس ہوا کی بیطرح لگاوٹین اور لگاوٹون کے ساتھ دست اندازیان دیکھ دیکھ پانی کا مضطربانہ اُچھلنا اور اُنھین ہچکولون کے ساتھ ان کرنون کا تلملاتے ہوئے نکلجانا بے اختیار اوسی حالت کو یاد دلائے دیتا ہے کہ کوئی حسین کسی اپنے چاہنے والے کے آغوش سے مچلکر نکلگیا ہو - جنوبی ساحل کیطرف دور دور تک ریگستانی میدان ہے جسمین ریگ کے ذرّے اسوقت بڑے لطف کے ساتھ چمک رہے ہین - شمالی ساحل کیطرف پیرس کے عالیشان اور بلند عمارتون کے اونچے اونچے مینار اور سپید سپید منڈیرین نظر آتی ہین - غربی سمت مین جنگل کا سلسلہ ہے جو جنوباً شمالاً پھیلتا چلا گیا ہے اور آفتاب کی وہی کرنین جنھین اب سرخی کی جگہ ہلکی ہلکی زردی باقی رہ گئی ہے اس جنگل کے درختون کے ہرے ہرے پتون تک پہونچ کر عجب کاہی رنگت مین کچھ اور ہی لطف پیدا کر رہی ہین جنگل پھول رہا ہے اور پھولونکی طرح طرح کی خوشبوئین اسوقت کی چلنے والی نسیم سحر لئے ہوے بڑی آزادی کیساتھ چارونطرف پہیلا رہی ہین یہ وقت ہو - یہ مقام - یہ سمان اور جنوبی ساحل کیطرف سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی شخص اس طرف آرہا ہے - کون ہے ؟ کوئی گھوڑے پر سوار معلوم ہوتا ہے لیکن کچھ اسطرح گھوڑے پر بیٹھا ہوا ہے کہ گویا کسی بات کی اسکو اسوقت خبر ہی نہین - یہ آنے والا سوار اس طرف آتے آتے ساحل کے پاس پہونچکر بہت جلدی کے ساتھ اپنے گھوڑے پر سے اوتر پڑتا ہے پیار سے اپنے گھوڑے کی گردن پر تھپکیان دیتا ہے اور پھر اوسکو پانی پلا کر اپنے ہاتھ منہ دہونے مین مشغول ہوتا ہے - گو صبح کے لحاظ سے یہ خیال ہو سکتا تھا کہ ابھی اسنے کچھ کھایا پیا نہ ہوگا اور اوسکے جسم کی وہ عارضی گرمی بھی جو قطع مسافت نے اُسکے اعضا مین پیدا کردی تھی رہی باقی ہوگی - مگر ایسی حالت مین نہار منہ پانی پینے کی مضرتون پر اسکی جلدی اور پیاس نے مطلق اسکے خیال کو اس طرف نہین جانے دیا اور پانی پینے کے بعد وہ دریا کے ایک اونچے کگارے پر چپ بیٹھ گیا - دونون ہاتھون سے سر تھام لیا اور پاؤن نیچے لٹکا دئے اسکے چہرے کی جمی ہوئی گرد اور غیر معمولی سیاہی کے غالب آجانے نے گو اوس کے بشرے کو بالکل بدل دیا ہے مگر کچھ ہو ہمنے اسکو پہچان لیا ہے اور اچھی طرح سے پہچان لیا - یہ ہمارے دوست

کا رفیق میکسمس ہے۔ ایں! اگر یہ یہاں کہاں؟ یہ تو ہنوریا کی ہمراہی میں تھا کیا [illegible] ۔ کی ہنوریا کے مقدر نے اس سے بھی اسکو جدا کر دیا؟ آہ۔ اب تو کچھ ایسا ہی معلوم ہوتا ہے بیشک جدا کر دیا ورنہ یہ اسطرح تنہا کیوں مارا مارا پھرتا اور اگر یہ بھی ہے کہ اس کا یہاں اسطرح پہنچنا اتفاقی طور پر ہوا ہوگا تو گو یہ بات ہمارے اضطراب دل کے لئے کوئی مفید چیز معلوم نہیں ہوتی مگر خیر آئیے اسکے پاس تو چلیں شاید کوئی بات معلوم ہی ہو جائے۔ دریا کا وہ صاف اور شفاف پانی جسمیں پانی کی زیادتی نے ایک قسم کی ہلکی ہلکی نیلاہٹ پیدا کر دی ہے ہوا کے تھپیڑوں سے بڑے لطف کے ساتھ اسکی آنکھوں کے سامنے ہچکولے لے رہا ہے مگر یہ اپنے خیالات میں کچھ ایسا ڈوبا ہوا ہے کہ آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا۔ یہ ہے اور اسکا منتشر خیال۔ گھبراہٹ کے ساتھ ہر طرف ذہن جاتا ہے اور مایوس پھر آتا ہے ٹھنڈی ٹھنڈی سانسیں لیجاتی ہیں اور پھر اسطرح اپنے دل سے باتیں کرتی ہیں۔ "اور کیا کیا کروں کہاں جاؤں ساری دنیا کی تو خاک چھان آیا۔ مگر نہ وہی حضرت ملتے ہیں اور نہ کہیں شاہزادی صاحبہ کا پتہ چلتا ہے۔ کس عذاب میں جان پڑی ہے کچھ نہیں معلوم شاہزادہ صاحب کو کون اسطرح دفعتہً لیگیا۔ بس اتنی ہی دیر میں میں لڑائی کی کیفیت دیکھنے لگا اور ادھر وہ غائب کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ وہ کدھر گئیں۔"

اپنی ہنوریا کے عین دیکھتے پر تو لڑائی ہی ہو رہی تھی۔ بھلا اسطرف سے کون آسکتا تھا؟ جنوب کیطرف دریا تھا۔ شمال کیطرف پہاڑ تھا اور آپکے اسطرف کوئی انکا حریف ذہن میں نہیں آتا اور حریف سہی تو اسوقت کسی کو انکے وہاں آنے کی خبر ہی کیا تھی جو گھات میں وقت کا منتظر ہی بیٹھا ہوتا انکی تلاش اور جستجو میں بجز اسکے اور تو کچھ حاصل نہیں ہوا کہ جان بھی ہاتھ سے گئے۔ ہا۔ افسوس! خدا جانے خراب خستہ وہ کہاں پھر رہے ہونگے اور کس حال میں ہونگے۔ پرشیا کیطرف کچھ کچھ انکے جانیکا قصد معلوم ہوتا تھا وہاں نہ ملے۔ اب اس طرف آیا ہوں دیکھئے یہاں بھی ملتے ہیں کہ نہیں عجب نہیں جو انکا گھبرایا ہوا خیال کسی نشان ان کو اٹلی لیگیا ہو (ٹھنڈی سانس بھر کر) خدانخواستہ اگر ایسا ہوا تو بڑا ہی غضب ہے۔ وہاں پہنچکر پھر انکی جان کا خدا ہی حافظ ہے۔"

یہ باتیں کرتے ہی کرتے اسکے دل کا اضطراب بڑھا۔ آسمان کیطرف منہ اٹھا کر دو چار ٹھنڈی ٹھنڈی سانسیں لیں اور پھر سر جھکا کر کچھ ایسے سناٹے میں آگیا جسنے دیر تک اسکو ایک قسم کی بیخودی میں مبتلا رکھا۔

میکسمس کی بابت اب تک ہمارا یہ خیال تھا کہ وہ شاہزادی ہنوریا کے ساتھ ہے اور یہی ایک اطمینان تھا جسکی وجہ سے ہمکو اس امر کی کچھ کچھ امید ہو سکتی تھی کہ اگر ہنوریا اب تک صحیح سلامت ہے اور وہ اپنے لیجانیوالوں کے پنجہ ظلم سے رہا ہو سکتی ہے تو میکسمس اپنے امکان بھر انکی رہائی میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھے گا اور شاید وہ

کامیاب بھی ہو جاتے مگر آہ! آج یہ امید بھی جان کی تمناؤں کی طرح ہمارے دل سے نکل گئی اور اس طرح گئی کہ اب پھر آنے کی امید بھی نہیں۔ اب پیاری ہنریٹا تیرا خدا ہی حافظ ہے۔ آفلک نے ہاں مار لیا۔ جان سے زیادہ عزیز مفارقت ہوئی اور میکسمس کا چلا چلاؤ ہے اب تیرے پاس کون آئیگا۔ تو اور ایک بیلی ہزاروں حسد میں اور لاکھوں دشمن کوئی مرد کی صورت نہیں۔ دو عورتیں اور عورتیں بھی وہ جن کا دل قابو میں نہیں کیا ہو سکتا ہے آہ جس جگہ ہوگی اب وہاں سے تیری طرح تیری خبر بھی نہ نکل سکیگی۔

میکسمس ابتک اسی طرح چپ بیٹھا تھا۔ دریا کی لہریں لہروں میں کرنیں مرکز نور کا عکس پانی سے اٹھ اٹھ کر جھلملاتا ہوا اس کے سامنے سے دریا کے کنارے پر گر رہا تھا مگر یہ بینظیر سماں ہرگز ایسی نہ تھیں کہ میکسمس کی آنکھوں پر کچھ بھی اپنا اثر کرتیں اور وہ آنکھ اٹھا کر ذرا بھی انکی طرف دیکھتا۔ اسکی آنکھوں کے سامنے حسرت اور افسوس کے لق و دق صحرا تھے جن میں اسکی نظر بھٹکتی ہوئی پھر رہی تھی اور اس کا سر اسی طرح جھکا ہوا تھا جسطرح انتہائی درجے کے مغموم آدمی کا جھکا ہونا چاہیئے کہ یکبارگی کچھ آہٹ پیدا ہوئی یہ آہٹ چند آدمیوں کے آنے کی تھی جو گھوڑوں پر سوار تھے اور یہ سب شمال کی طرف سے بہت آہستہ آہستہ اپنے گھوڑوں کو اسی طرف لئے آتے تھے۔ گو انکے آنیکی آہٹ نے میکسمس کی نظر کو بے اختیار ایک مرتبہ انکی طرف اٹھا ہی دیا مگر یہ اپنے خیالات میں اس وقت کچھ ایسا الجھا ہوا تھا کہ اس نے پھر فوراً جھکا لیا۔ ان آنے والوں کی تعداد تخمیناً سو آدمیوں کے قریب تھی جو بالکل مسلح تھے اور فرانس کا فوجی لباس انکے زیب تن تھا۔ ان سب کے آگے آگے ایک معزز شخص کا گھوڑا تھا جس کے سر پر شاہی تاج دھوپ میں جگمگا رہا تھا اور اسکا آہستہ آہستہ گھوڑے کو لے چلنا یہ ظاہر کر رہا تھا کہ شاہ صبح کی وہی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کھانے کے لئے یہ اس وقت گھر سے نکلا ہے جسکو ساری دنیا والے دل سے زیادہ عزیز رکھتے ہیں مگر افسوس ہمارے ہندوستان میں اسکی قدر نہیں۔ وہ اسیطرح آہستہ آہستہ اپنے گھوڑے کو اسطرف لئے آتا ہی اسکی آنکھیں دریا کا لطف اٹھا رہی تھیں کہ یکبارگی اسکی نظر میکسمس پر پڑی میکسمس کی وضع چونکہ اہل فرانس سے بالکل ملتی ہوئی نہ تھی اس وجہ سے اسکو اپنے سواروں سے مخاطب ہوکر میکسمس کی بابت کچھ پوچھنا پڑا لیکن اس وقت تک ہمارے دوست کے رفیق سے چونکہ کوئی واقف نہ تھا اسوجہ سے سب نے اپنی لاعلمی بیان کی اور فوراً ایک سوار میکسمس کیطرف اس لئے بھیجا گیا کہ وہ اس کا حال دریافت کرے گو ان لوگوں میں اور میکسمس میں اب ساٹھ ستر قدم سے زیادہ فاصلہ نہ تھا لیکن میکسمس دریائے فکر میں اسوقت کچھ ایسے غوطے کھا رہا تھا کہ اسکو اسوقت تک ان لوگوں کی طرف توجہ نہ ہوئی جبتک اسطرف سے

[illegible]
[illegible]

"تم کون ہو؟" جسکے جواب مین میکسمس نے اپنی زبان مین کہا "ہم کچھ نہین سمجھے"
اب عجیب لطف ہی جو یہ کہتا ہی اُس کو وہ نہین سمجھا اور جو وہ کہتا ہی اُسکو یہ نہین سمجھتا آپسمین
زق زق بق بق ہو رہی ہی اور ایک دوسرے کا مطلب نہین سمجھتا بالآخر فرانسیسی سوار نے اشارے
سے اس کہا "تم وہان تک چلو" اور یہ اسکے ساتھ ساتھ ہو لیا۔
میکسمس اب اپنے گھوڑے پر سوار اس طرف جا رہا ہی اور دل مین کہتا جاتا ہی "معلوم نہین
یہ کون شخص ہین۔ مجھ کو کس لئے بلایا ہی اور میرے ساتھ کیا سلوک کرینگے۔ لباس تو فرانسیسیون
کا ایسا معلوم ہوتا ہی عجب نہین جو یہ بنے والے بھی یہین کے ہون اور خدا جانے یہ کون شخص ہی جس کا
گھوڑا اسکے آگے آگے ہی! وضع سے تو کوئی بڑا معزز شخص معلوم ہوتا ہی۔ سر پر تاج بھی ہی۔ کیا عجب ہی
کہ یہان کا بادشاہ ہی ہو یا اس کا کوئی عزیز۔ یہ کمبخت سوار کسیطرح میری زبان ہی نہین سمجھتا ورنہ
جان کا حال اس سے پوچھتا شاید کچھ اسی کو معلوم ہوتا مگر اسکا الزام اسپر کیا ہی یہ خطا تو اپنی ہی کہ فرنچ
زبان سے واقفیت نہین۔ بیشک انسان کیلئے یہ بہت ضروری بات ہی کہ مختلف زبانون سے واقف ہو
علی الخصوص ایک ایسے شخص کے لیے جسکو دور دراز سفرون کی اکثر ضرورت پیش آتی ہی"
مختلف زبانون کے نہ سیکھنے سے جو نتائج پیدا ہوتے ہین اُس کے اعتبار سے ہم اسوقت یہ تو نہین
بتا سکتے کہ فرنچ زبان کا نجاننا اسوقت میکسمس کے حق مین کہان تک مفید اور مضر ہوا اُسکے حق مین
تو اتفاق سے مفید ہی ہوا لیکن ہان ہم اُن متعصب لوگونکو جو غیر قومونکی زبان سیکھنے کے مخالف ہین
یہ ضرور دکھانا چاہتے ہین کہ میکسمس کے لئے فرنچ سے واقف ہونے کی اسوقت کس درجہ ضرورت تھی۔
میکسمس اسی فکر مین غلطان پیچان چلا جاتا تھا کہ یہ کون لوگ ہین اور یہ معزز شخص کون ہی کہ درمیان
کا فاصلہ ختم ہو گیا اور اب یہ اُس شخص کے روبرو کھڑا ہی جس کے رعب اور ہیبت نے اسوقت اسکے دل
دل مین ایک اختلاجی کیفیت پیدا کر دی ہی اس معزز شخص نے اسکو سر سے پا تک ایکبار دیکھ کر اُسی سوار
سے اسکا حال پوچھا جو اُسکے پاس پہلے بھیجا گیا تھا لیکن جب معلوم ہوا کہ اسکی زبان کسی کی سمجھ مین نہین
آتی تو اُس نے خود ہی اپنی فرنچ زبان مین میکسمس سے پوچھا "تم کون ہو اور کس ملک کے رہنے والے ہو"
میکسمس (لیٹن زبان مین) "میرا ناقص علم اس زبان کے جاننے سے عاجز ہی اور اس وجہ سے
مین کچھ نہین سمجھ سکتا کہ آپنے کیا فرمایا اور مجھ کو اسکے جواب مین کیا کہنا چاہیئے"

وہی معزز شخص (اپنے دل سے) ہون یہ معلوم ہوا۔ رومی شخص ہے۔ فرنچ نہین جانتا۔ اسکی لیکن زبان ہے (اسی کی زبان مین اس سے گفتگو کرنا چاہیئے (میکسمس سے کہتے ہین) کیا تم روم کے رہنے والے ہو؟"

میکسمس "جی نہین میرا وطن افریقہ ہے گر میری عمر کا بہت بڑا حصہ جس مقام پر گزرا وہ روم ہی کی سرزمین ہے"

وہی شخص "تمھارا نام۔ اور یہان تمھارا کسطرح آنا ہوا"

میکسمس "جناب اس گمنام کو میکسمس کہتے ہین (ایک ٹھنڈی سانس لیکر) کیا عرض کرون یہان کسطرح آنا ہوا۔ بس یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ آب و دانہ کی کشش لے آئی"

یہ عام قاعدہ ہے کہ جب کوئی کسیکی تلاش مین حیران و سرگردان پھرتے پھرتے بہت بڑی کوشش کے بعد کسی ایسے مقام پر پہنچتا ہے جہان اسکی امید بہت سے لائے دو دیگر اسکو بیکسی ہو تو وہان پہنچکر سب سے پہلے اسکو یہی فکر ہوتی ہے کہ کسیطرح جلدی یہ معلوم ہو جائے کہ جسکے لئے مین نے یہ سب مصیبتین اٹھائی ہین وہ یہان ہے بھی کہ نہین میکسمس کو اُسکے دل نے بے اختیار فوراً اس امر پر مجبور کر دیا کہ وہ جان کی نسبت اُس سے سوال کرے۔ اسنے پھر اپنی گفتگو کا سلسلہ اس طرح شروع کیا "میرا خیال ہے کہ شاید آپ پیرس کے خاص معززین مین سے ہون گے اگر میرا خیال صحیح ہو تو مین اس امر کی اجازت چاہتا ہون کہ کچھ آپ سے دریافت کرون"

وہی شخص "(بے پروائی کے ساتھ) پوچھو کیا پوچھنا ہے"

میکسمس "مین اٹلی کے سپہ سالار مسٹر جان کی تلاش مین یہان تک آیا ہون۔ اگر آپنے یہان اُن کے آنیکی بابت کوئی خبر سنی ہو تو مہربانی فرماکر مجھکو بھی مطلع فرمائیے مین آپکا نہایت مشکور ہونگا"

وہی شخص "کون مسٹر جان؟ بانی فیس گورنر افریقہ کے صاحبزادے؟"

میکسمس "جی ہان۔ جی ہان۔ وہی وہی" اور فوراً اس کے چہرے پر کچھ خوشی کی نشانیان ظاہر ہوئین اور گویا اُسکے دل نے اُس کو کچھ آسرا دلاکر اس امر کا کچھ امید وار کیا کہ جان یہان ہے اور یہ معزز شخص اس سے واقف بھی ہے مگر آہ یہ ایک ایسی خوشی تھی جسکو دنیا کے انقلابات مین کسی طرح قیام نہ تھا جس طرح اس سے پہلے ہنوریا سے ملنے کی جان کو تھوڑی دیر کے لیئے خوشی ہو گئی تھی میکسمس بہت خوشی کے ساتھ اس امر کے انتظار ہی مین تھا کہ دیکھین اب یہ شخص جان کی نسبت کیا خوشخبری سُناتا ہے کہ پھر اُسی معزز شخص کے ہونٹھ ہلے اور اُسکی زبان نے یہ جملہ ادا کیا "نہین۔ وہ یہان نہین آئے اور اگر آئے بھی ہون تو ہمارے

قلم میں نہیں کیوں - کیا وہ ابھی میں نہیں ہیں"؟

یہ سنتے ہی میکسمس کا چہرہ فق ہو گیا - سناٹا گزر گیا - اسکی آنکھیں بند ہو گئیں اور اسی حال میں اس نے دیکھا کہ ابھی تمام عمر کی آئی ہوئی مشتری بے رحمی کے ساتھ اسکے ٹکڑے ٹکڑے کیے دیتی ہے - اس نے یہاں کے آنے میں جسقدر تکلیفیں اٹھائی تھیں وہ سب اسوقت اسکو خاک میں ملتی ہوئی معلوم ہوئیں - اس کا دل ٹوٹ گیا ہمت پست ہو گئی حوصلے شکست ہو گئے اور اس نے اسطرح اپنے دل سے کہا یہاں کا بڑا آسرا تھا - مجھے یہاں بھی مطلع صاف - وہی زمین ہے وہی آسمان ہے وہی آسمانی دل کھا دینے والی گردش - اب کیا امید کرنی چاہئے کچھ نہیں - مگر نہیں اسطرح قطع امید نہیں کرنی چاہئے جائزہ کر لا کے یہاں آنے کی انکو خبر نہو - جب ایک شخص کہتا پہرا ہو نہیں تھا چاہئے کیونکہ شخص جان سے واقف ہو - اسی شخص سے مخاطب ہو کر "کیا آپ کی ان سے ملاقات ہے؟"

وہی شخص "نہیں - ملاقات تو نہیں ہے مگر ان کو جانتا ضرور ہوں"

میکسمس "جناب کا اسم مبارک ؟"

وہی شخص "اس سے آپ کو کیا مطلب - اور ایسی ابھی جلدی کیا پڑی ہے معلوم ہو جائیگا"

میکسمس "نہیں مجھکو ان حضرات سے ضرور واقف ہونا چاہئے جنکو یہاں کچھ بھی تعارف ہو اور اس کے علاوہ اب میں سمجھتا ہوں کہ آپکی شان شوکت - آپ کی عظمت اور جلال نے اب میرے دل میں ایک طرح کا رعب پیدا کرنا شروع کیا ہے اور ساعت بساعت مجکو اس کا خوف ہوتا جاتا ہے کہ میں لاعلمی کی وجہ سے لیکن ایسا نہو کہ کوئی کلمہ آپکے مرتبے اور شان کے خلاف میری زبان سے نکل جائے اور پھر مجکو اسکی ندامت ہمیشہ کیلئے شرمندہ بنا کر میری آنکھیں بھی آپکے سامنے نہ ہونے دے"

وہی شخص (مسکرا کر) "گو اب بھی ارادہ گفتگو کا لطف جاتا ہے مگر خیر بتلائے دیتا ہوں میرا نام تھیوڈوسیس* ہے یعنی فرانس کا بادشاہ اور اس باپ کا بیٹا ہے جو اپنے بالوں کی خوبصورتی کیوجہ سے ہمیشہ تعریف کی دنیا میں یادگار بلکہ ضرب المثل رہیگا -"

تھیوڈوسیس کا نام سنتے ہی میکسمس کانپ گیا - ندامت سے آنکھیں نیچی کر لیں خوف سے سر جھک گیا جس نے گھٹنے کی گردن تک پہنچکر اس تعظیمی سجدہ کو بھی ادا کر دیا جسکا ادا کرنا اس زمانہ میں سلاطین کے سامنے ایک بت پرستی امر سمجھا جاتا تھا - میکسمس فوراً گھوڑے سے اتر پڑا سلطانی رکاب کو بوسہ دیا اور ہاتھ جوڑ کر اسطرح عرض کرنے لگا "حضور بڑی بھی غلطی ہوئی میری لاعلمی نے مجھکو ایسا بڑا دھوکا دیا کہ جسکی تلافی شاید کبھی نہیں ہو سکتی اور اس پاداش میں سخت سے سخت سزا میرے لئے تجویز کیجائے میں اسکا مستحق ہوں" بادشاہ کا خوف اس قسم کی باتیں کہنے پر میکسمس کو مجبور کر رہا تھا مگر اسکو جان کے بچنے کی امید نہ تھی یا بالکل یقین آگیا تھا اسکا دل اسکے قابو میں نہ تھا اور اسکی آنکھ نے ٹکٹکی باندھ

* گلوڈسین نام تھا جو ۳۷۹ء میں تخت نشین ہوا اور ۳۹۵ء میں فوت ہوا۔

جان کے نہ ملنے کی خبر سے بہت بے اختیاری کے ساتھ اسکے چہرے پر بہ رہے تھے میتھرویس کی آنکھیں پر نم تھا یقین چلا رہے تھے کہ اُسی بے ادبی کی ندامت اسکو اسطرح آٹھ آٹھ آنسو رلوا رہی ہے میتھرویس نے جلد ہی اُسکا جھکا ہوا سر اپنے ہاتھ سے اُٹھایا اور اُسکی تشفی دینے والی عنایت آمیز گفتگو میں اُس کے رونے کا نادم توڑکر اسکو اس امر کی اجازت دی کہ وہ پھر اپنے گھوڑے پر سوار ہو۔

چونکہ اب آفتاب اونچا ہو گیا تھا اور دھوپ میں کسیقدر حدت بھی آچلی تھی اسوجہ سے بادشاہ نے اپنے گھوڑے کی باگ یونان سلطنت کیطرف پھیر دی اور اُسی کے ساتھ ساتھ اب میکسمس بھی ساتھ ساتھ مگر کچھ پیچھے ہٹا ہوا چلا جاتا تھا چہرے سے ناکامیابی کا بڑھا ہوا رنج عیان تھا۔ اُداسی چھائی ہوئی تھی اور بالکل چپ چپ تھا کہ میتھرویس نے اُس سے متوجہ ہو کر کہا "آپ سے اور مسٹر جان سے کیا تعلق ہے"

میکسمس "حضور میں اُنکا ایک ادنی درجہ کا خادم ہوں مجھ سے تعلق کیا مگر ہاں اُنکی عنایتیں میرے حال پر بہت تھیں جو مجکو اب یاد آ کر اُنکی تلاش و جستجو کیلیے اسطرح حیران و پریشان جا بجا لیے پھرتی ہیں"

میتھرویس "(بڑے حیرت سے) تو کیا اب اُنکا کہیں پتہ نہیں اور بالکل مفقود الخبر ہیں! آخر گئے کہاں؟"

میکسمس "جناب عالی۔ وہ تو سلطنت اٹلی سے کنارہ کش ہو کر اسی سلطنت کیسایہ میں پناہ لینے آتے تھے کہ بیچ رستے ہی میں ایطالیہ کی فوج نے ان کو گھیر لیا۔ لڑائی ہوئی اور گو جان کی فتح بھی ہوئی مگر پھر وہاں سے یہ حال نہ معلوم ہوا کہ وہ کیا ہوئے اور کہاں گئے"

میتھرویس "فتح حاصل ہونیکے بعد اسطرح دفعتًہ اُنکا غائب ہو جانا ایک بہت تعجب خیز واقعہ ہے اور اُس سے زیادہ ایطالیہ سے اُنکی کنارہ کشی اور کنارہ کشی کے بعد پھر سلطنت اٹلی کی فوج کشی"

میکسمس "بیشک خداوند عالی کا تعجب بجا ہے لیکن اسکی ایک خاص وجہ ہے جسکو کبھی وقت تنہائی میں عرض کرونگا مگر ہاں مفقود الخبر ہو جانا یہ خبر ایک ایسی حیرت انگیز بات ہے کہ روح القدس ہی اس حیرت کو دفع کرے تو شاید دفع ہو ورنہ یوں تو امید نہیں" اور اس قدر کہنے کے بعد میکسمس خاموش ہو گیا جسکا سبب کچھ تو اُسکا وہی افسوسناک جملہ تھا جسکو ابھی ابھی ختم کیا تھا اور اسکا دل ہلنے والا اثر ابھی باقی تھا اور کچھ اسکا باعث یہ تھا کہ وہ جان کے اُن حالات کے بیان کرنے اور ذکر کرنے میں اپنے دل سے مشورہ کر رہا تھا مختلف خیالات اسکے ذہن میں آ رہے تھے اور وہ انہیں میں الجھا ہوا تھا کہ میتھرویس نے پھر کہا "میرے محافظ کے سوا رومیوں سے کوئی لٹین نہیں جانتا؟ تم حال بیان کیوں نہیں کرتے"

اب میتھرویس کے اسقدر اصرار کرنے کے بعد میکسمس کو اس امر کا موقع نہ تھا کہ وہ اس تذکرے کو کسی دوسرے وقت پر اٹھا رکھتا یا ایک راز داری کی عمدہ صفت سے موصوف ہونیکے لیے اتباع اُس ہمدردی اور شفقت کے

موقع کو بھی اپنے ہاتھ سے کھو دیتا جس کی تائید بعض بعض قرائن سے ایسے نازک و مہیب وقت میں میٹرویس
کی طرف سے معلوم ہوتی تھی میکسس نے پہلے بہت مختصر طور پر شاہزادی ہنوریا اور جان کے حسن و عشق کے
جذبات اور دونوں کے پُر درد حالات بیان کئے اور اسکے بعد کہا کہ جب شاہزادی صاحبہ کے ہمراہ میں آپ کے
مغرب کی طرف پہنچ گیا تو جان نے مجھکو شاہزادی صاحبہ کے پاس سے علیحدہ ہونیکی سخت ممانعت کر دی تھی اور خود
میرا دل بھی نہیں چاہتا تھا مگر جناب شاہزادی صاحبہ کے اصرار نے بالآخر مجھکو اس امر پر مجبور کر دیا کہ میں اس
لڑائی کی کیفیت دیکھکر جنگ کے آخری نتیجہ اور جان کی صحت و سلامتی کی خبر انکو پہنچاؤں جسکے لئے مجھکو ایک
مشرقی ٹیلہ پر جا کر چھپنا پڑا گو اسقدر فاصلہ سے اس لڑائی کی پوری کیفیت نظر نہیں آتی تھی مگر تاہم
اسقدر معلوم ہوتا تھا کہ میں دونوں فوجوں کی قوت کا وقتاً فوقتاً اندازہ کر سکتا ایک گھنٹہ تک یہ لڑائی رہی اور
اسکے بعد جب میں نے دیکھا کہ جنگ کے میدان سے اٹلی کی فوج کے قدم اُٹھ گئے اور فتح ہمارے نصیب ہوئی تو میں یہ
خوشخبری سنانے کیلئے بہت خوش خوش شاہزادی صاحبہ کی طرف پھرا مگر اب جو آکر دیکھتا ہوں تو نہ شاہزادی صاحبہ ہیں نہ اُنکی
پیشخدمت ٹیلی نہ دیر نہ انکا کہیں پتہ ہے یہاں مجھکو اس امر کا یقین دلانے کیلئے کہ کوئی دشمن اپنا کام کر گیا ہے یا ایک
خواجہ سرا قتل کیا ہوا پڑا ہے حضور کیا عرض کروں اسوقت میری کیا حالت ہو گئی تھی آہ دنیا میری آنکھوں کے سامنے تاریک
ہو گئی تھی مجھکو کچھ نظر نہیں آتا تھا اس تاریکی میں اگر رہا سہا کوئی چیز نظر آتی تھی تو وہ یہی دھوکا دینے کیلئے شاہزادی صاحبہ
کی خیالی تصویر تھی۔ چاروں طرف دور تک ڈھونڈا آیا مگر کچھ سراغ نہ ملا۔ بالآخر تین راتوں کے بعد پھر الپس پہنچا مگر
شاہزادی صاحبہ کو وہاں نہ پاکر جان کو بھلا کسطرح صبر آسکتا تھا خدا جانے کسطرف تلاش میں نکل گئے کہ اُسوقت سے ابتک نہ وہ ملے نہ
اُنکے ساتھ کا کوئی آدمی اور نہ کہیں شاہزادی صاحبہ کا پتہ لگا۔ یہاں تک بڑا آسرا تھا لیکن قسمت کی برگشتگی دیکھئے ساتھ ساتھ ہی
اُدھر ہی آسمان یہاں بھی تھا جو اسیطرح ساری دنیا میں مجھکو ستانے لئے پھرا۔

میکسس باتیں کر رہا تھا اور اُسکی آنکھوں میں ڈبڈبائے ہوئے آنسو میٹرویس کو اس امر کا یقین دلا رہے تھے کہ اسکو
جان کے ساتھ دلی خلوص ہے اور اسکے نہ ملنے کا رنج بھی بہت ہے جان کی حرمان نصیبی اور مجبوریوں نے میکسس کی
جان پر اگر اس اعتبار سے کہ وہ ایک خود مختار بادشاہ کے پہلو میں تھا حسینوں کی نازک مزاجی سے بدرجہا زیادہ
چاہیئے۔ اس نے بہت دیر تک جان کے حال پر افسوس کیا اور بہت جوش کے ساتھ اس امر کو ظاہر کیا کہ اگر
یقینی طور پر یہ معلوم ہو جاتا کہ میری محدود سلطنت کے اندر ظلم جان پر گورنمنٹ اٹلی کے ناپاک ہاتھوں سے ہوا
ہے تو میں اُسکے سارے مظالم کو اچھی طرح اُسکا مزا بھی چکھا دیتا یعنی جان ہماری سلطنت کے اندر داخل
ہو کر بیشک ہمارے مہمان تھے اور ضرور اس طرف سے کئی بار اُنکی خواہش بھی کی گئی تھی۔

میٹرویس کی یہ عنایت فقط اُسی وقت کے لئے مخصوص نہ تھی بلکہ اُنکی قدرتی رحمدلی نے اُسکو جان کا بہت

پہنچا جا سکتا تھا اور حقیقت میں تمام زندہ عشاق کی نظائر ہونی بھی چاہئیں کہ ان پر لوگ عمل کریں۔ اس نے اپنے
کاشفانہ دوست پرنس پیکس کو بہت تسلی اور تشفی کے ساتھ اپنے پاس جگہ دی اور اطراف و جوانب میں چاروں طرف
جاسوس اور مخبر بھیج دیے گئے کہ وہ شاہزادی ہنوریا کا سراغ لگائیں اور جہاں جہاں پتہ لگے آئیں۔ اگر سچ پوچھئے تو
اسی بیکسی کے وقت پیکس کی اس قدر ہمدردی بہت کچھ تھی لیکن حق یہ ہے کہ وہ ہمارے دوست کا سچا اور وطن شاہ
خادم تھا اُس کے درد دل کے لیے یہ بھی ایسی کافی دوا تھی کہ وہ اطمینان اور آرام سے یہاں کچھ دن بسر
کرتا۔ اس نے دو ہی چار روز کے بعد بڑی منت اور سماجت کے ساتھ اپنے مہربان بادشاہ سے اس امر کی اجازت
لی کہ وہ خود بھی یہاں سے نکل کر جان اور ہنوریا کی تلاش میں مشغول ہو۔

ساتوان باب

تسلسل

فغان ہین آہ ہین فریاد ہین شیون ہین نالے ہین
سناؤن درد دل طاقت اگر ہو سننے والے ہین

سہ پہر کا وقت ہے تین بج گئے ہین۔ آفتاب کسی کو ساری دنیا میں ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے منزل کے قریب
آ پہنچا ہے اُسکی کرنیں اُنھیں نگاہوں کی طرح چاروں طرف پہنچ رہی ہیں جو کسی کی جستجو میں چاروں طرف نگران ہیں۔ اور ہم
اپنے دوست جان کو جو اُسکی پیاری شاہزادی کو تلاش کرتے ہوئے شمالی فرانس سے جنوبی فرانس کے خاص
دار السلطنت تولوز میں پہنچ گئے ہیں۔ شہر یہاں کی نظر کی طرح وسیع ہے عمارتیں ہمارے خیال اور مضامین
کی طرح بلند ہیں بازار ہمارے ناول کی طرح رونق پر ہیں۔ سڑکیں ہمارے پاک نفس آدمیوں کے دل کی طرح نہایت
صاف ہیں اور ایک مسن شخص ایک نوجوان عورت کو اپنے ساتھ ساتھ لیے اُس سڑک پر جا رہا ہے جو اس شہر کی
سب سے زیادہ ایک عالیشان عمارت کی طرف گئی ہے۔ اس عورت کا سن کسی طرح بیس بائیس سے زیادہ نہیں ہے اور گو
اسکا حسن و جمال ایسا تو نہیں ہے کہ ہم خواہ مخواہ اُسکی تعریف ہی کریں مگر ہاں اُسکے نمکین اعضا لطافت و تمیز
پہچانتا ضرور ہے کہ اس وقت بھی آوارہ طبیعت والے بہت سے لوگ اسکے دیکھنے کے لیے بے اختیار پیچھے دوڑے چلے
آتے ہیں۔ چال ڈھال کیسی ہے اور کیسی چالاکی عضو عضو سے ظاہر ہو رہی ہے۔ جو شخص اسکے ساتھ ساتھ آرہا ہے اُسکو
تو کہیں ہمنے دیکھا ضرور ہے مگر یاد نہیں۔ کہاں دیکھا تھا اور یہ کون ہے لیکن ہاں اسکی وضع سے تو بالکل یہی
لوگ سمجھتے ہوتی ہے کہ جسکا پیشہ بردہ فروشی ہوتا ہے اور جو نادر و کمسن لونڈیوں کے بازاروں میں بکثرت

دیکھے جاتے ہیں یہ شخص بار بار دبی زبان میں اس سے یہ کہتا جاتا ہے "دیکھو بہت ہوشیاری سے" اور وہ عورت اپنی شوخ اور شرارت بھری ہوئی آنکھوں کے اشارے سے کہدیتی ہے "بہت اچھا"۔

غرض تھوڑی دیر تک یہ ایک مجمع کو اپنے ساتھ لئے ہوئے اب اس عالیشان عمارت کے پاس پہنچ گئے ہیں اور اس مجمع سے شخص نے ان لوگوں پر جو یہاں پھاٹک پر پہرہ دے رہے تھے اس امر کو ظاہر کیا ہے کہ میں اس کنیز کو خاص بادشاہ کی نذر کے لئے لایا ہوں۔

اس عالیشان عمارت سے شاید آپ واقف نہوں گے۔ یہ تارسماند بادشاہ کا ایوان سلطنت ہے جو مستقل طور پر شمالی صوبجات فرانس پر حکومت کر رہا ہے۔ تارسماند کو یقیناً آپ جانتے ہونگے اور اگر آپ بھول گئے ہوں تو ہم پھر آپکو یاد دلا سکتے ہیں کہ یہ وہی تارسماند ہے جو ایک مرتبہ شالوں کی لڑائی میں ملکہ بلیٹڈ یا کی کمک کیا تھا جس نے اتحاد سے زبردست دشمن کو میدان جنگ سے بھگا دیا تھا اور جسکا باپ تھیوڈورک ایل ہنگری کے ہاتھوں سے عین شالونس کے میدان میں مارا گیا تھا۔ لیکن خلاف دستور آج پھاٹک کے باہر غربا اور مساکین کا بہت ہجوم ہے اور اندر سے گانے بجانے کی دلکش صدائیں نکل نکل کر چاروں طرف پھیل رہی ہیں جسکی خاص وجہ یہ ہے کہ تارسماند ایک مدت کی بیماری اور سخت علالت اٹھانے کے بعد چونکہ اب اچھا ہوا ہے اس وجہ سے اس کے غسل صحت کی آج یہ ساری خوشی ہے۔ تارسماند اس وقت اپنے دوست احباب کے ساتھ عیش و نشاط کی صحبت میں بیٹھا ہوا ہے مگر جسم کی لاغری چہرے کی بے رونقی رنگ کی سپیدی زبان حال سے بتا رہی ہے کہ آئے دن کی سخت سخت بیماریوں نے منہ لگا کر اس کے سارے جسم کا وہ خون چوس لیا ہے جو جسم میں غذا ہضم کر دینے والی کلوں کے ذریعہ سے پیدا ہو کر اور وہ سے شرائین میں جاتا اور شرائین سے اصدہ میں ہوتا ہوا پھیپھڑے کی حرکت سے صاف ہو کر کیلپیری بال سے زیادہ باریک رگوں کے ذریعہ سے ہر حصہ بدن کو اسباب حیات اور نمو کا مادہ دیتا ہے جس طرح پانی کے ننھے ننھے قطرے نباتات کی پرورش کرنے اور ترو تازہ رکھنے کے لئے انکی جڑوں میں سے کھینچ کر نباتات کے خاص تنہ میں سے شاخوں اور شاخوں سے پتوں میں لیجاتی ہیں۔ صاحب حاضر ہیں۔ مینوشی کا سامان سامنے لگا ہوا ہے اور خوشگوار کا دور پیہم چل رہا ہے لیکن فرانسیسی حکما نے اس خیال سے کہ ابھی یہ بیماری سے اٹھا ہے اسکو شراب پینے کی سخت ممانعت کر دی ہے اسوجہ سے یہ چپ بیٹھا سب کا تماشا دیکھ رہا ہے اور پینے والے یہ باتیں کر رہے ہیں کہ مستقل سخت علالت اٹھائی۔ جان ہی بچ گئی۔ واقعی جس مشقت کی انسان کو عادت نہو اسکا کرنا اس کے لئے بہت ہی خطرناک امر ہے اول تو پرشیا کا وہ دور و دراز سفر طے کرنا اسپر آلپس کے پاس سے وہ رات دن برابر چلنا سوہ قطع مسافت کی جلدی۔ وہ رات میں برف کی سردی اور وہ دن میں دھوپ کی گرمی آخر رنگ لاتی کہ نہیں مگر جسکی بدولت یہ سب کچھ ہوا اسکے نزدیک ایک بھی نہیں۔ اب تک مجھے اسکو یہی نفرت

چلی جاتی ہے جو پہلے روز تھی ذرا فرق نہیں ویسی ہی دبلی ہے وہی بات نہ کرنا۔ ذرا بھی شوخی نہیں پائی گئی۔ مگر حسن بھی کس غضب کا پایا ہے سچ پوچھئے تو کہہ دیں ہم نے تو بھی تمام عمر اس شکل اور صورت اور اس حسن اور جمال کی عورت نہیں دیکھی تھی۔ بالکل حسن کی دیوی معلوم ہوتی ہے۔ حسن کی دیوی بس یہی معلوم ہوتا ہے کہ بھولی رحم اس سے زیادہ اور کسی کو نہیں چاہتیں۔ یہ خداداد حسن انسانوں کو تو مل سکتا نہیں۔ مگر افسوس ہے کہ اتنے دنوں کی فاقہ کشی اور رات دن کی گریہ وزاری نے وہ حالت کر دی کہ دیکھی نہیں جاتی۔ اگر میں جانتا کہ اسکے اعزا کی مفارقت اسکی یہ حالت کر دیگی۔ جان دینے پر تیار ہو جائیگی مگر کسی سے راضی نہ ہوگی تو میں کبھی ایسا ظلم روا نہ رکھتا۔ ہر دم اسکا اٹھتے اٹھتے آنسو رونا اسکی بیکسی اور مظلومانہ صورت حق تو یہ ہے کہ کسیطرح نہیں دیکھی جاتی۔ اگر مجکو اپنے دل پر اختیار ہوتا اور اسکی صورت اسقدر پیاری نہ ہوتی تو ضرور میں اسکو اسی امر کی اجازت دیدیتا کہ جہاں اس کا جی چاہے چلی جائے۔ معلوم نہیں کس خاندان سے ہے اور کہاں کی رہنے والی ہے بار بار پوچھا مگر مطلق نہیں بتاتی۔ نہ وہ اور نہ اُسکے ساتھ والی عورت۔ صورت اور وضع سے تو روم کی رہنے والی معلوم ہوتی ہے۔ اور عجب نہیں جو انھیں لوگوں میں سے ہو جو یہاں مشرق کی طرف ورکو جنگ و جدل میں مشغول تھے لیکن یہی تو تحقیق نہیں کہ وہ کون تھے اور کہاں کے رہنے والے۔"

یہ اپنے دل سے اسیطرح کی باتیں کر رہا تھا کہ چوبدار نے حاضر ہو کر عرض کیا "جناب عالی ایک بوڑھا شخص حضور کی نذر دینے کے لیئے ایک کنیز لایا ہے اور حضور میں باریاب ہونا چاہتا ہے"

طارسماند نے انکی اجازت دی اور فوراً وہ دونوں سامنے حاضر کئے گئے۔ سپہ اسوقت کے قاعدے کے موافق دونوں نے اپنے سر زمین تک جھکا دیا اور دعائیں دیکر اس بڈھے آدمی نے اسطرح کہنا شروع کیا "اللہ تعالیٰ حضور کو صحیح سلامت رکھے آج جشن کا دن تھا بہت تمناؤں کے ساتھ اس کنیز کو حضور کے لیئے لایا ہوں" اور یہ کہکر اس نے اس عورت کو پیش کیا۔

طارسماند نے ایک سرسری نظر سے اس عورت کی طرف دیکھا اور کہا "یہ کہاں کی رہنے والی ہے اور اس کا نام کیا ہے"

وہی بڈھا "حضور اس کا نام ڈائنا* ہے۔ یہ یونان کی رہنے والی ہے۔ مگر میں نے اس کو مصر کے بازار میں خرید کیا تھا"

طارسماند "اہا۔ یونان کی۔ تو یقیناً یہ بہت عقلمند بھی ہوگی۔ کچھ لکھی پڑھی ہے؟"

وہی بڈھا "جی ہاں خوب اچھی طرح بڑی ہوشیار۔ جو بات حضور دریافت فرمائیں گے جواب بخوبی دیگی۔ مختلف زبانیں بھی جانتی ہے"

* یہ ایک دیوی کا نام ہے جسکو قدیم زمانہ کے یونانی لوگ اپنے یہاں توالد و تناسل، شب ماہ اور سبزہ و شگفتگی کا [illegible] (رب النوع) خیال کرتے تھے۔

تارسماند (تعجب کے لہجے میں) ہاں فرانچ-لیٹن-رومی- یہ سب زبانین جانتی ہی؟"
بڈھا: جی ہاں بخوبی-بہت حاضر جواب-نہایت ہی تمیزدار-بس اسی قابل ہو کہ حضور کی خدمت میں رہے"
تارسماند اُس عورت کیطرف مخاطب ہوکر (لیٹن زبان میں) دانیتا-کیا تم یہاں رہنا پسند کرتی ہو؟
دانیتا: میرا ایسا نصیب کہاں! لیکن اگر بادشاہ کی عنایت-ذرہ نوازی-قدردانی مجھکو اس افتخار اور اعزاز حاصل ہونیکی اجازت عطا فرمائے تو شاید دنیا میں مجھسے زیادہ کوئی خوش نصیب عورت نہیں-اور پھر شاید آج کا دن میری ساری زندگی کے لئے نہ بھولنے کے قابل ہوگا کہ میں اسکو کبھی نہ بھولوں اور اسکی اسیطرح پرستش کروں جسطرح ہمارے یونانی پرانے لوگ دیوتاؤں کی" - دانیتا نے یہ جواب لیٹن میں کچھ اس حسن و خوبی سے دیا کہ تارسماند اسکی حاضر جوابی اور طلاقت لسانی پر عش عش کر گیا اور اُسی کے ساتھ اُسکے دل میں یہ خیال آیا کہ اگر اُس روسیہ عورت کی خدمت میں یہ کنیز رہے تو شاید اس کا دل بہل جائے- یہ بہت مذاق کی عورت معلوم ہوتی ہو اور رومی لیٹن فرنچ زبانیں بھی واقف ہو-یہانکی جو عورتیں اسوقت تک اُسکی خدمت میں ہیں فرنچ کے سوا اور کوئی زبان نہیں جانتیں وہ بیچاری بات چیت کرے تو کس سے-
اس خیال کے آتے ہی تارسماند نے اُس بڈھے شخص کیلئے اسقدر زر و جواہر خزانہ عامرہ سے عطا ہونیکا حکم دیا جو عورت کی قیمت اور ایکتاجر بردہ فروش کی اُمید سے کہیں زیادہ تھا-
جسوقت اس بڈھے نے شاہی انعام اکرام کو دیکھا اور اسکو اس امر کا یقین آگیا کہ یہ کنیز اب بکگئی تو جو خوشی اسکے چہرے سے عیاں ہوتی تھی گو وہ اس انعام اکرام پانے کے اعتبار سے کچھ زیادہ نہ تھی لیکن یہ بہت تعجب خیز بات تھی کہ وہ بار بار اپنی اُس ٹپکنے والی خوشی کو ضبط کرتا تھا اور ضبط کے ساتھ اس امر میں کوشش کرتا تھا کہ اس خوشی کا اظہار بھی نہ ہو- وہ کبھی کبھی فرصت موقع پاکر اس عورت کیطرف خوشی بھری ہوئی نظر سے دیکھ لیتا تھا اور اسیطرح سے وہ عورت اُسکو دیکھ لیتی مگر کچھ اچھی طرح سے ذہن میں نہیں آتا تھا کہ اُس بڈھے کی اُس جوان عورت کیطرف اسطرح دیکھنے کی کیا وجہ ہو اور پھر اس خوشی کا کیا سبب ہے- چند منٹ کے بعد بادشاہ نے اُس بڈھے کو رخصت کیا اور اُس کنیز کو ساتھ لیکر پائیں باغ کیطرف چلا- یہ باغ اسی قصر سے ملا ہوا داہنی جانب کو واقع ہی جسکی درستی میں باغبانوں نے خوب اپنے جوہر دکھلائے ہیں-
چمن بندی اُسوقت کے مذاق کے اعتبار سے بہت اچھی ہو- پٹریاں صاف ہیں- روشوں پر سرخی کٹی ہوئی ہو اور اسکے کنارے سبزہ اور سبزہ کے بعد پانی جانیکی نالیاں- نالیوں میں شیشے کے چمکتے ہوئے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے اور اُسکے بعد پھر اونچے اونچے سبزے کی قطار ہو جس کی ہری ہری پتیاں ہوا کی اسی سنک سے بھی اسطرح تھرا جاتی ہیں جس طرح اسوقت ایک امید و بیم کی حالت میں ہمارا دل کانپ رہا ہو- ان نالیوں میں اس چمن کے سبز و شاداب رکھنے کے لئے پانی اسطرح بھرا ہوا بہ رہا ہی جسطرح حیوانی اور انسانی جسموں کی پرورش کے لئے رگوں میں خون دوڑتا پھرتا ہی- باغ کے گرد مختلف قسم کے کمرے اور کمروں کے آگے اندر کیطرف برآمدے

اور طرح طرح کے سائبانوں کی یہ ہیں ہو جیسے کہیں ٹوٹنے والے سلسلے نے اس باغ کو چاروں طرف سے اسطرح
گھیر لیا ہے جیسے اُس وقت کی آپ ہی آپ ترقی کر جانیوالی حیرت ہمارے دل کو گھیر لیتی ہے گو ان پہاڑوں
کی اسقدر بلندی دیکھکر بظاہر خیال ہوتا ہوگا کہ اسکی وجہ سے اُس قدر زیادہ ہوا یہاں پہنچتی ہوگی جو جوانان
چمن کے اینٹھنے اور حسینان چمن کے نکھار دینے کافی بھی جائے مگر نہیں جسقدر اس باغ کے اندر وسعت ہے
اُس کے سامنے ان دیواروں کی بلندی کی وہی نسبت ہے جو اونچے اونچے پہاڑوں کی نسبت قادر مطلق کی اس
پیدا کی ہوئی زمین کے سامنے ہے جسکا قطر قریباً ۸۰۰۰ میل ہے۔

اب دن کم ہوتے ہوتے بہت تھوڑا رہگیا ہے مگر پھر بھی جس قدر ہے اُسکو ان سخت گھڑیوں سے کم نہیں سمجھنا چاہیئے
جو شب فراق کی آٹھ گھڑیاں کسی بدنصیب کی جان لینے کے لیے کسی طرح کاٹے نہیں کٹتیں دھوپ ڈھل چکی ہے
حسینان چمن کے پھول سے رخسار و تپ پڑ رہے ہیں۔ اُن کا لال لال رنگ خوف سے اُڑا جاتا ہے اور وہ دلتنگ
غنچے جنھوں نے زمانہ کی ناموافق ہوا سے بچنے کے لیے ابھی آنکھ کھول کر دنیا کو دیکھا بھی نہ تھا یہاں کا یہ رنگ
ڈھنگ دیکھکر بڑے افسوس سے سر ... جھکا لیا ہے پتیاں کمہلا گئی ہیں اور شاخیں بید کیطرح کانپ رہی
ہیں۔ آس پاس جسقدر درخت ہیں وہ سب کسی قدر بلند ہیں لیکن درختوں کا یہ سلسلہ محیط سے مرکز کیطرف
جسقدر بڑھتا گیا ہے اُسی ترتیب کے ساتھ ان درختوں کی بلندی میں بھی کمی ہوتی گئی ہے یہانتک کہ ان درختوں
کے ختم ہونیکے بعد زمین کا فقط ایک مسطح تختہ رہگیا ہے جسپر بجز اُن پھولوں کے اور کوئی چیز نظر نہیں آتی جو بالکل
زمین سے ملے ہوئے اپنے پتوں اور سبزے کی آڑ میں چھپکر اپنی خوشرنگیاں دکھاتے ہوں۔ اس چمن کے وسط
میں ایک عالیشان بارہ دری ہے جو ظریفی اور نفیس سامان سے بہت اچھی طرح آراستہ ہے۔ اسکے چاروں
طرف ایک ایک چھوٹا حوض بنا ہوا ہے جسمیں فوارے بڑے لطف کیساتھ اپنے خزانوں کو خالی کر رہے
ہیں۔ زمین کے اُٹھنے والے بخارات سے محفوظ رہنے کے لیے یہ بارہ دری بہت اونچی کرسی پر بنائی گئی ہے
مگر سب طرف کے دروازے بند ہیں اور اُنپر چلمنیں اُسی طرح پڑی ہوئی ہیں جسطرح کوئی غمگین آدمی جو
جسکی نظروں میں ساری دنیا تیرہ و تار ہو گئی ہو آنکھیں بند کیے بیٹھا ہو اور اسکی پلکیں سیدھی ہو کر بالکل
نیچے جھک گئی ہوں۔ نہیں روتے روتے جسکی ساری کی ساری اسطرح نکل گئی ہو جسطرح کسی حسین نے کسی حوض
پر بیٹھ کر لگایا ہوا ... بھرنے کے ساتھ ہی سکڑ لانبے لانبے بالوں کے وہ سارے خم اور پیچ نکل گئے ہوں جنمیں
عشاق کے دل چھپا چھپا کر رکھے جاتے تھے۔ ہاں البتہ ایک طرف ... ہوا سے پھڑپھڑانے کی آنکھوں
کیطرح جھلملا رہی ہیں لیکن انمیں سے بھی کوئی آتا جاتا نظر نہیں آتا ... جو اس باغ
کے گرد ... ہیں جابجا عورتیں بھی معلوم ہوتی ہیں مگر ظاہراً ... کچھ ایسی اُداسی کے ساتھ سکوت

برس رہا ہو کہ خواہ مخواہ دل کو الجھن ہوتی ہے اور کان آنکھوں سے شکایت کرنے کے لیے مستعد ہو جاتے ہیں۔ اس بار یہی کمرے کے وسط میں جسکی آرائش میں اور کمروں سے زیادہ اہتمام کیا گیا ہے ایک پلنگ لگا ہوا ہے جس پر چاروں طرف حسرت اور بیکسی کا جھرمٹ ہے اور بیچ میں غم نصیب ہنوریا چپ پڑی ہے اسکے حسن اور جمال کا تو اب تذکرہ ہی کیا ہے نہ تو وہ ہوش ہے اور نہ وہ شکل ہی باقی رہی ہے رخساروں کی ہڈیاں نکل آئی ہیں۔ اور نیلی نیلی رگوں کا وہ جال اچھی طرح نظر آتا ہے جس میں اسکا طائر روح بند کیا گیا ہے۔ اسکے سر کے پریشان بال اس پریشانی کے عالم میں اسکی اور نحافت کیساتھ اور بھی ترقی کر جانیوالی نزاکت دیکھ دیکھکر کروٹ لینے میں سہارا دینے کے لیے کمرے پلٹے ہوئے ہیں آنکھیں کچھ کھلی ہوئی ہیں آنسو جاری ہیں اور ویلی پٹی کے نیچے بیٹھی رومال سے اسکے آنسو پونچھ رہی ہے اور خود بھی روتی جاتی ہے۔ ہنوریا کا اس جگہ نام سنکر اکثر لوگونکو تعجب ہوگا اور اگر بعض بعض کی بات ہے یہ جملہ ہنوریا یہاں کہاں سے نکل گیا ہو تو کچھ تعجب نہیں لیکن سمجھنے والے اوپر کے بیان اچھی طرح سمجھ گئے ہونگے کہ یہ سب کارروائیاں تارسمانڈ ہی کی ہیں اور حقیقت میں واقعہ بھی یہی تھا کہ جب تارسمانڈ پرشیا سے لشکر لیکر دارالسلطنت کی طرف آرہا تھا تو آلپس کے قریب ہنوریا کو بے یار و مددگار پاکر پکڑ لیا۔ گو ہنوریا اور ویلی نے خوب دل کھولکر داد شجاعت دی تھی۔ مگر دنیا میں کوئی مرد میدان ایسا نہیں ہے کہ ہزار آدمیوں سے جیت لیجا سکے۔ بالآخر قتل ہوا اور ہنوریا ویلی کسیقدر مجروح ہونیکے بعد گرفتار ہوگئیں۔ گو اسوقت انہوں نے بہت ہائے وائے مچائی لیکن بجز صدائے بازگشت اور کوئی آواز نہ آئی اور اسی حالت گرفتاری میں ان دونوں کو یہاں پہنچنا نصیب ہوا جسمیں وہ گرفتار ہیں۔

ہنوریا اسیطرح سسکیاں لے رہی تھی اور ویلی اپنی بھرائی ہوئی آواز سے گو ہزار ہزار طرح سے اسکو سمجھاتی تھی مگر بیکس ہنوریا کے رونے کا تار آسمان سے لگاتار آنیوالی بلاؤں کے سلسلے کیطرح نہیں ٹوٹتا تھا۔ بالآخر ویلی نے جب اسکو کسیطرح مجبور کیا تو سنتے سنتے ہنوریا کے کان تھک گئے دماغ پریشان ہوگیا۔ تب اسنے اس حزین اور کمزور آواز میں جو سو جگہ اٹھ بیٹھکر سینے سے منھ تک آئی تھی اسطرح کہا ہائے تمھارا زور بھی مجھ میرکو پر غضب چلتا ہے۔ اس دشمن کمبخت کو آسمانی طاقت دیکھکر نہیں سمجھاتیں جسکی بات ذرا سی گرد خون سے رنگ رنگکر مجھکو پیس ڈالا اور اب تک اسیطرح مجھکو درخاک میں ملانے کیلئے زمین کیطرف جھکا ہوا ہے۔ وہ (آنکھ کے اشارے سے بتاکر) جسکا نیلا نیلا رنگ ہے جسنے خدا جانے کتنے زمین کے سپرد کر دیئے اور اب میری باری ہے۔ بغیر میری جان لیے نہ چھوڑے گا۔ آہ میں کسطرح نہ روؤں۔ میرا تو دل بیٹھا جا رہا ہے اور اسنے تو میرے دنیا میں پیدا کی گئی ہوں تم خیال تو کرو کیسی کیسی آسمان سے ناگہانی بلائیں مجھ پر ٹوٹیں۔ آہ کس طرح ملے تھے اور کسطرح چھوٹ گئے

ملے ہی نہ تھے۔ واہ ری قسمت! واہ رے مقدر!!"

ویلی۔ ہاں بیوی یہ سب صحیح ہے زمانے کی جسقدر شکایت کیجیے بجا ہے مگر حضور یہ گرگٹ کیطرح زمانے کے بدلتے ہوئے رنگ۔ زمانے کے تغیرات کو ثابت کر رہے ہیں۔ اور دیکھنے والے کو اس امر کا اچھی طرح یقین دلا رہے ہیں کہ کل کی حالت آج نہیں ہے تو یقیناً آج کی حالت بھی کل باقی نہ رہے گی کبھی تو دن پھرینگے کبھی تو مقدر سیدھا ہوگا کبھی تو آپ کے ارمان بھرے دل پر خدا کو رحم آئے گا"

ہنوریا۔ (بہت مایوسانہ لہجے میں) ویلی کیا کہتی ہو۔ توبہ کرو۔ یہ وہ نصیب نہیں جو کبھی پلٹے۔ زہے کے انقلاب کا جو کوئی قائل ہوگا۔ ہوگا۔ مگر میں تو جانتی ہوں یہ سب دل کے ڈھکوسلے ہیں سراسر غلط۔ بالکل جھوٹ تیرے ساتھ تو زمانے کی جو دشمنی پہلے تھی وہی ابتک چلی جاتی ہے اور جو کچھ آسمان کی کل تھی وہی آج ہے۔ اور اگر ہو بھی انقلاب تو شاید اس سے بُرے ہی دن دیکھنا نصیب ہوں گے۔ تم اس موذی ٹامسن کی نظر پہلے دیکھتی تھیں تو کیا ارادے معلوم ہوتے تھے مگر وہ کہیے خیر ہو گئی۔ موئے پر میرا صبر پڑا بیمار ہو گیا ورنہ خدا جانے ابتک اس نے کیسے کچھ ہاتھ پاؤں پھیلائے ہوتے۔ اب اچھا ہوا ہے۔ دیکھیے کیا ہوتا ہے۔ ویلی سچ کہتی ہوں خدا کی قسم اگر موے نے کچھ اور ارادہ کیا تو ایک ہی چھری میں اپنا کام تمام کر لونگی (ایک ٹھنڈی سانس لیکر) ہاں میں جانتی ہوں۔ ایسا ہی ہوگا۔ اچھا ہے کسی کی آئی ہو تو مجھکو آجائے روز روز کی اس جانکنی سے تو نجات پاؤں۔ مگر آہ نہیں معلوم وہ کہاں ہونگے۔ ہائے کچھ خبر نہیں۔ نہیں معلوم اُسدن کسکی فتح ہوئی اور پیارے جان پر کیا گذری۔ ہائے اگر انھیں کی فتح بھی ہوئی ہوگی (خدا ایسا ہی کرے) تاہم جب وہ آلیس کے پاس مجھکو تلاش کرتے ہوئے پہنچے ہونگے (ٹھنڈی سانس لیکر) اور یا اُنک بچارے کی (خدا مغفرت کرے) نعش دیکھی ہوگی تو ہائے انکے دل پر کیا گزرا ہوگا کیا کہتے ہوں گے اور وہ میکسمن بیچارے کے ساتھ کسطرح پیش آئے ہونگے ہائے اب وہ کسطرح ملیں گے۔ خداوندا کیا اس ناشاد نامراد کم نصیب ہنوریا کو مرتے دم بھی حسرت دیدار رہجائیگی۔ آہ مقدر میں یہی لکھا تھا ہی" یہ دردناک باتیں تھیں جو ہنوریا کی زبان سے نکل رہی تھیں لیکن اسکا حال اسوقت یہ تھا کہ دونوں ہاتھوں سے اپنے کلیجے کو پکڑے ہوئے تھیں۔ باتیں کرتے کرتے بار بار چپ ہو جاتی تھی جب ہچکی سی اسکو کچھ کہنے کا موقع دیتی تھی اور وہ اپنے جملہ کو ختم کرتی تھی تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اسیقدر جملے کے درد بھرے اثر نے اب اسمیں بات کرنیکی قوت نہیں باقی رکھی ہے اُسکے چہرہ کا نقشہ بار بار بدلتا تھا اور اس کے زرد زرد رنگ پر دیکھا جاتا تھا کہ چرخ نیلگون کی چوٹیں سہتے سہتے ایک قسم کی نیلاہٹ پیدا ہو جاتی ہے یا وہ چمک دمک تشریف لیجاتی ہے جسکا قیام حیات کیساتھ ضروری ہوتا ہے۔ وہ آنکھیں بہ سستی کھولتی ہے مگر پلکیں کسی ناتوان یا کسی حسین کی شرم آلودہ نگاہوں کیطرح جھکی ہی جاتی تھیں پتلیاں اوپر چڑھی جاتی تھیں اور ایسا معلوم ہوتا تھا

اگرچہ مہلا سوقت اس کے لیے گزر رہا ہو اُس کی برداشت اب کسیطرح نہین کرسکتی لعد اسکی اسوج غفلت
[illegible] دیر کیلئے کم ہوجاتی
ہو غشی کا دورہ اسپر فوراً ہوجاتا۔ اگر وتی کی وحشت ناک اور گھبرائی ہوئی آواز ادھر عورتونکو اس پاس کمرون سے
لاکر یہان جمع نکردیتی جو یہان اُسکی خدمت کیلئے مقرر تھین وہ سب اسوقت اسکے ہوش مین لانے مین کی کوشش کرتین
وہ اسیطرح چپ پڑی ہوئی تھی۔ پلنگ کے چارونطرف عورتونکا ہجوم تھا کوئی اسکا یہ حال دیکھکر
اسکی نوجوانی پر افسوس کررہی ہے۔ کوئی جلدی جلدی ہاتھ پاؤن سہلا رہی تھی کہ تارسماند کے آنے کی
خبر معلوم ہوئی اور سب بہت مستعدی کے ساتھ اپنے اپنے کامونمین معروف ہوگئین۔ اب شام کا وقت
بالکل قریب ہے۔ دھوپ کی زردی مین سرخی کی آمیزش ہو چلی ہے اور وہ سنہرا سنہرا رنگ بہت ہی بھلا
معلوم ہوتا ہے جو اسوقت ڈوبتے ہوئے آفتاب سے نکل نکلکر اس بارہ دری کی اونچی اونچی منڈیرون اور درختونکی ہری
ہری پتیونکو اپنے رنگ مین رنگ رہا ہے۔ وہ مرغان چمن جو اب تھوڑی ہی دیر مین یہانسے نکالے جائینگے
شام فراق کی آمد آمد دیکھکر بڑے شوق اور حسرت سے پھولون سے گلے مل رہے ہین اور شمع وچراغ کے جانباز
عاشق پروانے روز ہجران کا اب آخری وقت دیکھکر اس غرض سے پر تولے ہوئے بیٹھے ہین کہ ادھر شمع شبافروز کے
حسن بلاسوز کی جھلکیان دیکھین ادھر چراغ مین بتی پڑی اور ادھر ہم نظارہ بازیکے خوب دل کھولکر مزے لوٹین
بارہ دری کے آگے سب کنیزین صف باندھے تعظیم کے لئے اسیطرح کھڑی ہین جسطرح ہر طرف جوانان چمن
اور تارسماند آتے آتے اس کمرے مین آکر بیٹھ گیا ہے جسمین ہنوریا آنکھین بند کئے چپ پڑی ہے۔ تارسماند نے
یہان پہنچکر پہلے چشیدہ ہوشی زبانی ہنوریا کی اس غشی کا حال سنا جسکا دورہ ابھی ابھی آنے والا تھا مگر رک گیا۔ اور اُسکے
بعد ہنوریا سے مخاطب ہوکر بہت پُرافسوس لہجے سے لاطینی زبان مین کہا "وائے کم نصیب بیچاری عورت آخر تجھکو کیا ہوگیا ہے
تیری دلبستگی اور غم غلط کرنیکے لئے وہ کونسی ایسی تدبیرین تھین جو نہین کی گئین ہر طرح کی خاطرداری کیگئی
ہر طرحکا آرام دیا گیا لیکن تیرا مزاج کسیطرح نہین سنبھلتا اور تو اپنی بگڑی ہوئی تقدیر کیطرح کسیطرح راہ پر نہین آتی"
ہنوریا کے وہ کان جسمین شاہزادگی کی ہوا ابتک بھری ہوئی تھی اس خطاب اور ان باتونکے سننے کی تاب
نلاسکے مگر اختیار ہی کیا تھا جو کچھ کرتی۔ بے اختیار آنکھون سے ٹپ ٹپ آنسو گر پڑے اور پھر اسطرح اپنی حزین
آواز سے بولی "ہان صحیح ہے۔ میرے کمبخت ہونے مین شک ہی کیا ہے مین تو کمبخت کیا بدبخت ہون۔ اور
بدبخت بھی انتہا ہی درجہ کی۔ بیشک آپنے میری دلجوئی اور خاطرداری مین بہت کوشش کی مگر کب جب ملک الموت
نیکو آپنے پہلے میری روح رگ رگ سے نکال لی اور اب یہ سب خاطر مدارات میری تقدیر سے شاید مجھکو اس سے
زیادہ آرام نہین دیسکتی جسقدر مدتون کی بیجان نعشونکے حق مین ابتک یونانیونکی تعظیم۔ یہ باتین اسوقت

جسکی زبان تک نکل رہی ہین وہ اپنے آپ کچھ [illegible] کا
اندیشہ نہین کہ یا اُسکی بے ادبانہ تقریر اِس کے ساتھ کیا کر سکیگی اگر کچھ کر جائے تو آپ کے اس ہجے سے بدرجہا
اچھا ہوگا اور مین یہ سمجھونگی کہ میری یہ بے ادبانہ تقریر میری تقدیر سے اچھی تھی اور بڑا سلوک کر گئی ۔
ٹارسانڈ کے لیے آج یہ پہلا ہی دن تھا کہ وہ اپنی بات کے جواب مین ہنوریا کی زبان سے کوئی کلمہ سنے ورنہ
ابتک اسکے کان اُس کے دل کو شعرا کے اس سجے کا مطلب سمجھا رہے تھے جو حسینونکی بے دہنی کے
باب مین اکثر زبان زد رہا اور اسی وجہ سے وہ کسیقدر خوش ہو کر اسطرح کہنے لگا ’’نہین مجکو تمھاری اس
گستاخانہ تقریر کا کوئی خیال نہین ۔ تم پریشان ہو تمھارا دل ٹھکانے نہین ہے تمھارے حواس بجا نہین ہین اور
اس اعتبار سے جو کچھ تم نے کہا وہ کوئی چیز نہین ۔ مگر مین تم سے کہتا ہون ۔ کیا تمھارے لئے اس سے زیادہ
اور کوئی فخر اور مرتبے کی بات ہو سکتی ہے کہ تم مجھ سے ایک خود مختار بادشاہ کی ملکہ بنکر رہو؟‘‘
ہنوریا ’’مین اور ملکہ! میرے مقدر مین جسکی لونڈی یا ملکہ بننا لکھا تھا مین ہو چکی ہان اگر خداوند
یسوع نے ایک شوہر دار عورت کے ساتھ دوسرے کو عقد کرنے کی کسی کو اجازت دی ہو اور ہولی ورجن
اُس عورت پر لعنت نکرین تو بیشک کوئی وہ عورت بادشاہ کے ایسے حکم سے سرتابی نہین کر سکتی ہے
جس کسی کو اسکی بیکسی نے میری طرح بالکل بے دست و پا کر دیا ہو لیکن مین تو اس قابل ہی نہین اور نہ
ایسا مجھ سے ہو سکتا ہے ۔ مجکو تو خدا کے لئے اس سے معاف ہی رکھیئے‘‘
ہنوریا کی یہ تقریر سنکر ٹارسانڈ کو اچھی طرح سے یہ یقین کر لینا پڑا کہ یہ عورت کسیطرح میرے قابو مین نہین
آسکتی اور پھر اُس نے اپنا طرز کلام بدلکر اسطرح کہا ’’اچھا ۔ اگر اس عزت اور مرتبے کے حاصل
کرنے مین تیری تقدیر میرے ساتھ دشمنی کر رہی ہے اور ناجنسی کی وجہ سے یہان رہنے مین تیری
حالت اُسی وحشی پرند کیطرح جو سب سے زیادہ خدا کی اشرف المخلوقات کی قابل قدر صحبت سے متنفر
ہو کر قفس مین اس لئے پھڑپھڑا رہی ہو کہ اس آرام اور آسایش سے چھوٹ کر پھر اڑنے کیلئے محتاج
پھرے تو بسم اللہ تم مجکو اپنے حسب و نسب اور اپنے وطن سے مطلع کر دو ۔ مین تمکو وہان بھیجدون
ٹارسانڈ کی اس سوال سے کچھ اور غرض نہ تھی اور شاید اُس سے ایسا بھی نہوتا جسکا وہ عذر کر رہا تھا
لیکن ہنوریا کے حسن و جمال ۔ اُسکی ہٹ اور انکار اور اُسکے غیور ہونے نے اسکے دل مین اس امر کا بہت
اشتیاق پیدا کر دیا تھا کہ وہ کسی طرح اس امر سے واقف ہو کہ یہ عورت کسی معزز خاندان سے ہے
اور اس قابل ہے کہ مین اسکو اپنی ملکہ بنا سکون یا نہین ۔ لیکن جسوقت ٹارسانڈ نے اس جملے کو ختم
کیا تھا اسوقت ڈاینا کے چہرے پر ایک بدیہی تغیر پیدا ہو گیا تھا ۔ اداسی اُسکے چہرہ پر چھا گئی تھی ہوائیان

آرہے تھی تھیں - اور اُسنے بے اختیار اپنے دانت کے نیچے آنگلی داب لی تھی اور گو فوراً کسی آنے والے خیال نے اسکی اس عارضی حالت مین تبدیلی پیدا کر دی مگر پھر بھی قلبی اضطراب کی خاص خاص علامات ڈائنا کے چھپائے ابھی نہین چھپتے تھے اور گو بادشاہ کی نظر اسوقت اتفاق سے اسپر نہین پڑی مگر وہ آنکھین ضرور دیکھ سکتی تھین جنکو قیافہ شناسی مین کچھ بھی دخل ہوتی - اسکا یکبارگی چہرے کا سفید ہو جانا بتا رہا تھا کہ کوئی اینوالا اندیشہ اور خوف اسکا خون اسکے دل کیطرف بہالیگیا اور اسکی گھبرائی ہوئی نگاہین زبان حال سے کہہ رہی تھین کہ اسکی آنکھون کے سامنے اسوقت کچھ امید و بیم کے نقشے پھر رہے ہین جس سے یہ اسقدر منتشر ہے -
ہنوریا کے اُڑتے ہوئے حواس اور کھوئی ہوئی عقل کیلئے یہ وقت بہت نازک تھا - کچھ تو اسکا دل کہتا تھا کہ مین اپنے افسوسناک حالات سے اسکو مطلع کر دون - شاید کچھ رحم ہی آجائے اور کہین طرح طرح کے خوفناک اندیشے اسکی آنکھونکے سامنے آ آ کر اسکو کہنے سے منع کرتے تھے - انتشار تھا اُلجھن تھی اور ایسی حالتمین اسکی وہ زبان جسکو اسوقت کچھ کہتے نہین بنتا تھا - آٹک آٹک کے اسطرح کہہ رہی تھی "مین خواہ اس عذاب سے چھوٹون یا نہ چھوٹون مجھکو مرجانا قبول ہے لیکن اس حالت مین ہوکر اپنے خاندان کو اپنی زبان سے بدنام کرنا نہین چاہتی - نہ میرا کچھ نام نہ میرا کہین وطن اگر آپکو بیکس دہندہ پر رحم آسکتا ہو تو بس یہی آپکی عنایت کافی ہے کہ آپ مجھے یہان سے نکال دین - جہان میرا جی چاہیگا چلی جاونگی"
ہنوریا کی اس تقریر سے گو مارسانڈ کے مزاج مین کسیقدر برہمی آئی - اسکا چہرہ معمول سے زیادہ سرخ ہو گیا - اسکی آنکھین لال لال ہو گئین اور ریحال دیکھکر اس امر کا بہت اندیشہ ہوتا تھا کہ دیکھئے یہ اسکا غصہ بیچاری ہنوریا کے ساتھ کیا ستم کریگا مگر ہنوریا کی بھولی بھولی صورت اور صورت پر چھائی ہوئی بیکسی نے سفارشی بنکر کسیقدر اُسکے غصے کی بھڑکی ہوئی آگ کو ٹھنڈا کر دیا اور وہ ڈائنا کو وہین چھوڑ کر اپنے دل سے یہ کہتا ہوا "خیر چندے اور دیکھ لینا چاہیئے ابھی مین بیماری سے اٹھا ہون اور شاید جبتک کچھ اسکا مزاج راہ پر بھی آجائے ورنہ پھر دیکھا جائیگا - یہ کر ہی کیا سکتی ہے" یہانسے چلا گیا -
مارسانڈ کے جانیکے بعد ڈائنا نے ادھر اُدھر کی باتین کر کے ہنوریا کو اپنی طرف متوجہ کرنا چاہا لیکن اسوقت تک تو اسنے مطلق خیال نہین کیا جب تک کہ اور عورتین حاضر رہین لیکن جب تخلیہ ہو گیا اور بجز دلی کے اور کوئی غیر یہان نہ رہا تو ڈائنا نے بہت سرگوشی کیساتھ کوئی بات ہنوریا کے کان مین کہی - خدا جانے کس قسم کی بات تھی کہ یا تو ہنوریا چپ مضمحل پڑی ہوئی تھی یا یکبارگی اُٹھکر بیٹھ گئی ایکسنسنی اور تازہ روح اسکے جسم مین آگئی کچھ متحیر سا ہو کر سر سے پیر تک ... اور نہ معلوم ہوا ... بے اختیار کچھ

تبسم کی کیفیت پیدا ہوگئی جنپر عرصے سے ہنسی کا آنا تو کیا معنے ہان اکثر غم اور غصے مین ہونٹون کے چبا لینے کی وجہ نیل ضرور پڑگئے تھے اسکے اداس چہرے پر خوشی کے آثار نمودار ہوگئے اور زرد زرد رخسارون پر جا بجا یہ معلوم ہوتا کہ خون کے چھینٹ لیتا ہوا چلا آتا ہے اور اسکی سرخ سرخ جھلکیان اپنی طرح کے تماشے دکھلا رہی ہین۔

یہ سب کچھ تھا لیکن ہنوز یا سے مبتلائے بلا عورت کے اسطرح یک بیک خوش ہونیکی کوئی خاص وجہ ذہن مین نہین آتی ہے وہ تو آسمان کی ستائی ہوئی تھی اسکی تقدیر خراب تھی۔ اسکو تو راتدن پھنکنے سے شغل تھا اسکے پاس اس موقع خوشی کا بھلا کیا کام۔ ایسی حالت مین اسکے دل خوش ہونیکی اگر کوئی وجہ ہوسکتی تھی تو اس بلا سے اپنی رہائی کی امید یا جان سے ملنے کی خوشخبری لیکن ہمکو تو ابتک ایک کی بھی خبر نہین یہ خوشی جسمین کچھ امید و بیم کی کیفیت ملی ہوئی تھی کچھ اسیوقت کیلئے مخصوص بھی تھی بلکہ اسکو کسیقدر ثبات بھی تھا مگو اسکی کوئی وجہ ہو مگر دیکھا گیا کہ یہ خوشی ہنوز یا کے دل کے ساتھ کچھ اچھا سلوک کر گئی۔ اب بعض بعض روز اسکی حالت پہلے سے سنبھلتی جاتی ہے اور اکثر اوقات اکیلے بیٹھے بیٹھکر ڈائنا سے خوب آہستہ آہستہ باتین ہوتی ہین

آٹھوان باب۔

خس کم جہان پاک

ہم نہین ای آہ تو سارا زمانہ ہیچ ہے
پھونک دے سبکو نہین تجھ آسمان ہو کوئی ہو

واقعی دل جلونکی آہ بیکار نہین جاتی۔ کبھی نہ کبھی اپنا اثر دکھا ہی دیتی ہی۔ شمع رات بھر جلتے جلتے جب ختم ہوتی ہے تو بالآخر اسکے منھ سے آہ نکل کر نکلتا ہوا دھوان اس آگ کو بھی نیست و نابود کر ہی دیتا ہے جسنے اس کو رات بھر جلا جلا کر خوب ہی آٹھ آٹھ آنسون رولایا تھا۔ وہ زمین جسنے خدا جانے کتنونکو کھا لیا ایک دن دیکھ لیجئے گا اسکا کلیجہ بھی کسی سینہ فگار دلریش عاشق کے قلب کیطرح پھٹ جائے گا اور یہ بھی سن لیجئے گا کہ کسی دن وہ آسمان بھی آج چکنا چور ہو کر رہی پڑا جسنے خدا کے بندون کو بہت ستایا تھا۔ دیکھئے جب گرمی کی تیز دھوپ نے زمین سے آسمان تک ایک قیامت برپا کر دی ہے۔ ہل چل پڑ گئی۔ الامان الحفیظ کی صدائین بلند ہوئین اور آفتاب نے کرۂ زمین کے ساتون طبق مین گھس گھسکر پانی کے ان ننھے ننھے اجزاء کو بھاپ بنا کر زبردستی اوپر لے چلین جو ڈر کے مارے زمانے کی نظر بچا کر خدا جانے زمین کے کس کونے مین چھپ رہے تھے۔ تو پھر آخر کیا ہوا؟ کسی کی آہ اثر کر گئی ہے۔ برسات کا موسم آگیا اور دیکھتے ہی دیکھتے دیکھتے آفتاب کی بشری زاری ہوگئی دیکھئے وہ اودی اودی گھٹائین اٹھتی چلی آتی ہین کسطرح جسطرح کوئی شرلی

جھومتا ہوا چلا آتا ہو - وہ اگھٹین - وہ بادل گرجا - وہ بجلی چمکی اور وہ آسمان کسی رنج وغم مین کسی محروم نصیب عاشق کیطرح رو دیا - صبح ہوئے گو کچھ عرصہ ہوگیا ہو مگر ابر کیوجہ سے ابھی یہ نہین معلوم ہوتا کہ آفتاب کہین نکلا بھی ہو - نہ کہین اُسکی کرنین نظر آتی ہین - نہ کہین دھوپ معلوم ہوتی ہو - ہنین پڑ رہی ہو اور بوندیونکے لگاتار آنے والے سلسلہ نے فضائے آسمان مین بہت خوبصورتی کے ساتھ جدولکشی کردی ہو - جو صبح کی ہلکی روشنی اور گھرے ہوئے ابر کی تاریکی مین بہت اچھی معلوم ہوتی ہو اور اُن بے آبی خطوط کے نزدیک نزدیک ہونے اور ملجانیکی وجہ سے یہی معلوم ہوتا ہو کہ شاید زمین سے آسمان تک دھوان سا بھرا ہو - ایشیس اپنے ریونا والے مکان کے ایک پُر تکلف کمرے مین تنہا بیٹھا ہوا ہو اور کوئی آس پاس نہین - گو برسات مین بعض بعض اوقات تیز ہوا کے چلنے والے جھونکے بوندیونسے ٹھنڈے ہو ہو کر اُسکے پاس آتے ہین اور اُس غور وفکر سے اسکو چونکا دیتے ہین جس اسوقت اسکو اور سب لوگونسے یہان علحدہ لاکر بٹھایا - لیکن اسکو فکر کس بات کی ؟ اگر ہوگی بھی تو کسی کو فریب دینے کی یا کسی کوئی اور تازہ چال چلنے کی جسکی ہمیشہ سے اسکو عادت ہو - لیکن عام قاعدہ ہو کہ جب کوئی شخص علی الخصوص جسکو زیادہ بکنے کی عادت ہوتی ہو - اور وہ دیر تک خاموش بیٹھا رہتا ہو - تو اُسکی طبیعت مین اُلجھن ہوتی ہو - دلپر گرمی اُٹھتی ہو اور وہ خواہ مخواہ اس امر پر مجبور ہوتا ہو کہ کچھ باتین کرتا اور اُسکے دلکے بخارات نکلتے جو باتین نہ کرنے کی وجہ سے ابتک سینے مین بند تھے - ایشیس نے ایک مرتبہ اپنا جھکا ہوا سر اُٹھایا اور آپ ہی آپ اپنے دلسے اسطرح کہنے لگا "وہ کسی طرح مطلب نکلتا نظر نہین آتا - ملکہ پلیڈیا کا تو کچھ عندیہ معلوم ہوتا تھا مگر آجکل انکی علالت اُس کا موقع نہین دیتی کہ اُنسے اس معاملے مین کچھ کہا جائے اسمین کوئی شک نہین اگر میرے لڑکے کا عقد اُنکی پوتی سے ہو جاتا - تو بس پھر کیا تھا یہ تاج - یہ تخت - یہ ملک اور یہ مال سب اپنا ہی تھا لیکن تقدیر اُمور کو کیا کیجئے - انکو بیمار بھی آجکل ہونا تھا - اور اگر یہ کہین گذر گئین تو پھر ولین تنی ان سے اس کام کا نکلنا شاید کسیقدر مشکل ہوگا " اسیقدر باتین اسنے اپنے دل سے کی تھین کہ طبیعت کی بےحظی نے اسکو تھوڑی دیر کے لیئے پھر خاموش کردیا "

آجکل کچھ دنون سے ایشیس کو جو خبط ہوا ہو اور جن فکرونمین وہ رات دن غلطان پیچان رہتا ہو اسکو ہمارے ناول کے ناظرین یقیناً جانتے ہونگے - گو ہر انسان کے نفس امّارہ کی یہی خواہش ہوتی ہو کہ اسکے جاہ و مراتب کا ستارہ اسیطرح روز بروز ترقی کرتا جائے جسطرح پہلی رات کا چاند چودھوین تاریخ تک - اور ساری دُنیا کی جاہ و ثروت اُسی کے قبضے مین آجائے لیکن اسکے ساتھ اُسکو خواہش بھی ایسی چیز کی کرنی چاہیئے جو اس کے

حوصلے سے زیادہ تہوا ایشیس کا یہ خیال کہ ویلینٹینی ان کی بیٹی کیساتھ اپنے بیٹے کی شادی کرون اور
اس ذریعہ سے اُسکے ملک اور مال کا دعویدار بنون - یہ ایک ایسا رکیک خیال تھا کہ جسکی نسبت ایک لائق
اور ہوشیار وزیر کے واسطے کسیقدر غیر موزون معلوم ہوتا ہی اور پھر ایسی حالتین کہ جب اُس نے شاہزادی
ہنوریا کے معاملے مین پلپیٹیا اور ویلینٹینی ان کی طمع غلیظ کا حال اچھی طرح خود اپنی آنکھون سے
دیکھا تھا لیکن ہی یہ کہ لالچ بُری بلا ہی - اس کمبخت عارضے کے پیدا ہوتے ہی انسان کے دماغ مین خلل
آجاتا ہی - اسکی عقل جاتی رہتی ہی - سب اسکو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہین - ساری دنیا مین وہ انگشت نما
ہوجاتا ہی - مگر اسکی آنکھین بند ہوتی ہین اور وہ کچھ نہین دیکھتا -
ایشیس اسیطرح چپ سکوت مین بیٹھا ہوا تھا کہ ایک خادم نے سامنے آکر عرض کیا "جناب عالی
فرانس سے ایک آدمی آیا ہی اور حضور مین باریاب ہونا چاہتا ہی"
ایشیس "(تعجب کے لہجے مین) فرانس سے؟ اچھا آنے دو"
یہ حکم ہوتے ہی ایک شخص لاکر حاضر کیا گیا - اُس نے آداب بجالا کر ایک سر بمہر خط اُسکے سامنے پیش کیا -
معلوم نہین یہ کس کا خط تھا کہ اُسوقت اُسکے کھولنے مین اُسکے ہاتھ اُس سے زیادہ عجلت کر رہے تھے جسقدر
کسی بیصبر عاشق کو اپنی معشوق کے خط پڑھنے مین جلدی کرنی چاہیئے - جلدی جلدی لفافہ چاک
کیا اور بہت اشتیاق کے ساتھ پڑھنا شروع کیا - یہ بہت مختصر خط تھا - اور جسقدر لکھا تھا وہ ایسا تو تھا
کہ خط تقدیر کیطرح پڑھا ہی جاتا ہو مگر ہان البتہ اُس کا سمجھنا نوشتہ تقدیر کے سمجھنے سے کچھ مشکل نہ تھا اور
اگر سارے خط مین کوئی مطلب خیز فقرہ تھا تو وہ یہی تھا کہ "مین اپنا کام کر چکا - بس یہی سمجھنا چاہیئے کہ
میرا جادو اچھی طرح چلگیا - اگر کچھ کسر باقی رہگئی ہی تو وہ فقط اس لیئے قصداً اُٹھا رکھی گئی ہی کہ فوجی تدبیر
سے اطمینان ہوجائے - حفاظت کیلیئے جلد تھوڑی فوج آنی چاہیئے" لیکن اسوقت ایشیس کیحالت سے
ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ اس خط کا مطلب اچھی طرح سمجھ گیا ہی - اُسکی آنکھون سُرمانا چاہتا ہونٹون
پر تبسم - اور چہرے پر اُس جگہ بے انتہا خوشی نظر آتی تھی جہان اُس سے تھوڑی دیر پہلے بہت غور اور فکر کے نشان
پائے جاتے تھے - ایشیس اور اُس شخص سے پہلے اسوقت جو گفتگو ہوئی اُسکا سمجھنا بھی خط کے مضمون سمجھنے سے
کم مشکل نہ تھا - مگر ہان کئی بار جان اور ہنوریا کا نام ضرور آیا اور یہ شخص بھی چونکہ فرانس ہی سے آیا ہی
اس بنا پر ہم یہ قیاس کرسکتے ہین کہ غالباً یہ گفتگو بھی اُنھین دونون کی بابت ہوگی اور ایسکے ساتھ ہم
ایشیس کے اسوقت مسرت کیطرف خیال کرتے ہین تو ڈرتے ڈرتے یہ نتیجہ نکالنے کا موقع ملتا ہی کہ خدانخواستہ
خدانخواستہ ہمارے دوست جان اور اُسکی پیاری محبوبہ پر کوئی اور آفت آنے والی ہی - یا اُنھین دونون سے

کوئی ایشیس کے اُن آدمیونکو مل گیا ہو جو اُنکا پتہ لگانیکے لئے مخفی طور پر چارونطرف چھوٹتے ہوئے ہین لیکن جان کی نسبت تو ہم کہہ سکتے ہین مگر ہان ہنوریا کو تو اُس سے پہلے والے سین مین ابھی ابھی ہم نار سمانڈ کے باغ مین چھوڑا تھا۔

تھوڑی دیر تک تو آپ دونون مین اُسی قسم کی باتین ہوتی رہین۔ مگر پھر اسوقت سو سوار اپنے خاص سوارونمین سے ایشیس نے اسکے ساتھ کئے اور اُسی دم سبکو فہمایش کر کے فرانس کیطرف روانہ کر دیا۔

اَب آسمان بر سکر کچھ کھُل گیا ہو۔ ہوا کے تیز جھونکے کسی شوخ۔ شریر حسین کی قیامت خیز چال کا خاک اُڑاتے ہوئے چل رہے ہین۔ اور ابر کے ٹکڑے اُنھین کے ساتھ ساتھ کسی رکھے [illegible] اُڑے جاتے [illegible] ہین [illegible] پر [illegible] پڑ جاتا ہو پھر کچھ کرنونکی جھلکیان معلوم ہوتی ہین۔ اور پھر ابر کا ٹکڑا اُنکو چھپا لیتا ہو اور یہ کیفیت دیکھ دیکھ کر ہائے کبھی کا سنا سنایا وہ عضب کا واقعہ یاد ہی تو آجاتا ہو کہ کوئی شوخ چنچل جسکو کمسنی اور الھڑپنے کا تقاضا یا جوش جوانی کی اُمنگ اور حسن جمال کی قدرتی شوخی کسیطرح اسکو ایک عالم پر دم بھر بھی ٹھہرنے دیتی ہو۔ کبھی تو پردے سے مُنھ نکالکر جھانکتی ہو اور پھر فوراً ایک ادا کیساتھ فوراً چھپا لے پھر دل نہ مانے کنکھیونسے دیکھے اور اگر پھر اتفاق سے ایسی ہی زیادہ شرم آجائے تو گھبرا کر دونون ہاتھون سے مُنھ چھپا لے۔ تھوڑی ہی دیر تو یہ معلوم ہوتا ہو کہ آفتاب نے نکل کر ان ہرے ہرے پتونسے ہزارون چمکتی ہوئی کرنین پیدا کر دی ہین جنکے منھ کو ابھی آب رحمت نے گرد و غبار سے دھو دھلا کر خوب صاف کر دیا تھا اور وہ زمین کا ہر ایک حصہ اسوقت بجائے خود آفتابی یا چاندی کی زمین بنگیا ہو جسمین ابھی کا برسا ہوا پانی تھوڑا ابھر رہا گیا ہو اور پھر تھوڑی ہی دیر مین ایک قسم کا ہلکا ہلکا اندھیرا ساری دنیا مین پیدا ہو جاتا ہو جسکا لطف بھی اپنے رنگ مین لاجواب ہی ہوتا ہو۔ ایشیس اُسی کمرے کے آگے جسمین وہ ابھی بیٹھا ہوا تھا۔ سوارونکے بھیجنے کے بعد اب ٹہل رہا ہو۔ اور یہ باتین اپنے دل سے ہو رہی ہین یہ بس اب کیا ہی پالا مار لیا ہو۔ ڈیجسک[*] نے خدا جانے کیا ترکیب کی ہو۔ بڑا ہوشیار آدمی ہو۔ یہ لوگ پہنچے اور وہ ہنوریا کو لیکر وہان سے چلا۔ (کسیقدر افسوس سے) مگر جان کی ابھی تک کچھ خبر نہین ملی۔ ویلن ٹی ان اور ملکہ دونون مجھ سے بہت خوش ہونگے اور یقیناً میرے اس کارگذاری کے صلے مین سب کام بنجائینگے اور کیا عجب ہو جو اس خوشخبری کو سنکر وہ آج ہی میری درخواست منظور کر لین۔ مگر ملکہ کی علالت کا ضرور خیال ہوتا ہو۔ لیکن آئیے بھی چلکر اس خبر کی اطلاع تو کر دین آخر اسمین ہرج ہی کیا ہو۔ دیکھین تو کسقدر خوش ہوتی ہین اور اس خوشی سے میرے لئے کیا نتیجہ پیدا

[*] یہ ایک شخص کا نام ہو جسکو ایشیس نے پیشتر جان اور ہنوریا کی تلاش کے لئے بھیجا تھا ۱۲

ہوتا ہی - مگر ہان ابھی اُن کو یہ نہین بتلانا چاہیئے کہ ہنوریا مارسلانڈ کے پاس ہی ورنہ مادمارسلانڈ سے اُنھے
کسیقدر صدمہ ہین شاید یہ بالاہی بالا مارسلانڈ کو خط لکھکر ہنوریا کو بلالین اور پھر میری کارگذاری کچھ
ثابت ہو [illegible] آج [illegible] اسکی [illegible] بات [illegible] نہین کیا اور [illegible]
کے لئے گھوڑا مانگا - اور سوار ہوکر شاہی ایوان کیطرف چلا - ملکہ پلیڈیا کا چونکہ اب سن زیادہ ہوگیا ہی
وہ اصلی حرارت بالکل تشریف لیگئی ہی جسکا دوردورہ کچھ جوانی ہی کے عالم مین خوب ہوتا ہی - رطوبات
کی زیادتی اور دماغ ضعیف ہوجانیسے پٹھون کی عام کمزوری غالب آگئی ہی اور اسوجہ سے اب کچھ
دنون سے وہ اکثر نزلہ کے عوارض مین مبتلا رہتی ہی -
اسوقت بھی وہ اپنے ایوان خاص شاہی مین بیٹھی تھی ہی ضعف کی زیادتی گو اسکے اعضا کو بوجھل اور
بیتاب بناکر بار بار پلنگ پر لٹانا چاہتی ہی لیکن سینہ کی تنگی جو اسکو اچھی طرح سانس بھی نہین لینے دیتی ہی
پٹھون کے کھچ جانیکی وجہ سے کسیطرح اسکو لیٹنے نہین دیتی اور اس سبب سے وہ اپنا سر گاؤ تکیہ پر رکھے ہوے
اُلٹی اُلٹی سانسین لے رہی ہی - دمہ کا زور ہی - کھون کھون کر رہی ہی - اور ہوا کی آنے جانیوالی نالیون مین
بلغم کے مجتمع ہونے سے اسکا سینہ ارگن باجا بنگیا ہی جس سے طرح طرح کی آوازین نکل رہی ہین چارون
طرف اطبا کا مجمع ہی اور اُس خرابی پیدا کرنیوالی چیز کی مجسم صورت یہان نظر آتی ہی جو دنیا مین اختلاف
کے نام سے مشہور ہی - کسی طبیب کی رائے کسی سے ملتی نہ تھی اور ہر ایک دوسرے کے خلاف ہی کہتا تھا - دوائیون
کی بھرمار ہو رہی ہی اور جو کوئی دوا دیتا ہی وہ استعمال کرلی جاتی ہی - گو اس قسم کا علاج بجز ضرر کے
کبھی فائدہ نہین دیتا مگر خدا جانے اسوقت کیا اتفاق ہوا کہ کسی کی کوئی دوا کارگر ہوگئی اور تھوڑی
دیر کے لئے پلیڈیا اس قابل ہوئی کہ کچھ بات چیت کرے -
ایتھیس ابتک چپ تھا لیکن اب ملکہ کا مزاج کسیقدر سنبھلا ہوا دیکھکر مزاج پرسی کی اور دعائے
صحت دینے کے بعد کہا وہ بیشک بیمار اور اُسکے تیمار دار ونکے لئے وہ انتشار کی گھڑیان بہت ہی نازک
اور سخت ہوتی ہین جنمین مرض کے سخت حملے ہون اور ایسے وقت مین عموماً ہر شخص کا یہی دل چاہتا ہی کہ اسوقت
کوئی صورت ایسی ہوتی - کوئی خدا کا بندہ ایسا ہوتا کہ جسکے دست شفا سے ابھی صحت ہو جاتی لیکن یہ ایک
اضطراب کا خیال ہی اور اضطراب کے فعل کا جیسا کچھ نتیجہ ہوتا ہی اسکو زمانہ جانتا ہی - میرے نزدیک جسکا علاج کیا
جائے - استقلال کیساتھ کیا جائے اور جو دوا استعمال کیجائے - اسکا اثر دیکھ لیا جائے "
ملکہ - ہان یہ صحیح ہی لیکن جب کسی کی جان پر بنجاتی ہی اُسکو اسوقت کسی بات کا خیال نہین رہتا
اور وہ یہی چاہتا ہی کہ کوئی دوا ایسی پہنچے جس سے جان بچ جاتی - اگر ایک ہی دوا اور ایک ہی رائے پر تکیہ

کئے بیٹھے رہین تو بس جان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھنا چاہیئے۔ جسکا تجربہ ابھی ابھی ہو چکا ہی۔ اگر اسطرح علاج مین مستعدی اور جلدی نکیجاتی تو بھلا کیونکر آپ تک مجکو افاقہ ہوتا"

ایشیس "نہین۔ مین تو یہ عرض نہین کرتا کہ کسی کے علاج مین مستعدی سے کام نیا جائے۔ مرض سے غفلت کرنی یا اُسکو خفیف سمجھنا تو خود ہی ایک ایسا مرض ہی کہ جسکی دوا ہی نہین۔ مگر ہان مستعدی اسکا نام نہین ہی کہ بہت جلدی جلدی دوا پر دوا استعمال کیجائے یا دم بھر مین اسکا علاج اور ذرا دیر مین دوسرے کا علاج ہو۔ اس سے مریض بالکل تختہ مشق بنجاتا ہو اور کوئی طبیب اچھی طرح مزاج سے آشنا نہین ہوتا۔ اگر اس قسم کے علاج نے اتفاق سے اسوقت فائدہ بخشا تو یہ حضور کا اقبال ہی لیکن علاج معالجہ کو جو پسندیدہ قاعدہ ہو اسکے خلاف نہین کرنا چاہیئے"

ایشیس کی یہ رائے بھی صحیح تھی اور ملکہ کو ضعف بھی زائد تھا اسوجہ سے یہ تو خاموش ہو رہی لیکن ایشیس نے پھر کہا "ہان مین حضور کو اس امر کی خوشخبری دیتا ہون کہ مین نے شاہزادی ہنوریا کا پتہ لگا لیا"

ملکہ "(تعجب کے لہجے مین) سچ! یہ کہان۔

ایشیس "حضور ابھی مجکو اس امر کی تو اطلاع نہین ہی کہ وہ خاص کس جگہ ہین۔ مگر ہان اتنا معلوم ہوا کہ وہ فرانس کیطرف کہین ہین اور نہایت محفوظ جگہ"

ملکہ "تو پھر بھی انکا ملنا مشکل ہی۔ کیون۔ اور وہ مجرم لیو جان"

ایشیس "ہان اُنکا ملنا تو بہت مشکل۔ مگر مین نے بندوبست اچھا کیا ہی۔ بڑے بڑے ہوشیار آدمی اس کام پر مقرر کیے ہین اور کسیقدر فوج بھی بھیجدی ہی۔ لیکن جان کی خبر ابتک نہین ملی"

اب یہ بات اچھی طرح معلوم ہوئی کہ وہ شخص جو ابھی فرانس سے خط لیکر آیا تھا وہ ایشیس کو اسی امر کی خبر دینے آیا تھا۔ گو یہ تو اچھی طرح نہین معلوم کہ پلیسڈیا کو اسوقت خوشی کس امر کی تھی۔ جوش محبت کے ساتھ ہنوریا سے ملنے کی۔ یا اب اُس سے انتقام لینے کا موقع ملنے کی۔ مگر ہان اسوقت یہ ضرور دیکھا کہ اس علالت کی حالت مین بھی فوراً پلیسڈیا کے چہرے پر رونق آگئی اور اس نے اپنی کمزور آواز سے کہا۔ مین ضعف کیوجہ سے اسوقت تمھاری اس حسن تدبیر کی تعریف نہین کر سکتی لیکن انصاف کی بات یہ ہی کہ تم نے بہت بڑا کام کیا"

ایشیس "بندہ نوازی کے طور پر) خدا سلامت رکھے۔ یہ حضور کی قدر دانی ہی۔ ورنہ مین کیا اور میری تدبیر کیا۔ جو کچھ ہوا آپکے اقبال سے ہوا۔ ورنہ یہ کام کہین اسطرح ہونیوالا تھا۔ کسکو امید تھی۔ لیکن پیر و مرشد۔ گو عرض کرنیکا اسوقت موقع نہین ہی مگر تاہم مین بہت ادب کے ساتھ پھر حضور کو

اس اہم کام کی یاد دلانا چاہتا ہون جو میرے حوصلے سے تو کہین باہر ہے مگر حضور کے نزدیک بہت ہی سہل ہے
ملکہ ۔ مین سمجھی مگر میری حالت اسوقت اس قابل نہین ہی کہ مین اسکا کچھ جواب دون ۔ تم شاہزادے
صاحب کا عندیہ تو لو ۔ دیکھو وہ کیا کہتے ہین " اور یہ کہکر خاموش ہو رہی ۔

ایشیس کو بھی اب اصرار کا کوئی موقع نہ تھا اور اسنے یہ بھی دیکھا کہ پلیڈیا نے استقلال کہنے کے بعد اپنی آنکھیں
بند کر لی ہین ۔ اسوجہ سے وہ بھی وہان سے آداب تسلیمات بجا لا کر اٹھا اور خاص شاہی محل مین داخل ہوا ۔
یہ ایک بہت بڑی عمارت تھی جو بہت سے مکانات کو اپنے احاطے کے اندر لیے ہوئے تھی بہت اچھے اچھے
مکان بنے ہوے تھے اور انھین سے ایک عالی شان کوٹھی کے آگے برآمدے مین ولین ٹنی ان بیٹھا
ہوا تھا ۔ یہ کوٹھی طرح طرح کے قیمتی پتھرون سے بنائی گئی تھی اور اسکے فرش مین بالکل سنگ مرمر کام لیا
گیا جو اس کوٹھی کے برآمدے ہی تک ختم نہین ہو گیا تھا بلکہ برآمدے کے باہر نکلکر اس جگہ تک پھیلتا
چلا گیا تھا جہان سے ایک مختصر چمن نے زمین کے نرم نرم حصے کو اپنے نشو و نما کے لیے منتخب کر لیا تھا ۔
چمن کا تختہ اس کوٹھی کے سامنے بہت بھلا معلوم ہوتا تھا ۔ سبزے کا ہرا ہرا رنگ پھولون کی خوشنما پنکھڑیان
ان آنکھون مین نور اور دل مین سرور پیدا کرتی ہی جو اس کوٹھی مین رہتے تھے ۔ ولین ٹنی ان کے داہنے
ہاتھ پر خواجہ سراؤن کی صف دست بستہ کھڑی تھی ۔ ایک طرف تمیزدار خوبصورت خوبصورت کنیزین حاضر تھین
سامنے میز لگی تھی میز پر گلدستہ ۔ دو چار شراب پینے کے گلاس اور ایک تلوار میان سے کھینچی ہوئی رکھی
تھی جسکے مرصع قبضے پر سونے کا کام نفاست کے ساتھ کیا گیا ہے پری پیکر کنیزین ساقی گری کی
خدمت پر معمور ہین ۔ مصاحب بیٹھے ہوے ہین اور مئے خوشگوار کا دور چل رہا ہے ۔ ابر گھرا ہوا تھا ۔ بوندیان
پڑ رہی تھین اور بوتل کے کاگ اڑنے کی صدا رعد کی آواز مین ملکر کچھ عجیب لطف پیدا کر رہی تھی
وائن گلاس کی وہ تڑپ بجلی کو تڑپائے دیتی ہی جسین پلانیوالون کے نازک ہاتھ کے ہل جانیکی
وجہ سے ارغوانی کا جنبش کر جانا اور اس جنبش کیساتھین اسکا سرخ سرخ رنگ غضب کر رہا تھا ۔ ایشیس
جا کر بیٹھ گیا اور ولین ٹنی ان کے اصرار سے دو تین جام آپ آتش رنگ کے اڑائے ۔ مزاج تیز ہوا
خیالات نے وسعت کی لی ادھر ادھر کی باتون کے بعد ہنوریا کا تذکرہ شروع ہوا ۔ ایشیس کے
مزاج مین ہمیشہ سے خودستائی کی عادت تھی ۔ اس نے ہنوریا کے پتہ لگانے مین در پردہ اپنے بہت حقوق
ثابت کئے اور اپنی کارگذاریون کی داد چاہی ۔ ولین ٹنی ان کمبخت کو ہمیشہ سے ہنوریا کیساتھ ایک
قسم کا بغض تھا اسوجہ سے ہنوریا کے پتہ ملنے کی خبر اسکے تن کو بہت خوش کر گئی ۔ ایشیس کی بہت تعریف
کی اور وہ تعریف کے کلمے جنھون نے تکبر اور غرور کی ہوا ایشیس کے دماغ میں دی تھی [illegible]

ھوتی ہوئی تو اس دماغ مین پہنچ گئی اور اب کیا تھا اسکا دماغ اسمان پر پہنچ گیا بہت دور کی سوجھنے لگی اور اسی حالتمین اسطرح کہا "میرے قدردان بادشاہ کے خسروانہ عنایتین جسقدر میرے حالپر ہین انکو سارا عالم جانتا ہی کہ اس سرکار سے مجکو بہت کچھ اعزاز حاصل ہوا اور شاید کوئی تمنا بھی ایسی نہوگی جو میرے دلمین پیدا ہوئی ہو اور حضور کی نظر عنایت نے اُسکو پورا نکردیا ہو۔ مگر ہان البتہ میری ایک آرزو باقی ہے"

ولین ٹنی ان "(جام اُٹھاکر) وہ کونسی آرزو ہے؟"

ایشیس "حضور میرے دلمین ہی کہ میرے از دل عزیز بیٹے گاڈن فیس کو جناب عالی اپنی فرزندی مین لین اور بڑی شاہزادی صاحب کے ساتھ منعقد فرمادین"

ولین ٹنی ان یہ سُنتے ہی ببھوکا ہوگیا۔ آنکھون کے وہ لال لال ڈورے جنمین ہی خوشگوار کا سُرور اپنی بہار دکھارہا تھا۔ دیکھنے والے کی نظر مین بجلی کیطرح کوند گئے چہرہ غصّے سے تمتا گیا بدن مین آگ لگ گئی اور وہ شراب کا اثر اس آگ کے اور تیز کرنے مین اسپرٹ کا کام دیگیا جو اسوقت اسکے رگ و پے مین آب آتش رنگ کے استعمال سے پیدا ہوگیا تھا۔ اسنے منھ بگاڑ کر شراب کا گلاس ہاتھ سے رکھدیا۔ اور شراب کے نشہ اور غصہ کی بیخودی سے اپنی بہکتی ہوئی زبان کو کسیقدر قابو مین لاکر اسطرح کہا "وہ کسکی شادی؟"

ایشیس "بندہ زادے کی"

ولین ٹی ان "ہون۔ اور کس کے ساتھ؟"

ایشیس "(ہاتھ جوڑکر) جناب عالی کی شہزادی صاحبہ کے ساتھ؟"

ولین ٹنی ان "(اپنے دلمین) یہ! حرام خور کو اب یہ حوصلہ ہوا کمبخت نے سلطنت لینے کی ٹھہرائی اس نمکحرام کا بیٹا۔ اور اینجانب کی شاہزادی! بھلا کیا نسبت ہی۔ کہین شراب کے نشہ مین تو پاجی اول فول نہین بکتا ہی مگر اس سے زیادہ تو مین پی گیا ہون (ایشیس سے) کیا کہا شاہزادی کیساتھ"

ایشیس "جی ہان۔ شاہزادی صاحبہ کے ساتھ۔ اگر بادشاہ کی نظر عنایت بندہ نوازی فرمائے"

ولین ٹنی ان "(اپنے دلمین) حرام خور۔ پاجی۔ (ایشیس سے) شاہزادی صاحبہ کیساتھ آپکے صاحبزادے بلند اقبال کی شادی! کیا ایشیس سچ مچ تم اسوقت اپنے ہوش مین نہین ہو؟"

ایشیس "نہین مین نے شراب کچھ ایسی زیادہ نہین پی ہی جو خدانخواستہ میرے دماغ مین خلل آگیا ہو اور نہ ایسی بات ہی کی مین تمنا کرتا ہون جسکی نظر دنیا مین نہو"

ولین ٹنی ان "(برہم ہوکر) ارے پاجی۔ تیرا لڑکا اور اینجانب کی شاہزادی۔ تو اپنی حقیقت نہین جانتا ہے۔ ہماری برابری۔ یہ دعوے۔ یارانے۔ لانا تو میری تلوار"

غصہ مین اوّل تو انسان یون ہی بے قابو ہوجاتا ہی سآدمی کے ہوش و حواس بجا نہین رہتے عقل جاتی رہتی ہی اور پھر اسکو کچھ نہین سوجھتا۔ اسپر شراب کا نشہ ویلن ٹنی ان کے حق مین اور بھی سونے مین سہاگا ہوگیا۔ آنکھون سے دھوان منھ سے شعلے نکلنے لگے جسکی وجہ سے آنکھون کے سامنے غفلت کے پردے پڑگئے۔ اچھے برے کی تمیز جاتی رہی اور اُس نے اُسی طیش کی حالت مین تلوار اُٹھا کر ایشیس کے سینہ مین بھونک دی۔"

ایشیس کا طرز معاشرت چونکہ اچھا نہ تھا اور ویلن ٹنی ان کے غضب کی آگ شعلہ مار رہی تھی انسے کسی کی یہ جرأت نہوئی کہ ایشیس کی جان بچاتا۔ ویلن ٹنی ان کے مصاحبون نے ایشیس کی جان لینے مین اپنے مالک کی مدد کی اور سب خواجہ سرا تلوارین کھینچ کر دوڑ پڑے اور ایشیس کو ٹکرے ٹکڑے کر ڈالا۔

ایشیس چونکہ بہت بڑا فریبی چالاک اور ہمارے دوست کا جانی دشمن تھا۔ اسوجہ سے ہم تو اس امر سے بہت خوش ہوئے کہ آج دنیا کو اسکے مکر و فریب سے نجات ملی اور وہ بھی اسیطرح قتل کیا گیا جسطرح اسنے جان کے مرحوم باپ بانی فیس کی جان لی تھی۔ لیکن یہ ہم نہین کہہ سکتے کہ سلطنت اٹلی کے حق مین ایشیس کا مارا جانا کہانتک مفید اور مضر ہوا۔ اٹلی کی انتظامی حالت پر جہانتک ہم غور کرتے ہین وہان تک ہمارا خیال ہی کہ بانی فیس اور جان کے بعد اس بیدست و پا سلطنت کا سنبھالنے والا اب بجز ایشیس کے اور کوئی نتھا۔ گو وہ اچھا تھا یا برا۔ لیکن پھر بھی اسکی وجہ سے اور سلاطین کی نظرونمین اٹلی کو بظاہر ایک قسم کی ضرور قوت حاصل تھی۔ اور اس اعتبار سے ہم ضرور کسیقدر افسوس کیساتھ کہہ سکتے ہین کہ تمام عمر مین ویلن ٹنی ان کی تلوار چلی بھی تو کس شخص پر؟ مگر مینوشی سے ہمیشہ ایسے ہی برے نتائج پیدا ہوتے ہین اور شرابی کی نظر گو آسمان سے بھی اونچی نکلجائے اور نشہ کے عالم مین بہت دور دور کی سیر کر آئے۔ لیکن کسی کام کے انجام پر کبھی نظر نہین جاتی۔ اور وہ خیال نہین کرتا کہ مین کیا کرتا ہون اور اسکا نتیجہ کیا ہوگا ایشیس کے اس ناگہانی قتل نے گو عام طور پر لوگون کے دلپر کوئی زیادہ اثر نہین پیدا کیا مگر ہان البتہ وہ وحشی لوگ دل پکڑ کر رہگئے جنکو ایشیس کی ذات سے خاص طور پر تعلق تھا یا جو اس کے نوکر تھے۔ لیکن کسی کے اختیار مین کیا تھا جو کوئی دم مارتا۔

اس واقعہ پر ابھی تھوڑا زمانہ بھی نہین گذرا تھا کہ ملکہ پلیڈیا کے امراض مین ترقی ہوئی اُلٹی اُلٹی سانسین لیتے لیتے پھیپڑا پھول گیا۔ اور وہ گذرگاہ مین مستقل طور پر بلغم کے رہنے کی جگہ ہوگئین جنمین نیچرل طور پر ہوا کی امد و شد رہتی ہی۔ دم ٹوٹ گیا اور بالآخر اسکو وہی ناگزیر مرحلہ پیش آیا

جو ہر متنفس کے لیے ایک بار ضرور ہوتا ہی۔

یون تو آیا وقت ٹلتا نہین ہی اور پلیڈیا کی عمر بھی بہت ہو چکی تھی مگر بظاہر اسباب اسکی جان جانیکی وہی وجہ مختلف دواؤن کی بھرمار اور علاج مین وہی بے انتظامی خود سری اور بے استقلالی ہوئی جو مرض متعدی کی طرح سلاطین اور امراء کے گھر گھر پھیلی ہوئی ہی اور جس نے بہت سے بڑے بڑے لوگونکی عزیز جانین مفت لے لی ہین۔

پلیڈیا گو عورت تھی مگر پھر بھی اس کے دماغ مین ایک قسم کی انتظامی قوت تھی جسکی وجہ سے اس سلطنت کا کاروبار ابتک برا بھلا چلا جاتا تھا۔ لیکن اب تو سلطنت کا خدا ہی مالک ہی۔ ویلن ٹنی ان سے ہرگز اس امر کی اُمید ہی نہین ہو سکتی کہ وہ ایسی بڑی سلطنت کا کام سنبھال لیگا۔ وہ تو دنیا مین اسلیے پیدا ہی نہین ہوا ہی اور اُسکا دماغ عقل اور انتظامی قوت سے اسیطرح خالی ہی جسطرح آجکل کے اکثر ناول پولیٹکل سوشل اور مارل نتائج اور مضامین سے خالی ہوتے ہین اسکے علاوہ اسکی آرام طلبی و عیش پسندی اسکو کب اس امر کی اجازت دیگی کہ وہ اپنی پرانی عادتونکو چھوڑکر ملکی معاملات کیطرف متوجہ ہو۔

اور ہوا بھی ایسا ہی کہ پلیڈیا کے مرتے ہی ویلن ٹنی ان خوب کھُل کھیلا اُسکی وہ بد عادتین جو ماں کے لحاظ اور خیال سے ابتک کسیقدر چھپ چھپا کر پوری ہوتی تھین اب علانیہ طور پر کیجانے لگین میخواری انتہائی درجہ پر پہنچ گئی ہی اور اُسی کے ساتھ وہ خراب خصلتین بھی ترقی کر گئی ہین جنکا میخواری کے ساتھ چولی دامن کا ساتھ ہی اب ہر دم مخمور پڑا رہتا ہی اور رات دن انھین پری پیکر نازنینون سے صحبت رہتی ہی جنکی نشیلی انکھڑیان اور بھی اُسکو مست اور متوالا کئے دیتی ہین۔

نوان باب

عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد

وہ خوشی بھی دید کے قابل ہی جب ہوتا ہی شاد
مضطرب کو مضطرب مضطر کو مضطر دیکھکر

دوپہر کا وقت ہی۔ آفتاب کسی معشوق کے جور و ستم کے سلسلے کیطرح نصف النہار کے اس خط پر پہنچ گیا ہی کہ جس سے اب اور زیادتی عقل کسیطرح فرض ہی نہین کر سکتی۔ اس کی کرنین اپنے حسن عالم سوز کی گرمیان دکھلاتی ہوئی ساکنان ملاء اعلےٰ سے خدا جانے ایسی کیا تازہ خبر لیکر اسوقت سیدھی سیدھی زمین کیطرف آ رہی ہین کہ خاک مین ملے ہوئے ریگ رواں کے ذرّے بھی بڑے آن بان کیساتھ

دیتی ہے مگر پھر بھی اس امید پر خوش ہیں کہ اس سے زیادہ آفتاب میں تیزی نہو گی اور اب جو گھڑی آئیگی اچھی ہی آئیگی - ہوا بھی بدلی ہے اور ہر چیز کا سایہ بھی کچھ کچھ پیٹ سے پاؤں نکال چلا ہے جو اسوقت کم ہوتے ہوتے اُن ملکوں میں تو بالکل نیست و نابود ہی ہو گیا ہو گا جو خط استوا کے نیچے یا اُس کے قریب واقع ہوئے ہیں اور جو دور ہیں اب وہان مفقود نہو گیا ہو گا - تو شاید برآئے نام کچھ یونہی باقی رہگیا ہو - ہر طبقے اور ہر مرتبے کے آدمی اسوقت آفتاب سے منھ چھپائے ہوے - آرام و آسایش سے اپنے مکانوں میں بیٹھے ہونگے - مسافروں کو اگر یہ بات نصیب نہیں ہو گی تو وہ بھی اب تھک کر کسی سایہ دار درخت کی چھاؤں میں دو گھڑی ستانے کے لیے ضرور ہی بیٹھ گئے ہوں گے ہان شاید اُن غم نصیب عشاق کو بدقسمتی سے یہ موقع نہ ملا ہو جو کسی کی تلاش میں بڑی بیقراری کے ساتھ ساری دُنیا کی خاک اُڑاتے پھر رہے ہوں - مگر نہیں نا امیدی سے اب وہ بھی بے قرار ہو کر بیٹھ گئے ہونگے یا اگر یہ بھی نہیں تو پاؤں کے چھالے اور چھالوں کے ساتھ کانٹوں کی چبھن سے عاجز آکر اور تھک کے ابھی ٹھہر گئے ہونگے کہ دم بھر کہیں بیٹھ کر کانٹے نکال لیں لیکن ہاں البتہ ایک ہمارا وضعدار خیال ہے جو اسوقت بھی عرصے کے چھوٹے ہوئے اپنے دوست جیان کو ساری دُنیا میں ڈھونڈھتا ہوا اب پھر فرانس کیطرف چلا ہے اور فرانس کی شرقی حدود میں پھرتا ہوا جاتے جاتے اُس مقام پر پہنچا ہے جہاں دریائے رون مغرب کیطرف ہٹتے ہٹتے بالکل کوہ سورن کے قریب پہنچ گیا ہے یہ پہاڑ جنوباً شمالاً واقع ہے اور اسیطرح دریائے رون بھی کچھ تھوڑے فاصلے سے مشرق کیطرف ہٹکر جنوب کیطرف سے بہتا ہوا آتا ہے اور شمال کیطرف جا کر بحیرۂ روم میں داخل ہو جاتا ہے پہاڑ کے پچھم طرف ایک بہت بڑا لق و دق میدان ہے جسکی وسعت دیکھ کر نظر کو کچھ اسیطرح کا انتشار ہوتا ہے جسطرح ہمارے خیال کو لا مکان کی غیر محدود فضا میں گھبراہٹ ہوتی ہے اور اُسکے آس پاس دور دور کو آسمان کے جھکے ہوئے کنارے دیکھنے والی نظر کو بھی دھوکا دیتے ہیں کہ وہ ساری زمین اپنے اندر لئے ہے جسکا محیط پچیس ہزار میل کے قریب ہے اور وہ جو چھائے ہوئے غبار کے اسطرف جانے کیا کچھ دھندلا دھندلا نیلا سا چاروں طرف معلوم ہوتا ہے بس یہی اس آسمان کے کنارے ہیں جن کے اندر اس دُنیا کی طرح بہت سے کُرے رات دن گردش کیا کرتے ہیں - آسمان کے کناروں سے نہ نکلنے والا غبار اگر اتفاق سے کبھی نکلتا ہے تو یقیناً اسکا ٹھکانا ایسے ہی وسیع میدانوں میں ہوتا ہو گا اور ہوا بھی جب ایسے کُھلے میدانوں میں پہنچی ہو گی تو یقیناً خوب ہی دل کھول کر خاک اُڑاتی ہو گی مگر اسوقت اس میدان میں شمال کیطرف کچھ معمول سے بھی زیادہ غبار اُٹھ رہا ہے جو زمین سے آسمان تک

کچھ انہین اثر بھی آگیا ہو- تھوڑی دیر مین گرد و غبار کا پڑا ہوا پردہ آنکھونکے سامنے سے اُٹھتا ہو اور چند سوار اُسمین سے نمودار ہوتے ہین جو شمار مین پچیس تیس سے زائد نہون گے- انکے منھ پر اُسیطرح کا گرد و غبار چھایا ہوا ہی جسطرح مسافرت مین راہ چلنے والونکے منھ پر ہونا چاہیئے- اور اگر اُنکے چہرے کی تیرگی مائل سُرخی بتا رہی ہی کہ فرانس کے علاوہ کسی اور مُلک کے تیز آفتاب نے بھی انکے سُرخ اور سپید رنگ کے ساتھ یہ سلوک کیا ہی تو انکے میلے کچیلے ساز و سامان سے بھی معلوم ہوتا ہی کہ یہ سب زمانہ کے ستائے ہوئے اور نہایت ہی شکستہ حال ہین اور انکے اُداس اور غمگین چہرے کے دیکھنے سے یہ ثابت ہوتا تھا کہ آسمان اور زمین کی گردشون نے خوب ہی جی بھر کر اُنکو پیسا ہی-

لیکن اسوقت گو دوپہر ہی اور اس اعتبار سے آفتاب کی کرنونکو کیسی غضب آلود نگاہون سے کم تیز نہین ہونا چاہیئے تھا مگر نہین معلوم یہانکی سرزمین کو ایسا کیا انپر رحم آگیا ہو کہ عرض البلد کے اعتبار سے وہی آفتاب کی کرنین بعینہا انھین محبت بھری نظرون کیطرح انکی طرف آتی ہین جو ظلم اور ستم کرتے کرتے خود بھی شرمائی جاتی ہون بگولے اُٹھتے ہین مگر اسیطرح جسطرح پیار سے کسی کو آغوش مین لینے کے لیئے کوئی دست شوق پھیلا کر اُٹھتا ہو یہ لوگ آتے آتے اب اُس ٹیلے کے قریب پہنچ گئے ہین جو اس ٹیلے کے شمالی سمت پر واقع ہی اور جسپر جابجا کچھ توت اور بلوط کے درخت اپنی جھُکی ہوئی شاخون اور ہری ہری پتیون سے سایہ کیے ہوئے ہین اور کہین کہین صحرائی درختون نے عاشق و معشوق کیطرح آپسمین مل جُلکر جھاڑیان اور ایسے ایسے کنج بنا دیئے ہین کہ سبحان اللہ ٹیلے کے دکھن طرف ایک راستہ ہی جو جنوبی فرانس کیطرف سے آنیوالونکو جنیوا- سوزرلینڈ اور پرشیا کی طرف لیجاتا ہی اور راستہ کے داہنی طرف ایک مختصر جنگل ہی جو دکھن پچھانکیطرف چلا گیا ہی- اسقدر یہانکی سینریان دیکھنے کے بعد اب ہم جو اُنلوگونکی طرف نظر پھیر کر دیکھتے ہین تو اُنکی صورتین ہماری نظر مین کسقدر آشنا معلوم ہوتی ہی خصوصاً اُس شخص کی جسکا گھوڑا اور سب سوارونکے حلقے مین ہی یعنی وہ جسکا سر ننگا ہی جسکے سر پریشان بالون سے اُڑتے ہوئے غبار اور خس و خاشاک کو بہت الفت سی معلوم ہوتی ہی جسکا گریبان چاک ہی- جسکے چہرے پر انتہائی درجہ کی حسرت اور غم برس رہا ہی- ہائین! اگر ذرا غور سے دیکھنا تو سہی- یہ کون ہی!! خدا کرے وہی ہی جسکو ہمارا دل کہہ رہا ہی- ہمکو تو ہمارا وہی شوریدہ سر پرانا دوست معلوم ہوتا ہی جسکا نام جان ہی- کیون صورت اور نقشہ تو کچھ اُسی سے ملتا سا ہی- دیکھیئے نہ وہ اسکا گریبان بھی دامن تک چاک ہی- عشاق کے سوا اور کسکی یہ حالت ہو سکتی ہی- اور عاشق بھی وہ جو ہمارے دوست کیطرح اپنے معشوق سے ہمیشہ کیلئے جُدا ہو گیا ہو- ضرور وہی ہی! اور عجب نہین جو یہ سب اسکے باڈی گارڈ کے بچے بچائے سوار ہون- یہ سب اُس ٹیلہ کے پاس پہنچکر گھوڑون سے

آخر بڑے بعضوں نے تو گھوڑوں کو چھوڑ دیا اور زین پوش بچھا بچھا کر اُسی پر بیٹھ گئے جہنپر اُونچے اُونچے درخت سایہ کئے ہوئے تھے۔ کوئی گھوڑوں کو ٹہلانے لگا اور کوئی پانی کی تلاش میں ادہر اُدھر چلا گیا۔ اور اب جو ہم جان کی صورت دیکھتے ہیں تو حقیقت میں کیسطرح پہچانی ہی نہیں جاتی زمانہ کے انقلابات نے اسکی صورت بدل سی دی ہے اور کچھ اسطرح ہاتھ پاؤں بے قابو کئے بیٹھا ہی کہ بیجان سا معلوم ہوتا ہی۔ رنج اور غم نے بڑی بیرحمی کیساتھ اسکی اُس نظارت کو زنگ بنا کر اُڑا دیا ہے جو حضرت عشق کی دست بُرد سے پہلے بچ رہی تھی رخساروں کی ہڈیاں اُن نیلی نیلی رگوں کو دکھاتی ہوئی نکل آئی ہیں جنکے اندر خون کی جگہ زردہ آ ہیں بھری ہوئی تھیں جو جذب اور ضبط کی وجہ سے سینہ میں گھٹ گھٹکر چوٹ کھاتے دل کیطرح بالکل نیلی ہو گئی ہیں۔ آنکھیں اپنے اشکوں کا خزانہ خالی کرتے کرتے اب اسیطرح خشک ہو کر رہ گئی ہیں جسطرح نرگس کا کُھلایا ہوا پھول جسمیں نچوڑنے سے رطوبت کا ایک قطرہ تک نہ نکلے آنکھوں کے آس پاس حلقے پڑ گئے ہیں اور خشکی کیوجہ سے پلکیں بخت برگشتہ کیطرح اور بھی اُبھر گئی ہیں جنمیں بہت دنوں تک پہلے آنسوؤں سے پانی دیا گیا تھا اور وہ کچھ سیدھی بھی ہو گئی تھیں جان نے بیٹھے بیٹھے پہلے ایک مرتبہ بڑی حسرت اور مایوسی کیساتھ ٹھنڈی سانس لی اور پھر اپنا سر گھٹنوں پر رکھ کر اسطرح اپنے دل سے کہنا شروع کیا "اب کہاں ڈھونڈھوں ساری دنیا کی تو خاک چھان آیا۔ آلپس کے ایک ایک ذرے کو دیکھا۔ پروشیا سے یہانتک کی خاک اُڑائی۔ فرانس میں بھی شاید کوئی ایسا مقام بچا ہو جہاں انکو تلاش نہ کیا ہو مگر آہ کہیں پتہ نہیں نشان نہیں اٹلی کی طرف بھی ہو آنا چاہیئے شاید وہیں پھر چلی گئی ہوں۔ لیکن وہاں پہنچکر اُنکی زندگی بہت دشوار معلوم ہوتی ہے وہاں اُنکی جان کے سب کمبخت دشمن ہی دشمن ہیں۔ (مایوسانہ لہجے میں) کہیں وہ اب میرے ہاتھ سے گئیں نہیں مل سکتیں (اپنے ہمراہیوں سے بہت پُر افسوس لہجے میں) کیوں پھر اب تم لوگوں کی کیا رائے ہے۔ اب تو میں دیکھتا ہوں کہ ہر قدم پر نا اُمیدی ہی کا سامنا ہوتا ہی اور جسطرف آنکھ اُٹھا کر دیکھتا ہوں مایوسی ہی مایوسی نظر آتی ہے"

جان کی یہ مایوسانہ تقریر سُنکر کسی کے پاس اب کوئی معقول جواب نہ تھا۔ سب سر جھکا کر خاموش ہو رہے اور اُسوقت انکی صورت دیکھنے سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ان سب کی ہمتوں نے صاف جواب دیدیا گو اِنے دن کی مصیبتیں سہتے سہتے ستم زدہ اور غم نصیب عشاق کا دل کسیقدر مضبوط ہو جاتا ہی۔ مگر چونکہ سہتے سہتے حسینوں کی اس نازک مزاجی سے زیادہ انکا دل نازک ہو جاتا ہی اور رقیق القلبی اسقدر بڑھ جاتی ہی کہ ذراسی بھی اپنے خلاف میں کوئی بات سُنتے ہی ٹپ ٹپ آنسو نکل ہی تو آتے ہیں۔

ہمارا دوست اول تو یونہی قدرت کی طرف سے کم نصیب یا غم نصیب پیدا ہوا تھا۔ ہنوز یا کے جاتے ہی عیش و آرام بھی اس کے پاس سے چلدیئے تھے اور ہر طرف سے رنج و غم کی یورش دیکھکر صبر اور استقلال بھی

[illegible] نا اُمیدی نے بھی اسکے ارمان اور متاؤن کو جواب دیدیا تھا مگر یان ساتھ کے یہ چند جان نثار ہی ایسے تھے جنھون نے ابتک اسکو دلاسا دیکر ایک موہوم امید کے سہارے پر رکھا تھا لیکن اسوقت ان سب کا سکوت دیکھکر اسکی اس ہمت کی کمر بالکل ٹوٹ گئی جو آدمی کے دل مین جگہ پاکر اُسکے بہت مشکل اور اہم کامونکو اس سے زیادہ آسان کر دیتی ہی جتنا عاشقونکے نزدیک جان دیدینا- اسنے اپنی موہوم اُمید کو دیکھکر وہ گھبرائی ہوئی اسکے خانۂ دل سے اسیطرح نکل بھاگی ہی جس طرح جانکنی کے وقت روح - خدا جانے کیسا صدمہ اسوقت اسکے دل پر ہوا کہ بے اختیار اسکی آنکھیں بند ہوگئین - سر ایک ہاتھ سے کلیجہ دوسرے ہاتھ سے تھام کر رہگیا اور جب تھوڑی دیر مین کچھ طبیعت سنبھلی تو جوش جنون کا زور ہوا دست وحشت چلا اور گریبان کی دھجیان اُڑنے لگین -

جان کا یہ حال دیکھکر سب دوڑ پڑے بہت منت سماجت کی اور مشکل اُسکے بگڑے ہوے دلکو تھوڑا سنبھالا اور پھر اسطرح عرض کرنے لگے حضور ایسے نا اُمید کیون ہوتے ہین کسی کی کوشش کبھی رائگان نہین جاتی - اگر خداوند یسوع ہماری مددپر ہین اور روح القدس کی عنایت ہمارے شامل حال ہی تو کبھی نہ کبھی شاہزادی صاحبہ کو ڈھونڈھ ہی نکالین گے - ہماری اسوقت کی خاموشی کچھ اس سبب سے نہ تھی کہ ہماری ہمتین اب پست ہوگئی ہون اور ہمکو اب شاہزادی صاحبہ کے ملنے سے نا امیدی ہوگئی ہو بلکہ اسوقت کا ہمارا سکوت فقط اسوجہ سے تھا کہ ہم سب اس امر مین غور کر رہے تھے کہ آپکے سوال کا کیا جواب دین کوئی ایسی تدبیر ہو جو آپسے عرض کرین کہ جس سے آپکی تسکین ہوسکے - آپ خوب اچھی طرح سے یقین کر لیجئے کہ ہم وقت پر دغا دینے والے اور آپ کا ساتھ چھوڑنے والے آدمی نہین ہین - ہم نے آپکا نمک کھایا ہی اور ہم دکھلا دینگے کہ نمک حلال ملازمونکو اپنے آقاے ولی نعمت کے ساتھ کسطرح جان نثاری کرنی چاہیئے

دلریش اور دل شکستہ آدمیونکا یہ عام قاعدہ ہی کہ جب وہ اپنی طرف کسی بندۂ خدا کی توجہ دیکھتے ہین یا کوئی اُنسے ہمدردی کرتا ہی تو فوراً انکا دل بھر آتا ہی - جان بھی اسوقت اپنے ہمراہیونکی گفتگو سنکر بیچین ہوگیا اور گو روتے روتے اب اسکی آنکھین خشک ہوگئی تھین مگر پھر بھی خدا جانے کہان سے دو چار قطرے رطوبات کے آنسو بنکر بے اختیار اسکی آنکھون سے نکل آئے اور یہ اُن کو پونچھ کر اسطرح کہنے لگا- ہان تم لوگونکی محبت محنت اور رفاقت مین تو کسیطرح کا شک و شبہ نہین ہی مگر تقدیر کو مجھ سے لاگ ہی - زمانے کو دشمنی اور آسمانکو میرے ساتھ مخالفت ہی - پھر ایسی حالت مین تم کیا کر سکتے ہو - اور مین کیا - کر سکتا ہون - (ٹھنڈی سانس بھر کر) کوئی کچھ نہین کر سکتا - تم لوگ میرے ساتھ ناحق خراب ہوتے ہو جاکر اپنے اپنے گھر مین آرام سے بیٹھو - اور مجھکو خدا پر چھوڑ دو "

یہ مایوسی کے پردے کھلے ایسے نہ تھے کہ کوئی اُنکو سنتا اور پھر اسکا دل اسکے قابو مین رہتا۔ گو بہت مضبوط دل کے تھے مگر سنتے ہی ہر شخص کا چہرہ غمگین ہو گیا سب پر بے انتہا اُداسی چھا گئی سب کلیجہ تھام کر رہ گئے اور جان کی جان پر تو اسوقت جو گذر گیا اُسکو کچھ وہی خوب جانتا ہوگا۔ یا کچھ وہ جان سکتا ہے جسپر کبھی ایسا واقعہ گذرا ہو۔

اس حالت پر ابھی تھوڑی دیر بھی نگذری تھی چند ہی منٹ ہوئے تھے کہ انکے ساتھ والون مین سے ایک شخص نے آگے علیحدہ ایک درخت کی آڑ سے اُن لوگون مین سے ایک شخص کو بلایا جو یہان جان کے پاس کھڑے تھے اور کانون مین کچھ آہستہ آہستہ باتین کرنے لگا۔ یہ باتین جس لب و لہجے کے ساتھ کی جاتی تھین۔ اس کے اعتبار سے تو انکو کوئی دوسرا شخص سُن نہین سکتا تھا۔ مگر ہان جو شخص سُن رہا تھا۔ اور جو کہہ رہا تھا اُن دونون کے چہرے کے دیکھنے سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ حیرت اور تعجب نے ان دونون کے دلون پر اسوقت اپنا اسیطرح قابو کر لیا ہے اُنکے ساتھ جو پہلے سے اب جو کوئی انکی بھیانک صورت دیکھتا ہے وہ جان کے پاس سے ٹہل ٹہل کر یہان چلا آتا ہے اور دو باتون کے بعد اسکی بھی وہی صورت ہو جاتی ہے جو یہان اس سے پہلے والون کی تھی جان کی وہ آنکھین جو اسوقت ساری دُنیا سے پھری ہوئی گویا اسی مین کیطرف جھکی ہوئی تھین جسمین جان اپنی جان ملانیکا قصد رکھتا تھا مگر اسوقت اسکی موثر آہ نے جو اسکے منھ سے نکلکر سیدھی آسمانکی طرف جانیوالی تھی بے اختیار اُسکی نظر کو اُوپر اُٹھایا اور اُسی حالت مین اسنے ان لوگونکو اس غیر معمولی انتشار مین دیکھکر کہا کیون! کیا ہے یہ آہستہ آہستہ باتین کیسی ہو رہی ہین اور یہ گھبراہٹ کیسی؟" اور وہ سب لوگ بجائے اسکے کہ جواب مین کچھ کہین جان کیطرف بڑھے اور ایک شخص انمین سے اسطرح کہنے لگا " حضور عالی! ابھی مین اسطرف (جنوب کیطرف اشارہ کرکے) اس غرض سے گیا تھا کہ اگر یہان کہین پانی ہوتا۔ تو ہم سب لوگ اپنے گھوڑونکو بھی پلا لیتے۔ مین اسی تلاش مین تھا کہ اُس جنگل کیطرف فضائے آسمانی مین چکر لگاتی ہوئی آبی چڑیون نے اس امر کا پتہ دیا کہ شاید اسطرف کوئی جھیل یا دریا ہے اور مین اسطرف بڑھا ابھی مین تھوڑی ہی دُور آگے چلا تھا کہ مین نے چند آدمیونکو اس جنگل سے نکلتے ہوئے دیکھا جنکے ساتھ بہت گھوڑے تھے اور وہ اسطرف کو بڑھے جسطرف پانی ہونیکی نسبت میرا گمان تھا۔ یہ لوگ آلات حرب سے بالکل مسلح تھے اور انکی ظاہری وضع بتا رہی تھی کہ یقیناً وہ ایطالیہ کی طرف کے ہین"

جان " (بے پروائی کے لہجے مین) اُمنہ ہو گئے کوئی لیکن اٹلی کے آدمی! یہان کہان آ گئے! کہین میری گرفتاری کی فکر مین پھرتے ہون۔ اچھا تم مین سے ایک شخص جا کر ذرا خبر تو لے آئے۔ مگر بہت پوشیدہ طور پر خبردار کوئی دیکھنے نہ پائے دور ہی سے سب دیکھکر چلا آئے کہ کون لوگ ہین اور کسقدر انکی جماعت ہے" اور اس حکم کے

ہوتے ہی فوراً ایک شخص اپنی ہیئت بدلکر اس راستہ کیطرف چلا جو اس ٹیلہ اور جنگل کے درمیان میں واقع تھا۔
اب یہ سب اس جانیوالے کے انتظار میں یہاں کھڑے ہیں کوئی درختوں کی آڑ سے سڑک کی طرف
جھانکتا ہی اور کوئی درختوں پر چڑھ چڑھ کر جنگل کیطرف نظر دوڑا رہا ہی ہر شخص کے دل میں ایک قسم
[redacted] میں ہی اور ہمارا دوست تو کچھ عجیب اضطراب کے عالم میں ادھر اُدھر ٹہل رہا ہی۔ ایک خیال جاتا ہی دوسرا
آتا ہی [redacted]
پیدا ہوتی ہی اور یہ دل تھام کر رہجاتا ہی۔
یہ سب اسی انتظار میں تھے کہ جانیوالا شخص ہانپتا ہوا آیا اور نہایت گھبراہٹ کے لہجے میں اسطرح
کہنے لگا "حضورِ عالی! ہوشیار ہو جائیے۔ ہوشیار۔ وہ سب اب اپنے اپنے گھوڑوں پر سوار ہو رہے ہیں
میں نے اچھی طرح دیکھا یا بیشک وہ ایطالیہ ہی کے رہنے والے ہیں اور میرا خیال ہی کہ شاید وہ خاص
الیشیس ہی کے نوکر ہیں جنمیں سے بعض بعض کو تو میں خوب اچھی طرح سے پہچانتا ہوں"
جان۔ "(حسرت کے لہجے میں) خاص الیشیس کے ملازم! وہ یہاں کہاں!! اور تھے کسقدر ہیں؟"
وہی شخص "حضور یہ تو نہیں معلوم کہ یہاں یہ لوگ کسطرح آئے حضور نے اس کی ممانعت فرمادی
تھی کہ کوئی دیکھنے نہ پائے ورنہ شاید یہ بات بھی معلوم ہوجاتی۔ مگر شمار میں میرے نزدیک سو سوا سو سے
تو کسیطرح کم نہونگے۔ اور سب مسلح ہیں حضورِ عالی ایک بات میں نے اور وہاں بہت تعجب خیز دیکھی کچھ
سمجھ میں نہیں آتا خدا جانے کیا اسرار ہی مجھکو انکے ساتھ چند عورتیں معلوم ہوتی ہیں جنکو میں نے کبھی تو
دیکھا نہیں مگر انکے رونے اور چیخنے کی آواز بتا رہی تھی کہ بیشک یہ عورتوں ہی کی آواز ہی اور بعض
بعض وقت تو مجھکو کچھ ایسا اندیشہ ہوتا تھا کہ ہو بہو ڈیلی چیخ رہی ہے اور کچھ کہتی جاتی ہی"
جان۔ (بات کاٹ کر) "ڈیلی؟"
وہی شخص "جی نہیں۔ ڈیلی یہاں کہاں!۔ اور میں نے تو کسی کو دیکھا بھی نہیں پایا مگر ہاں
اسقدر تو ضرور کہونگا کہ وہ آواز ڈیلی کی آواز سے مشابہ بہت تھی۔ یہی معلوم ہوتا تھا کہ گویا وہی چیخ رہی ہے"
اس شخص کی یہ تعجب خیز تقریر سنکر جان کی کچھ عجیب حالت تھی حیرت نے اسکے دل پر قبضہ کرتے کرتے اسکو
بالکل حیرت کا پتلا بنا دیا تھا۔ ہاتھ جس جگہ رکھا تھا وہاں سے اُٹھ نہیں سکتا تھا آنکھیں کہنے والے کا منہ چھوڑ کر
اور کسیطرف دیکھ نہیں سکتی تھیں اور وہ خیال جو زمین سے آسمان تک پہنچ جاتا ہی اسوقت اسکے دماغ سے دل
تک نہیں جانے پاتا تھا۔ گو اسکو ابتک کی ناکامیابیوں نے ہنوریا کے ملنے کیطرف سے بالکل ناامید کر دیا تھا
مگر شوق اور محبت کا خدا بھلا کرے کہ ڈیلی کا نام سنتے ہی ہنوریا کے ملنے کی اُمید پھر نئے سر سے اسکے دل میں

پیدا ہوگئی اور یہ اسطرح اس شخص سے کہنے لگا "اور کہین ہماری پیاری شاہزادی کی آواز بھی سُنی تھی؟ سُنی ہو تو بتا دو (افسوس سے زانو پر ہاتھ مار کر) ہائے وہ پیاری آواز! آہ۔ اب ان کانون تک نہین پہنچ سکتی" اور یہ

کہے اپنی [illegible] سے سر پیٹ کر رونے لگا [illegible] اور چیخ چیخ [illegible] کے شیون کیسا

وہی شخص "جی نہین حضور۔ اور وہان ویلی کے ہونیکا بھی کسکو علم و یقین ہی۔ مینے تو فقط آواز کی مشابہت دکھائی تھی"

اس شخص کا یہ فقرہ ابھی ختم بھی نہین ہوا تھا کہ انھین کے ساتھیون مین سے اُس ایک شخص نے جو دیکھنے کے لیے ایک اونچے درخت پر چڑھا ہوا تھا کہا "ہان ہان ہین تو سوار وہ کیا جنگل سے اب نکلنا شروع ہوے ہین اور اسیطرف کو آبھی رہے ہین۔ اہا کوئی سوڈیڑھ سو سوار ہین۔ ہوشیار ہو جایئے" اور یہ کہکر وہ جلدی جلدی درخت سے نیچے اُتر آیا۔ سبنے اپنی اپنی تلوارین سنبھال لین اور اپنے اپنے گھوڑونکی باگین ہاتھ مین لیکر گھوڑونکی آڑ سے اُن سوارونکی طرف دیکھنے لگے جو اب کسیقدر قریب آ گئے تھے۔ جان اسوقت بہت غور کے ساتھ انکی طرف دیکھ رہا تھا۔ اور جب اسنے سبکو ایک سرسری نظر سے دیکھ لیا تو بیچارگی کے بے اختیار اسکی زبان سے نکلا "بیشک یہ ایطالیہ ہی کے سوار ہین۔ مینے ان سبکو پہلے دیکھا ہی یہ سب الشیس کے ملازم ہین جو ہمارا جانی دشمن ہی۔ مگر بیچ مین دو گھوڑے خالی کیون ہین!۔ ان پر کوئی سوار نہین معلوم ہوتا۔ اور شاید یہ انکی آواز کے ساتھ یہ رونے اور چیخنے کی آواز کیسی آتی ہی!۔ مگر وہ بیچ والے گھوڑے خالی نہین ہین معلوم ہوتا ہی کہ انپر کچھ قیمتی مال و اسباب بار ہی جو احتیاط اور حفاظت کے خیال سے حلقے مین لے لیا گیا ہی (جھک کر دیکھتا ہی اور پھر کہتا ہی) نہین اسباب نہین ہی آدمی ہی ہین لیکن ایسا معلوم ہوتا ہی کہ شاید گھوڑونکی پیٹھ سے باندھ دیئے گئے ہین۔ خدا جانے یہ بیچارے کون ہین۔ شاید یہ رونے اور چیخنے کی آواز بھی انھین کی ہی۔

(بہت غور سے دیکھکر اور کان لگا کر) وہ آواز آئی افوہ کسقدر دردناک ہی۔ بیشک کسی عورت ہی کی یہ آواز ہی۔ اون (بہت غور سے سُنکر) حقیقت مین یہ تو ویلی ہی کی آواز معلوم ہوتی ہی۔ بیشک اسیکی آہ ہی۔ ہائین! ذرا تم لوگ غور سے دیکھنا تو سہی۔ یہ کیا معاملہ ہی میری نظر اسوقت مجھکو بہت دھوکا دے رہی ہی آنکھین ملکر) مجھکو اسوقت کچھ نظر نہین آتا۔ میری نظر اسوقت غلطی کر رہی ہی (گھبرا کر) خداوندا یہ کیا ہی اسوقت مین جسطرف دیکھتا ہون پیاری شاہزادی ہی کی صورت نظر آتی ہی۔ اُف کسوقت میری آنکھون کو مجھ سے مذاق سوجھا ہی (رک رک کر) ہائے کہین وہی تو ... کی پیٹھ سے بندھی ہوئی نہین ہی (اور آگے بڑھکر) بیشک یہی ہی وہی۔ وہ دیکھو صاف ... پیٹھ سے ویلی جکڑی ہوئی ہی

وہ جو اپنا سر گھوڑے کی گردن پر بیشک ہی جھکے اور یہ امکر بہت بے اختیاری کیساتھ آگے قدم بڑھایا ہملیہون نے جلدی سے اسکا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا حضور کے لئے تھوڑی دیر صبر کیجئے بیشک شاہزادی صاحبہ یہیں ہیں اب کچھ اندیشہ کا مقام نہیں ذرا اور قریب آجاوین پھر دیکھ لینگے۔ اب جاتے کہاں ہیں۔ مگر ہان جلدی اچھی نہیں گو اسکے ساتھی اسکو ہر طرح سے سمجھاتے تھے مگر جان کے سر پر اسوقت عشق کا جن سوار تھا وہ ان سے ہاتھ چھڑا کر اسیطرح آگے جانے کا قصد رکھتا تھا جسطرح اسوقت اسکا دل اسکے سینے سے نکلا جاتا تھا آہ ہمین کے دیکھنے والوں کی نظر حیرت کا بہت بڑا ذخیرہ اسوقت انکے دلکو ٹٹول رہی ہوگی اور سب بہت تعجب کے ساتھ کہہ رہے ہونگے کہ ہلوریا یہاں کہاں!! اور ان لوگونکو کسطرح ملگئی جو کہ ٹوما رسانڈ سے بادشاہ کی سخت حفاظت میں تھی! مگر آپ نہیں جانتے اور ہم بھی ابھی کچھ یقینی طور پر نہیں کہہ سکتے۔ مگر ہان دیکھئے وہ بڈھا شخص جو ویلی کے بائین طرف گھوڑے پر سوار ہے یقیناً اسکو تو آپ کسیقدر پہچانتے ہونگے۔ اور اگر اسکی پہلی صورت آپ کے ذہن میں باقی ہو تو ہم بتادین۔ یہ وہی شخص ہے جس سے ایک مرتبہ ایشیس یونا میں سراہ بہت تپاک کے ساتھ ملا تھا اور پھر دوسری بار اسی نے ایک شخص کے ہاتھ فرانس سے خط بھی بھیجا تھا اور فوج طلب کی تھی اور کیا عجب ہے کہ یہ فوج بھی وہی فوج ہو جو ایشیس نے اپنی زندگی میں یونا سے بھیجی تھی اور یہ سب فتنے بھی اسیکے اٹھائے ہوئے ہوں مگر آہ انہیں ابھی کسیکو نہیں معلوم کہ انکے پیچھے ایشیس پر کیا گذری۔ اسیکا نام ڈلجسک ہے اور یہی وہ بڈھا شخص ہے جو تاجرونکے بھیس میں ڈائنا کو ٹوما رسانڈ کے ہاتھ بیچ گیا تھا اور عجب نہیں جو یہ سب کارروائیاں ڈلجسک نے اسیکے ذریعے سے کی بھی ہوں۔ آپ نے اسکو دیکھا بھی! وہ جو شاہزادی ہلوریا کے گھوڑے کے داہنی طرف ہے۔ یہ وہی آفت کی پرکالہ ڈائنا ہے جو بہت چاپلوسی کے ساتھ ہنس ہنس کر ہلوریا سے باتین کیا کرتی تھی۔ لیکن یہ سب ہماری قیاسی باتین ہین اور انکے صحیح ہونے کی نسبت ابھی ہم کوئی اپنی رائے قائم نہیں کرسکتے۔ مگر ہان اتنا ضرور کہینگے کہ اس عورت سے ڈرنا ہی چاہئیے جو کوئی بات بغیر ہنسی کے کرتی ہی نہو عضو عضو سے شوخی ٹپکتی ہے۔ آنکھونکو کسی جگہ قرار نہو اور جو ڈائنا کیطرح یک بیک کسی کے مزاج مین رسوخ پیدا کرلے۔ ڈلیئبس کے سوار ہلوریا اور ویلی کو اسیطرح اپنے حلقے مین لئے ہوئے اسطرف چلے آتے ہین۔ ایکطرف تو ویلی بہت گریہ وزاری کے ساتھ چیخ رہی ہے۔ دوسریطرف زمانے کی ستائی ہوئی منیہہ یا زار قطار رو رہی ہے۔ ہان جب اسکی بیکسی پر جوش گریہ کو کچھ رحم آجاتا ہے تو غشی اپنے نرم نرم ہاتھوں سے اسکو سہلا کر بیہوش کردیتی ہے۔ جب یہ دلکی آنچ سے کسیقدر ہوشیار ہوتی ہے تو ٹھنڈی ٹھنڈی سانسین لیکر بہت حزین آواز مین اسطرح اپنے دل سے کہتی ہے۔ ہائے خدا غارت کرے اس ڈائنا حرامزادی کو

اس نے تو غضب ہی کر دیا۔ اُف۔ آہ۔ مجھکو اب پھر روتا جانا پڑا دیکھئے وہان پہنچکر کیا گذرتی ہے کچھ نہین
موت مجھکو کشان کشان اپنے ہان لئے جاتی ہے۔ وہین کی مٹی میرے مقدر مین لکھی ہے۔ مگر وہ کسقدر خوش
نصیب پیدا ہوئی ہوئی ہون۔ دنیا مین کم نصیب بہت ہونگے مگر مجھ سے زیادہ کوئی بدنصیب تو نہوگا۔ کوئی
انتہا ہے۔ صدمے پر صدمے ہوتے چلے جاتے ہین اور ایک دوسرے سے بڑا ہی ہوا ہوتا ہے۔ ہائے پیارے
جان کی خبر نہ ملی۔ خدا جانے کہان ہین کہان نہین۔ ای میرے بخت خفتہ چونک۔ ای فلک اب تو کچھ
جور و ستم سے باز آ بس تیرے ظلمونکی انتہا ہو چکی۔ ای روح القدس مینے اپنے گناہونکی سزا اچھی طرح پالی
اب مجھپر رحم کر۔ ای خداوند یسوع میری مدد کو پہنچ۔ ای ہولی ورجن آپ ہی میری خبر لیجیے۔ ہائے کوئی
نہین سنتا کسی کو مجھپر رحم نہین آتا۔ آہ برے وقت کوئی کام نہین آتا۔ ای میرے پیارے جان تم بھی
مجھ سے بیخبر ہو۔ کیا تمھارے دل مین بھی میری محبت باقی نہین ہی دیکھو تو تمھاری بیکس ہنوریا اسوقت
کسطرح جا رہی ہے۔ آہ وہی ہاتھ جنکو تم بہت نازک بتاتے تھے اسوقت سخت سخت اور بھاری زنجیرون
سے بندھے ہوئے ہین۔ قیدیونکی طرح جا رہی ہے ذرا ادھر اُدھر جنبش نہین کر سکتی۔ اور کہان جاتی
ہے؟ ایسی جگہ جہان اسکی وہ پر ارمان جان اسکے تن سے نکالینگے جسمین تمھارے ملنے کا شوق اور نہ ملنے
کی حسرت اسیطرح بھری ہوئی ہے جسطرح اسکا دل درد سے۔ آہ ایسے مقام پر ظالم لئے جاتے ہین جہان
اسکی میت پر کوئی چار آنسو بھی گرانیوالا نہین ہے۔ پیارے جان۔ ہنوریا کو اگر بچانا ہے تو بچاؤ ورنہ اب وہ
تمھارے ہاتھ سے اسیطرح جاتی ہے جسطرح اپنی زندگی سے۔ آہ ہمیشہ کیلئے جاتی ہے پھر تمکو نہ ملے گی اچھا اگر تم
اس قید سے نہین چھڑا سکتے تو اگر کسیطرح اپنی پیاری صورت تو دکھا دو۔ یہ حسرت تو نہ رہجائے۔ (چونک کر)
مگر وہ یہان کہان! مین کس سے باتین کرتی ہون۔ آہ خدا جانے وہ کہان ہونگے اب ان سے ملاقات
ہو چکی۔ بس قیامت مین ہو تو ہو۔"

ہنوریا یہی باتین اپنے دل سے کر رہی تھی۔ ڈیجنگ کا آشنا اور الشیس کے فوجی سوار اسکو حلقے مین لیے
ہوئے خوش خوش چلے جاتے تھے کہ عین اسوقت پر جبکہ وہ اس ٹیلے کے برابر پہنچ گئے تھے جان کے ساتھ
والون نے دو حصے ہوکر کچھ تو ٹیلے کی داہنی طرف سے پیچھے پہنچکر موت کیطرح سے انکو گھیر لیا اور جان بائین
طرف سے چند سوارونکے ساتھ آکر بلائے ناگہانی کیطرح ان پر ٹوٹ پڑا۔ ڈیجنگ کو اس کے ساتھ
والے اس افتاد سے بیخبر تھے کہ دفعتہ چارون طرف سے کھچی ہوئی تلوارونکے حلقے مین اپنے آپ کو
پھنسا دیکھکر گھبرا گئے۔ گھبراہٹ مین ہاتھ تلوار کے قبضے پر چھوڑتے تھے اور پڑتا تھا پرتلے پر اور
سبکے ہوش و حواس اسی طرح اڑے ہوئے تھے جسطرح انکے چہرونکا رنگ۔ کہ ہمارے دوست اور اسکے

سپاہیوں نے پہنچتے پہنچتے دس پندرہ کے سر قلم کر دیئے مگر گھبرائے ہوئے لوگ پھر سنبھل گئے اور تلواریں کھینچ کھینچ کر بڑی بہادری کے ساتھ لڑنے لگے۔

بیشک جان کے چوٹ کھائے ہوئے دل کے لئے یہ وقت بہت نازک تھا۔ ایک طرف تو وہ صبر اور جبر اسکی ساری قوتیں سلب کئے دیتا تھا جو اسوقت وہ اپنے دل پر کر رہا تھا اسکی آنکھیں بھی چاہتی تھیں کہ ٹکٹکی باندھ کر ہنولیا کی پیاری صورت دیکھا ہی کریں۔ ارمان ٹوٹے پڑتے تھے طبیعت دل کی طرح نکلی ہی جاتی تھی۔ دل خوشی سے اگر دم بھر چپ ہوتا تھا۔ تو کلیجہ اچھل پڑتا تھا شوق کہتا تھا کہ ابھی ہنولیا کے پاس کسیطرح پہنچ جاؤں اور دشمنوں کی تلواریں ہاتھ ہاتھ بھر کی زبانیں نکالے ہوئے اسکے آگے بڑھنے سے منع کر رہی تھیں۔ فتح اور شکست کا غیر اختیاری معاملہ آنکھوں کے سامنے پیش تھا اور امید و بیم کے مختلف خیال اسکے دل کے ساتھ بہت برا سلوک کر رہے تھے۔ ہنولیا کی بے بسی کو دیکھ دیکھکر اسکا دل بھرا آتا تھا بیقراری بڑھی ہوئی تھی لیکن اسکا دل سنبھالنے میں وہ ساری قوتیں مصروف تھیں جنکو موقع محل کے اعتبار سے اسوقت اسکی شجاعت کا مددگار رہنا چاہئیے تھا۔

ویلی اور ہنولیا کو تو اب تک اسکی خبر بھی نہ تھی کہ یہ کس سے لڑائی ہو رہی ہے وہ تو بدگمانی سے اسکو بھی بلائے آسمانی سمجھتی تھیں مگر جب ویلی نے جان کے دو ایک سواروں کو دیکھکر پہچان لیا تو وہ انکا نام لے لیکر بہت پر درد آواز سے پکارنے لگی۔ گو ایسی لڑائی اور انتشار کی حالت میں کون کسیکی آواز سن سکتا تھا مگر اتفاق سے جان کے دو ایک سواروں نے ویلی کی آواز پہچان لی اور بڑے جوش اور بہادری کے ساتھ سینہ سپر ہو کر دشمنوں میں گھس پڑے اور تلواریں مارتے ہوئے اس مقام پر پہنچ گئے جہاں ویلی اور ہنولیا کے گھوڑے تھے اور اب ہنولیا کو بھی یہ یقین ہو گیا کہ یہ اسکے باڈی گارڈ کے سوار ہیں۔ سر اٹھا کر حیرت سے اسنے ایکبار انکی طرف دیکھا بے اختیار رو دی اور پھر ٹھنڈی سانس لیکر بہت حزین آواز سے کہا "وہ کہاں ہیں اور کیسے ہیں" جسکے جواب میں ان سواروں کو بجز اسکے اور کچھ کہنے کا موقع نہ ملا کہ "وہ اسطرف لڑ رہے ہیں"۔

ڈینجبک گو ایک مسن شخص تھا اور بڑھاپے نے جوانی کے دم خم نہیں باقی رکھے تھے مگر اسوقت وہ اپنی ساری کوششوں کو رائیگان جاتے دیکھکر تھوڑی دیر کے لئے جوان ہو گیا تھا۔ اپنے سواروں کو للکارا اور خود تلوار کھینچکر یہانتک پہنچ جانیوالے سواروں پر بڑی بہادری کے ساتھ وار کرنے لگا۔ ہمارے دوست کے رفیق بہادر گو اسوقت بہت بری طرح پھنسے ہوئے تھے مگر پھر بھی حق یہ ہے کہ انھوں نے خوب ہی داد شجاعت دی خوب ہی دشمنوں کے حملے روکے خوب ہی لڑے آخر کار انکی سرفروشی اور جانبازی نے تھوڑی ہی دیر میں اس امر کو دکھا دیا کہ ڈینجبک کاری زخم کھا کر نیچے گرا اور ملک الموت نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر راستے ہی میں اسکی جان لی گو اسوقت دشمنوں کی بہت یورش ہوئی اور جان کے دو ایک جان نثار سپاہی کام بھی آئے مگر

ہمارے دوست کا ایک جانباز سوار دشمنوں کو مارتا ہٹاتا آتا ہوا دیکھی اور ہنوریا کو اپنے ساتھ اس خیال سے باہر نکال لے گیا کہ مبادا اسوقت کی چلتی ہوئی تلواریں شاہزادی کے نازک جسم کے ساتھ کچھ برا سلوک نکر جائیں اور یہاں سے نکلکر ان دونوں کے گھوڑوں کو ساتھ ساتھ ایک ٹیلے کے پاس جاکر ٹھہرا۔

دشمنوں کے مقابلے میں سچ پوچھئے تو جان کیطرف فوجی قوت بہت کم تھی مگر ہاں یہ بات ضرور تھی کہ جتنا اسطرف جوش تھا اتنا دوسری طرف نتھا اور یہی ہمارے دوست کے پاس ایک ایسی طاقت تھی کہ جسکے بھروسے پر وہ اسقدر فوج سے بہادری کیساتھ لڑ رہا تھا ورنہ اسکا نتیجا بودل اسکے اور اسکے ساتھیوں کے تھکے ہوئے ضعیف اعضا سے انکی قلت جماعت اور انکے تھکے ہوئے گھوڑے ہرگز اس قابل نہ تھے کہ وہ کسی دشمن سے لڑ سکتے حضرت شوق نے اسوقت جان کے جسم میں اور ہی روح پھونکدی تھی رنج وغم نے جسکا خون پیا تھا وہ سب اسوقت کی خوشی میں رنج وغم کی چھاتی پر چڑھ کر چھین لیا تھا اور اس دوانگی کیساتھ وہ اسوقت لڑ رہا تھا کہ دیکھنے والے حسن عش کر رہے تھے لیکن مثل مشہور ہے کہ ایک کی دوا دو اور دو کی چار ۲۵ پچیس ۳۰ تیس آدمی ۱۵۰ ڈیڑھ سو آدمیوں کا کیونکر مقابلہ کر سکتے تھے۔ جان نے تھوڑی دیر کے بعد دیکھا کہ اسکے ساتھیوں کے حوصلے کیسقدر پست ہو چلے ہیں اور دشمنوں کو مارنا تو دوسری بات ہے اب انکو اپنی جان بچانا بھی مشکل ہو گیا ہے۔ وہ انکے ابھارنے کیلئے بار بار سخت حملے کرتا تھا بہت ہارے ہوؤں کو جوش بھی دلاتا تھا مگر اب کیفیت یہ ہو گئی تھی کہ اپنے ساتھیوں کی پریشان حالت دیکھ دیکھ کر خود اسکے حواس منتشر ہوئے جاتے تھے اور بار بار وہ اپنی گھبرائی ہوئی نظر سے دیکھتا تھا کہ شکست کی ڈراونی صورتیں اسکے سامنے پھر رہی ہیں اور اسکا خیال تھا کہ اسکے سب جانباز سپاہی اب کوئی دم میں اسیجگہ اپنی جان کی قربانی میرے لیئے کردینگے کہ یکبارگی شمالی میدان کی طرف سے کچھ گرد وغبار بلند ہونا شروع ہوا جو رفتہ رفتہ اسیطرف کو بڑھتا ہوا آرہا تھا۔ اور جب وہ غبار اسقدر قریب آگیا کہ قوت باصرہ کے آنکھوں سے نکلنے والے تار نظر اس گرد سے گذر سکیں تو دونوں طرف کے جنگجو سپاہیوں نے دیکھا کہ ایک مسلح فوج شمال کیطرف سے آرہی ہے اور جنوب اور مغرب کے گوشے کیطرف جا رہی ہے۔ یہاں گھوڑوں کے ہنہنانے کی صدائیں اور بگیر و بکش کی آوازیں بلند ہو ہو کر سارے دشت میں پھیل رہی تھیں جنکو سنکر وہ جانیوالی نئی فوج چلتے چلتے رک گئی اور یہاں عرصۂ کارزار گرم دیکھ کر اسیطرف کو مڑی۔ اس فوج کی جماعت تخمیناً ہزار بارہ سو سے کسیطرح کم نتھی جو آتے آتے یہاں سے کچھ تھوڑے فاصلے پر آکر ٹھہر گئی اور پھر اسمیں سے دو سوار نکلکر اسطرف کو بڑھے چونکہ یہاں کے دونوں طرف کے لڑنے والے لوگ اس امر کو خوب اچھی طرح جانتے تھے۔ کہ اس تمام ملک میں نہ کوئی ہمسے واقف ہے اور نہ کوئی ہمکو فوجی مدد پہنچا سکتا ہے اسوجہ سے ہر ایک کی بدگمانی اس سے یہی کہتی تھی کہ یہ کوئی امداد ہمارے دشمن کی پیدا ہو گئی ہے علی الخصوص جن الشیس کی فوج والونکو تو یہی یقین

تھا کہ مارے [redacted] ہوئی ہو اور سب اپنی اپنی جگہ پر

اپنا کام کر رہی ہیں وہ آنیوالے نو سوار چلے تو انھیں لوگوں کے قریب آ کر کچھ پوچھنے لگے جو اسوقت دنیا و

مافیہا سے منھ پھیرے ہوئے اپنی جان پر کھیل رہے تھے مگر جب اطمینان کے قابل جواب ملا تو وہ اسطرف کو

چلے جہاں ہنوریا کی حفاظت کے لیے جان کا ایک ساتھی ہاتھ میں ننگی تلوار لیے ہوئے ٹہل رہا تھا وہ بھی

ان سے اس لڑائی کے متعلق کچھ سوال جواب ہوئے اور پھر معاً وہ اپنے گھوڑے دوڑاتے ہوئے اسطرف کو چلدیے

جسطرف یہ آنیوالی فوج ان کے انتظار میں ٹھہری ہوئی تھی - یہ فوج پیرس کے بادشاہ میروویس

کی ہے جو یہ خبر پا کر اپنی دار السلطنت سے نکلا ہے کہ شاہزادی ہنوریا - تارسمانڈ کی قید میں ہے - یہ وہی

میروویس ہے جسکو میکسس کی زبانی ہمارے دوست جان کا حال کسیقدر معلوم ہو گیا ہے اور وہ اسی وقت سے ہنوریا

اور جان کی تلاش میں بھی تھا - لیکن اس خبر سننے کے بعد پھر اسکو اس امر کی خبر نہ تھی کہ ہنوریا پکڑا گیا اور جان

کہاں ہے - وہ تو اسوقت ٹولوز کی طرف جا رہا تھا کہ اتفاق سے اسکا گذر اسی طرف سے ہو گیا اور یہاں یہ لڑائی دیکھی

اب وہ دونوں سوار میروویس کے پاس پہنچ گئے ہیں اور اس لڑائی کے متعلق جو کچھ انھوں نے سنا تھا اسکو اپنے

بادشاہ سے بیان کر رہے ہیں - میروویس کو انکی تقریر سے جب اس امر کا یقین آ گیا کہ یہ لڑائی شاہزادی ہنوریا کے

لیے جان اور اسکے ساتھیوں کی فوج میں ہو رہی ہے اور جان اور ہنوریا دونوں یہاں موجود بھی ہیں تو اسکی خوشی کا اندازہ نہ

تھا - پہلے اس نے خدا کا بہت شکر ادا کیا اور پھر اپنی فوج سے مخاطب ہو کر اسطرح کہا " دیکھو جس کام کیلیے ہم ٹولوز جا رہے

تھے وہ جناب یسوع کی مدد سے نہایت سہل اور اچھے طور پر یہیں نکل گیا - اب تم سب کو چلکر جان کی مدد کرنی چاہیے "

اور یہ کہکر فوراً اپنے گھوڑے کی باگ اسی میدان کی طرف پھیر دی جہاں تلواریں اسوقت کی گرمی اور غصہ میں بجلی

بدل بدلکر تڑپ رہی تھیں اور بڑی بے دردی کیساتھ انسانوں کا خون پی رہی تھیں - آفتاب یات بالکل سر پر آ چکے تھے -

لڑائی ابتک اسی رنگ پر تھی دشمنوں کا زور ساعت بساعت ترقی کرتا جاتا تھا اور قریب ہی تھا کہ جان کے

ساتھ والے دشمنوں میں بری طرح گھر کر جان کی رفاقت ہمیشہ کے لیے چھوڑ دیں کہ میروویس عین وقت پر پہنچ

گیا اور جان کا نام لیکر بہت بلند آواز سے کہا " جان گھبراؤ نہیں روح القدس نے اب مجکو تمہاری مدد

کے لیے بھیجدیا ہے - اب آپ اپنے سواروں کو علیحدہ کر لیجیے ہماری فوج دم بھر میں تو سب کو سمجھ لیگی "

اس آواز کے سنتے ہی دشمنوں کی تو روح ہی نکل گئی مگر اس غیبی مدد کو دیکھ کر جان کی جانیں

جان آ گئی اور اسکے ساتھیوں کے حوصلے جان کی امیدوں کی طرح بڑھ گئے - جان کا غیور مزاج گو ایسے

نازک وقت میں بھی کسیکی امداد کا خواہاں نہ تھا مگر جب اس نے دیکھا کہ اس قتل عام میں بیکار اسکے بہادر سپاہیوں

کی جانیں مفت میں ضائع ہو جائینگی تو مجبوراً اسی نے اپنے ساتھیوں کو علیحدہ ہو جانیکا حکم دیدیا - اور

میرویس کے آتے ہی آتے اشیس کی رہی سہی فوج میں ہل چل پڑ گئی اور موت کا بازار گرم ہو گیا۔ ملک الموت دونوں ہاتھوں سے روحیں جلدی جلدی نکالنے لگے قتل عام ہو گیا۔ اور دم بھر میں جان کے دشمنوں میں سے ایک بھی ایسا نہ رہا کہ رپونا میں اس واقعہ کی کسیکو خبر تو دیتا۔

جان یہ سب کیفیتیں اپنی آنکھ سے دیکھ رہا تھا مگر اسکو ابتک یہ نہیں معلوم تھا کہ غیبی مدد کہاں سے آ گئی اور یہ کون خدا کے نیکدل بندے ہیں جنہوں نے ایسے نازک وقت میں بلا شناسائی میرے ساتھ اسطرح ہمدردی کی مگر جب اسنے دیکھا کہ دشمنوں کا قلع قمع اچھی طرح ہو گیا ہے تو گو سب سے پہلے اسکا دل بار بار یہی تقاضا کرتا تھا کہ وہ کسی طرح جلدی جاکر اپنی پیاری شاہزادی کی صورت دیکھتا لیکن نہیں معلوم اسوقت اسنے اپنے دل پر کیا جبر کیا کہ اپنے رفیقوں کو شاہزادی کے پاس جانے کا حکم دیا اور خود اسکا شکریہ ادا کرنیکے لئے میرویس کی طرف اپنے گھوڑے کو بڑھایا۔ میرویس نے جان کو گو کبھی دیکھا نہ تھا اور نہ اسمیں اسوقت کچھ ایسی ظاہری شان و شوکت ہی تھی کہ جسکی وجہ سے وہ اپنے ساتھیوں میں کوئی امتیاز رکھتا تھا لیکن امارت اور سرداری کے آثار چھپنے نہیں ہیں خاص خاص قرینے سے میرویس نے اسکو دیکھتے ہی فوراً پہچان لیا اور جان قریب پہنچکر میرویس سے اسطرح کہنے لگا۔ اسوقت جو ہمدردی اور جو سلوک آپنے میرے ساتھ کیا ہے اسکا شکریہ ادا کرنیکے لئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں نہ دنیا میں ایسے بڑا احسان کسی نے کسی پر کیا ہے۔ اور نہ ایسے احسان کا کوئی شکریہ ادا کر سکتا ہے حق یہ ہے کہ آپنے ہمیشہ کیلئے مجھکو بندۂ بیدرم بنا لیا اور وہ گردن آپکے سامنے کسیطرح نہیں اٹھ سکتی جسپر احسان کا اتنا بڑا بوجھ آپنے اسوقت رکھدیا لیکن اسی کے ساتھ میں آپکے نام نامی اور اس امر سے بھی مطلع ہونا چاہتا ہوں کہ وہ کیا ایسا سبب تھا جس نے خود بخود اسقدر آپکو میرے حال پر مہربان کر دیا؟"

میرویس۔ "ہاں بیشک آپ میری صورت سے بالکل ناآشنا ہیں۔ میں نے بھی اس سے قبل شاید آپکو نہیں دیکھا تھا مگر میں آپکے نام سے واقف ہوں اور کیا تعجب ہے کہ آپ بھی مجھ سے کسیقدر واقف ہوں میرا نام میرویس ہے۔ میرویس کا نام ہوا کے ساتھ مگر اسکے کانوں تک پہنچنے کے پاس پہنچا تھا کہ جان بے اختیار گھوڑے سے کود پڑا اور اسکے ساتھ میرویس بھی۔ دونوں بغلگیر ہوئے اور پھر جان نے اسطرح کہا "خدا حضور کو با جاہ و اقبال ہمیشہ صحیح سلامت رکھے آپ نے بڑی بندہ نوازی فرمائی جو اسطرح عین وقت پر پہنچ گئے۔ جناب مسیح کی قسم اگر تھوڑی دیر آپ اور نہ پہنچ جاتے تو وہ بیکسی مسکین آج خاتمہ ہی ہو گیا تھا۔ مگر حضور یہ تو فرمائیں! آپ یہاں تشریف کسطرح لے آئے؟"

میرویس۔ "یہ ایک بہت طویل قصہ ہے کسی وقت فرصت میں بیان کرونگا لیکن اب آپ پہلے شاہزادی صاحبہ سے تو ذرا مل آئیں۔"

جان۔ "(اپنے دل میں) اہن یہ انکو کسطرح سے میرا حال معلوم ہو گیا! (سر جھکا کر) جی ہاں مل لونگا۔"

میر فرولیس "یا اللہ تو ایسی جلدی کیا ہے مین تو کہتا ہون یہ سب باتین مین آپکو بتادون گا مگر آپ اُن سے مل تو آئین"

جان کا وہ خیال جو اب تک کچھ عجیب کشمکش مین پھنسا ہوا تھا ہر طرف سے مُنہ موڑ کر اشتیاق کے ہاتھ پھیلائے بڑی بیتابی کے ساتھ ہنوریا کیطرف چلا۔ شوق نے کچھ دل سے کہا دل نے اُس سے اور جسطرح سینہ کے اندر کلیجہ خوشی سے اُچھل رہا تھا۔ اسیطرح خود بخود شوق مین بھرے ہوئے اسکے قدم اسطرف اُٹھنے لگے جس طرف ہنوریا اور دونکی کے گھوڑے کھڑے تھے اور اُسکے بندھے ہوئے ہاتھ پاؤن کی وہ زنجیرین اور رسیان جلدی جلدی کھل رہی تھین جنکے کھولے جانیکا بے اطمینانی کیوجہ سے ابتک کسی کو موقع نہین ملا تھا ہنوریا جسوقت قید سے آزاد ہوئی تھی تو گو یہ سب لڑائی وغیرہ کے واقعات اسکی آنکھون کے سامنے ہی گذر گئے تھے مگر اپنی تقدیر کیطرف سے ابتک وہ کچھ ایسی بدگمان تھی کہ یہ سب باتین اسکو خواب خیال ہی معلوم ہوتی تھین اور بار بار وہ سب کیطرف دیکھ دیکھ کر اور ایک ایک کا نام لے لیکر بھی پوچھتی تھی کہ مین کہین خواب تو نہین دیکھتی ہون ؟ خدا کے لئے سچ بتانا۔ رہ رہ کر دلمین جان سے جلد ملنے کا اشتیاق بڑھتا ہی بے صبری زیادہ ہوتی ہی اور دل تھام کر یہی کہتی ہی "کہان ہین ؟ ابتک آئے نہین !" اور بتانے والی اُنگلی کے اشارے سے بتا دیتے ہین "دیکھئے حضور وہ آتے ہین۔ وہ" یہ جانکی طرف بڑے شوق کی نظر سے دیکھتی ہی اور دیکھکر خدا جانے کیا اسکے دل کی حالت ہوتی ہی کہ اسکی ٹھنڈی ٹھنڈی سانسونکی دل ہلا دینے والی آواز سننے والونکی آنکھ سے بے اختیار آنسو نکال ہی دیتی ہی۔ ہمارا دوست اپنے بیقرار دلکو کسی معشوق کیطرح اپنے پہلو مین دبائے ہوئے کچھ عجیب ذوق شوق مین جلدی جلدی پیادہ پا اسطرف آ رہا ہی۔ اسکا دل ہی کہ اسوقت نظر سے بھی پہلے ہنوریا کے پاس پہنچ جانیکا قصد رکھتا ہی۔ خوشی آنکھونکی راہ سے آکر دلمین جاتی ہی اور دل سے دماغ مین پہنچتی ہوئی اسکے رگ و پے مین سرایت کئے جاتی ہی نئی نئی خواہشین اسکے دل کے شیشۂ شراب سے اس مئے خوشگوار کے جام بھر بھر کر پلا رہی ہین جس مین بہت سے خون شدہ پرانی تمناؤن کا مزہ ملا ہوا تھا۔ اور یہ انکو پی پیکر متوالونکی طرح جھومتا ہنوریا کیطرف جا رہا تھا۔ دل مین سرور تھا طبیعت مین کیف آنکھونمین نشہ۔ نشہ مین ترنگ اور یہ اس بیخودی کی حالت مین پاؤن اُٹھاتا کہین تھا اور پڑتا کہین تھا۔ ہوائے شوق مین قدم تو بہت بڑھا بڑھا کر رکھ رہا تھا مگر بیخودی تھی کہ اسکے ارادہ کیطرح اسکو چین نہین دیتی تھی۔ اور ہائے اس درمیانکی مسافت کو بھی خدا جانے اسوقت اس سے کیا دل لگی سوجھی تھی کہ حسینونکی زلف یا انکی بیوفائی۔ چاہنے والونکی شب ہجر یا انکی بدگمانی اور یہ بھی نہین تو ہمارے خیال کیطرح ختم ہی نہین ہونے آتی تھی مگر خدا خدا کر کے جب اس مسافت کو بھی ان دیرینہ ارمان والونپر کچھ رحم آگیا اور جان آتے آتے تھوڑے فاصلے پر رہ گیا تو اب ہنوریا بھی اپنے اختیار سے باہر ہو چلی۔ ہاتھ

پاؤن بھی اب کھل گئے تھے گھوڑے سے اُتری اور جان کو افتان و خیزان اپنی طرف آتے دیکھکر چلی مگر
دوڑی - اسکے ضعف و نقاہت نے تھوڑی سی ہی دور تک ابھی ساتھ دیا تھا کہ آنکھوں کے نیچے اندھیرا چھا گیا سر نے
چکر کھایا اور یہ دونون ہاتھ سے سر تھام کر بیٹھ گئی پھر اُٹھی - پھر بیٹھی - پھر چلی - ادھر جان اپنی پیاری محبوبہ کی
یہ اضطراری حالت دیکھکر قریب ہی تھا کہ اِس مسافت سے تنگ آکر بیخودی کے عالم مین وہ بھی گر پڑے مگر
دلمین بھرے ہوئے شوق نے اِس کی اسوقت بہت دستگیری کی یہ گرتا پڑتا ہنوریا کے قریب پہنچ ہی گیا اور
ہنوریا اسکے پاس - ایک نے دوسرے کو پہلے شوق بھری نظر سے دیکھا پھر پُر درد آواز سے چیخکر روئے اور پھر
ہاتھ بڑھا کر کچھ اس بے اختیاری کیساتھ لپٹ گئے کہ کبھی کے بچھڑے اگر ملے بھی ہونگے تو اسیطرح اور اسی شوق سے
ایسے وقت مین ترستی ہوئی آنکھین گو لطف نظارہ لوٹنے کی بہت شایق ہوتی ہین مگر خدا جانے دونون
اسوقت کس لطف کے مزے لے رہے تھے کہ دونو کی ندیدی آنکھین بند ہوگئین تھین اور سا اگر کچھ کھلی تھین تو یونہی سی
کچھ کچھ پتلیان شوق دید مین دور کرتے کرتے اوپر چڑھ گئی - ارمان تمنا و نگہ پیار کبا دے رہے تھے اور قلب قریبا
قریب اُسی حالت کی ایک کیفیت طاری تھی جو شادی مرگ مین عموماً ہو جاتی ہے دونو کے اعضا مین ایک
قسم کی بیخودی سی کیفیت پیدا ہو گئی تھی جسکے ہاتھ گلے مین پڑ گئے تھے وہ اسیطرح حائل تھے اور جسکے ہاتھ پیٹھ
پہنچ گئے تھے وہ وہین رکھے ہوئے تھے - ہان سینہ مین کلیجہ تو ضرور اُچھل رہا تھا اور ٹھنڈی سانس
لینے کی آواز بھی کچھ یونہی سی آتی تھی کہ بیخودی اپنا کام کر گئی دونو طرف یکبارگی اعضا مین بقایا غشی جنبش
ہوئی - پاؤن ڈگمگائے ہاتھ تھرتھرائے اور دونون بیہوش ہو کر ایک اسطرف ایک اُسطرف تڑاق سے زمین
گرے - میر ویس دور ہی سے یہ سب کیفیتین دیکھ رہا تھا اور گو اُسنے قصداً انکو اس امر کا موقع دیدیا تھا کہ یہ دونو
عرصے کے چھوٹے ہوئے بے حجاب ہو کر اچھی طرح سے مل لین مگر جب اُس نے ان دونو نکو غش کھا کر گرتے دیکھا تو اپنا
گھوڑا دوڑاتا ہوا انکے پاس پہنچ گیا اور دیکھا کہ دونون خاک پر بیحس و حرکت پڑے اور انکے پہلو ہی انکے ہوش
مین لانے کی تدبیرین کرنے لگے ہین جلدی جلدی تو امن ہے ہوا دیگئی ہاتھ پاؤن سہلانے گئے جس سے تھوڑی دیر
مین ہنوریا نے تو ہوش مین آکر اپنی آنکھین کھولدین مگر خدا جانے جان پر اسوقت غشی کا کیسا سخت
دورہ تھا کہ گو مردون کا دل عورتون سے بہت قوی ہوتا ہے مگر وہ کسیطرح ہوش مین نہین آتا تھا ہنوریا جسوقت
ہوش مین آئی تھی اسوقت اسکی حالت دیکھنے کے قابل تھی - اسنے بہت گھبراہٹ کے ساتھ پہلے اپنی
ڈھونڈنے والی نظر سے چارو نطرف جان کو دیکھا اور اسکو بیہوش پڑا دیکھ کر گھبرائی ہوئی اُٹھی اور جان
کے پاس آکر اسیطرح اپنے نازک ہاتھ سے اسکو جنبش دینے لگی جس طرح سونے والے کو کوئی ہلا ہلا کر جگاتا ہو
اسوقت ہنوریا ٹھنڈی ٹھنڈی سانسین ہان کے منھ پر پنکھا جھل رہی تھین اسکے منھ پر سانے والی آنکھین

جان کے منہ پر پانی کے چھینٹے دے رہی تھیں اس کے سر کے لانبے لانبے کھلے ہوئے بال جو اس وقت اس کے جھک جھک کر دیکھنے میں نیچے لٹک رہے تھے جان کے سینہ پر پڑ رہے تھے جو جان کے بیہوش دل کو سہلا رہے تھے اور زلف عنبرین کی خوشبو ہوا میں مل مل کر لخلخہ کا کام دے رہی تھی۔ خدا خدا کر کے بہت مشکلوں سے جان نے آنکھ کھولی مگر نظر ٹھکانے نہ تھی۔ پڑے پڑے آنکھیں پھرا کر ادھر ادھر کچھ دیکھا اور پھر گھبرا کر اس نے کہا "پیاری شاہزادی۔ پیاری شاہزادی" جسکے جواب میں ہنوریا نے اپنی رکتی ہوئی آواز میں کہا "ہاں میں حاضر ہوں آپ ہوشیار ہوں" اور جان یہ سنکر اٹھ بیٹھا اور کہا "پیاری شاہزادی! پیاری شاہزادی! آپ اچھی رہیں (ہاتھ میں ہاتھ لیکر) کہاں تھیں؟"

ہنوریا اس کے جواب میں کچھ کہنا چاہتی تھی کہ جوش گریہ اور گذری ہوئی مصیبتوں کی یاد نے اسکی زبان تھام لی اور یہ زار قطار رونے لگی۔

حسینوں کی ان پیاری پیاری آنکھوں میں جنمیں عشوہ و ناز یا غصہ کے رہنے کی خاص جگہ ہوتی ہے کوئی شخص بھلا آنسوؤں کو دیکھ سکتا ہے؟ اور پھر اسکے چاہنے والے کی آنکھیں! جان اپنی پیاری شاہزادی کو اسطرح روتا دیکھ اختیار سے باہر ہو گیا وہی کیسکا نازک ہاتھ جو اسکے ہاتھ میں تھا اپنے سینہ پر رکھ لیا تھا اور اس درد سے رویا کہ سننے والے بھی دل پکڑ کر رو دیئے۔ میتھوڈیس نے جب دیکھا کہ روتے روتے سسکیوں پر نوبت آگئی ہے اور دونوں کا یہ کسیطرح نہیں تھمتا تو اسنے سامنے آکر کہا "مسٹر جان یہ رنج و غم کا رونا نہیں ہے جسکی تمہیں انتہا ہی نہو یہ تو خوشی کا رونا تھا ہو گیا بہت ہو چکے۔ اب آرام سے بیٹھکر سنیئے۔ بیٹے خدا کا شکر کیجئے کہ اس نے یہ دن آپکو پھر دکھایا"

جان کو میتھوڈیس کا بہت لحاظ و پاس تھا مگر جب انسان کا دل ہی قابو میں نہو تو وہ کیا کرے اسکے رونے میں مطلق کمی نہوئی تھوڑی اور استدلال کرنیکے بعد میتھوڈیس پھر اس امر پر مجبور ہوا کہ ان کو مجبور کرے اور پھر اسنے جان سے مخاطب ہو کر اسطرح کہا "جناب اگر آپکو اپنا خیال نہیں ہے تو کیا انکا بھی خیال نہیں ہے۔ اس تپتی ہوئی ریت اور جلتی ہوئی دھوپ میں بیچاری صدہا تکلیفیں اور مصیبتیں اٹھائے ہوئے اسطرح بیٹھی ہیں اور آپ دیکھ رہے ہیں اگر آپکا جی ابھی رونے سے نہیں بھرا ہے اور بھرا ہوا دل رو دینے سے خالی نہیں ہوا ہے تو کسی سایہ دار جگہ پر چلکر بیٹھیے"

جان یہ تقریر سنکر کچھ ہوشیار ہوا اور میتھوڈیس کو سامنے کھڑا دیکھکر خود بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ ہنوریا بھی اب میتھوڈیس کے حال سے کسیقدر واقف ہو گئی تھی وہ بھی جھک کر آداب تسلیمات بجالائی اور پھر یہ رائے قرار پائی کہ اسی ٹیلہ پر تھوڑی دیر ٹھہر کر چلدیں جو انکے حق میں وہی حکم رکھتا تھا جو کوہ سینا پر حضرت موسے کے حق میں۔ سب اٹھکر اور سوار ہو کر ٹیلے کیطرف چلے تھوڑی دیر میں فرش وہاں بچھایا گیا جسپر میتھوڈیس۔ جان اور ہنوریا بیٹھے مگر سب چپ چپ۔ یہ دونوں اپنی پریشان آنکھوں سے ایک دوسرے کو دیکھ لیتے ہیں پھر آنکھیں نیچی کر لیتے ہیں ٹھنڈی ٹھنڈی سانسیں لے رہے

ہین اور کچھ نہین کہتے میر ویس انکی یہ حالت دیکھ رہا ہے اور چارونطرف سناٹا چھایا ہوا ہے۔ تھوڑی دیر تک تو یہان یون حالت رہی پھر کچھ لحاظ و شرم کا پردہ اُٹھا اور اسطرح باتین شروع ہوئین۔

جان ”ہان۔ پیاری شاہزادی یہ کیا ہوا تھا جو اسطرح یک بیک آپ غائب ہوگئین؟“

ہنوریا ”(ایک ٹھنڈی سانس لیکر) کیا بتاؤن مین آپسے رخصت ہوکر آلیس کے پاس پہنچی۔ پہاڑ کے حائل ہوجانے کی وجہ سے آپکا حال چونکہ اس جگہ سے بالکل معلوم نہین ہوتا تھا اسوجہ سے مجھکو بہت انتشار رہا اور مینے میکسمس کو اس امر پر مجبور کیا کہ وہ جاکر پہاڑ کے شرقی جانب سے (ڑائی کی کیفیت دیکھین اور مجھ سے آکر بیان کرین“

جان ”(بات کاٹ کر) ہا میکسمس کو مینے نہین دیکھا وہ کہان ہین؟“

ہنوریا ”(خوشی کے لہجے مین) کیا وہ آپ کو مل گئے“

جان ”نہین مجھکو کیا خبر! مینے تو ان کو تمھارے ساتھ کر دیا تھا۔!!“

ہنوریا ”ہان تو مین عرض کرتی ہون نا بس میکسمس پہاڑ کے اسطرف گئے اور مین۔ ویلی اور خدا بخشے بالٹک پہاڑ کے اسطرف تھے“

جان ”ہان بالٹک کی نعش کو تو مینے دیکھا تھا مگر ویلی کہان ہے؟“ اور یہ کہتے ہی ویلی نے سامنے آکر ادب سے سلام کیا اور روتی ہوئی جان کے قدمون پر گر پڑی۔ جان نے اپنے ہاتھ سے اُس کا سر اُٹھایا شفقت سے اسکی خیر و عافیت پوچھی اور پھر ہنوریا کیطرف مخاطب ہو کر کہا ”ہان پھر کیا ہوا؟“

ہنوریا ”بس یکبارگی ٹارسمانڈ اپنی فوج کے ساتھ آگیا اور بلائے ناگہانی کیطرح ہم پر ٹوٹ پڑا“

جان ”(حیرت کے لہجے مین کسیقدر خشن آواز سے) یہ کون ٹارسمانڈ ہے؟“

ہنوریا ”وہی نا جس کا ٹولوز مین دارالسلطنت ہے نا۔ آپ تو اسکو جانتے ہون گے“

جان ”ہان ہان مین سمجھا جنوبی فرانس کا بادشاہ۔ مگر اس پاجی کو کیا سوجھا افسوس مین نہ ہوا ہان پھر اُسنے کیا کیا؟“

ہنوریا ”بس ظالم تلوارین کھینچ کھینچ کو د پڑے۔ بہت لڑے۔ مگر کچھ نہ چلی بالآخر بالٹک بیچارہ مارا گیا مین بچ نکلی اور پھر ٹارسمانڈ مجھکو اور ویلی کو ٹولوز لیگیا بس اسوقت سے پھر مجھکو آپ کا اور میکسمس کا کچھ حال معلوم نہین“

جان یہ آخری جملہ سنکر سناٹے مین آگیا اور میکسمس کی مفقود الخبری نے اُسوقت کی اسکی خوشی مین ایک قسم کی بے لطفی پیدا کر دی۔ اسنے ایک ٹھنڈی سانس لی اور پھر کہا ”افسوس! میرا تو خیال تھا کہ وہ تمھارے ساتھ ہو۔ ہائے مدتون کا رفیق چھوٹ گیا اور پھر کیسا رفیق؟ جان نثار۔ افسوس ایسے دوست کہان ملتے ہین۔ توبہ“ اس جملے کے ختم کرتے ہی کرتے اسکی آنکھون سے آنسو ٹپک پڑے اور

جب میفروتیس نے دیکھا کہ میکسس کی جدائی کا صدمہ اسوقت کی خوشی کو بالکل بے لطف کئے دیتا ہی تو
اسنے جان سے ہنسکر کہا "اللہ اکبر! آپ میکسس کے نہ ملنے کا غم ایسا ہو گیا کہ انکے ملنے کی خوشی پر بھی غالب آ گیا"

جان "(پُر افسوس لہجے مین) حضور نہین واقف ہین وہ میرا بڑا جان نثار دوست ہی اور میرے
لئے اُس نے بہت سخت مصیبتین اور تکلیفین اُٹھائی ہین"

میفروتیس "ہمکو سب معلوم ہی ہم خوب جانتے ہین۔ یہ ملکی ہین تو وہ بھی مل رہیگا اور اگر نہین
ملے گا تو ہم اسکا پتہ لگا دین گے۔ آپ اسقدر رنجیدہ کیون ہوتے ہین"

جان "(خوش ہو کر) کیا یہ فرمائیے۔ اب معلوم ہوا حضور کے پاس وہ پہلے ہی پہنچ گیا۔ کہان ہی؟ پیرس مین؟"

میفروتیس "نہین پیرس مین تو نہین ہی مگر یہان وہ میرے پاس آیا ضرور تھا اور اُسی کے ذریعے مجھکو
آپکے سب حالات معلوم بھی ہو گئے تھے۔ مگر اُسنے زیادہ قیام نہین کیا آپکا اور شاہزادہ صاحب کی تلاش کرتے ہوئے
اسیطرف چلا گیا ہی۔ مگر احتیاطاً تھوڑی فوج اسکے ساتھ کر دی گئی ہی اور اس ذریعے سے بہت جلد اسکا پتہ مل سکتا ہی"

جان "(بہت خوشی کے لہجے مین) مین حضور کی کس کس عنایت کا شکریہ ادا کرون حق یہ ہی کہ جو
غائبانہ احسان اور کرم پیر و مرشد نے اپنے اس حلقہ بگوش پر کئے ہین وہ خدا کی خدائی مین کسی نے کسی پر نہین
کئے ہونگے (ہنوریا سے پھر مخاطب ہو کر) ہان پھر اب ٹارسمانڈ کمبخت کے پنجۂ ظلم سے کسطرح آپکو رہائی ملی
اور ان ظالمون کے ہاتھ مین کسطرح آپ پھنس گئین۔ اور یہ آپکو اب لیے ہوئے جاتے کہان تھے؟"

ہنوریا "آہ نہ پوچھیے مجھکو بہت دھوکا دیا گیا (ٹھنڈی سانس لیکر) ابھی حال مین ٹارسمانڈ نے
میرے دل بہلنے کے لیئے ایک ایسی کنیز خریدی تھی جو ہماری رومی زبان بھی جانتی تھی" ہنوریا اسکے
بعد کچھ اور کہنا چاہتی تھی کہ ہمارے دوست کو وحشت ہوئی اور بہت گھبراہٹ کے ساتھ بات کاٹ
کر آپ اسطرح کہنے لگے "کیا فرمایا! آپ کا دل بہلنے کے لیئے ایک کنیز خریدی تھی؟۔
ٹارسمانڈ نے! ہون۔ تو معلوم ہوتا ہی کہ آپ سے اسکو کچھ محبت بھی تھی۔ کیون؟"
اس جملہ کو سنکر میفروتیس تو بے اختیار مسکرا دیا اور ہنوریا جان کے منھ کیطرف دیکھکر آنکھون مین آنسو بھر
لائی اور اسطرح کہا "یہ تقدیر جو آدمی کو سنوائے وہ اسکو سننا ہی پڑتا ہی مگر انسان کو اختیار تو فقط اپنے
اپنے ہی اوپر ہو سکتا ہی دوسرے پر نہین۔ اگر ہمکو میرے ساتھ دشمنی تھی یا محبت تھی یہ اسکا فعل تھا اسین میرا کیا قصور؟"

جان "نہین نہین اسین قصور اور غیر قصور کا کیا تذکرہ ہی۔ مین نے تو ایک بات پوچھی تھی آپ ناحق
آبدیدہ ہوتی ہین۔ اچھا تو پھر کیا ہوا؟"

ہنوریا "(گھبرا کر) کچھ نہین ہوا مین نہین جانتی۔ اور یہ کہتے ہی تیوریان چڑھ گئین اور جبین پر بل پڑ گئے

اور خفا ہوکر ادھر سے ادھر منھ پھیر لیا گیا۔ ہنوریا کے منانے کے لیئے گو بہت سے طریقے اسوقت جان کے دلمین جوش مار رہے تھے۔ مگر پیر ویس کا لحاظ مانع تھا اور وہ کچھ نہین کر سکتا تھا۔ بالآخر نہین رہا گیا اور اسطرح جان نے کہا "ہائین! تو کیا آپ خفا بھی ہو گئین؟ بھلا خفگی کی اسمین کیا بات تھی ادھر دیکھیئے غصہ تھوک ڈالیئے۔ ہان اس کنیز کا نام کیا تھا؟ اور خدا جانے آنکھ کے اشارون مین کیا کیا کہدیا کسطرح خطا معاف کرائی کہ ہنوریا مسکرا دی اور اسطرح بولی "اسکا نام ڈاینا تھا اور وہ جب میرے پاس آئی تو بہت مخفی طور پر مجھ سے کہا کہ مین انکے پاس سے (آپکا نام لیکر) آئی ہون اور اس غرض سے انھون نے مجھکو یہان بھیجا ہی کہ کسیطرح مین تمکو یہان سے نکال لیجلون"

جان "(غصہ سے اپنے ہونٹھ چباکر) اُفوہ حرامزادی نے غضب ہی کر دیا۔ خدا کی قسم مین خبر بھی نہین"

ہنوریا "ہان۔ ہان یہ تو اب بعد کو مجھے معلوم ہوا مگر آپ یہ خیال کر سکتے ہین کہ اس ناامیدی اور بیکسی کے عالم مین میری مایوس اور غمگین دل کے لیئے یہ کیسا مژدہ جانفزا تھا اور اسکے باور کرنے مین مجھکو کہانتک پس و پیش کرنا چاہیئے تھا خصوصا ایسی حالت مین کہ ایک ظالم کے زبردست پنجہ مین پھنسی ہوئی تھی اور اُسنے مجھ سے اکثر گذشتہ واقعات بھی سچ سچ بیان کیئے تھے مین سچ کہتی ہون مجھکو اسکے کہنے کا بالکل یقین آگیا اور مین وہان سے نکل بھاگنے کی فکر مین رات دن غلطان پیچان رہنے لگی۔ گو اسکی موجودگی مین بعض بعض ایسے موقعے ملے کہ وہان سے بآسانی نکل سکتی تھی مگر ڈاینا اپنی ہی فکر مین تھی۔ اُسنے ایک عرصہ تک مجھکو آج کل پر رکھا۔ آج پانچوان روز ہے کہ اسنے خوش خوش آکر مجھ سے کہا کہ ہان آج چلنے کا موقع ہے۔ آدمی بھی آگیا ہے اور سواری بھی موجود ہے بس آج شب مین نکل چلیئے۔ مین تو اسکے فن و فریب سے واقف تھی نہین اسکے دام مین آگئی اور اسکے کہنے کے موافق عمل درآمد بھی کیا گیا۔ آدھی رات کے وقت ہم تینون عورتین چھپ چھپا کر وہان سے نکلین اور تھوڑی دور چلنے کے بعد ہم کو ایک شخص ملا جو غالبا ہمارے ہی انتظار مین تھا وہین پر ہم سبکو سواری کے لیئے گھوڑے بھی ملے اور پھر وہی شخص ایک راستہ پر لیچلا مین نہین کہہ سکتی کہ اسوقت مجھکو کس قدر خوشی تھی اور میرے دل کی کیا حالت تھی ہماری مصیبتین اور تکلیفین تو بھول گئی تھی اور مین خیال کرتی تھی کہ شاید ارحم الراحمین کو مجھپر رحم آگیا ہے۔ گو اس انجان شخص کی صورت کو دیکھ دیکھ کر بعض بعض وقت یہ بات کانٹے کیطرح میرے دلمین کھٹکتی تھی کہ کوئی ایسا آدمی میرے لینے کے لیئے یہان نہین بھیجا گیا جس کو مین جانتی تھی مگر پھر یہ خیال کرتی تھی کہ شاید کسی مصلحت سے ایسا نہ کیا ہوگا۔ بار بار مین اس سے آپکو پوچھتی تھی مگر ہر بار وہ ظالم یہی کہدیتا تھا کہ اب بہت تھوڑے ہی فاصلہ پر ہین۔ آخر مین خاموش ہو رہتی تھی پھر پوچھتی تھی اور مجھکو وہی پہلا جواب ملتا تھا۔ یہانتک کہ اسی شوق و امید مین رات دن گھوڑے دوڑاتے دوڑاتے چار دن گذر گئے اور پھر کل شام کے قریب مین نے اس لشکر کو دیکھا جو اب اس میدان مین اپنے کیئے کی سزا بھگت رہا ہی جہان ابھی تلوارین چل رہی تھین۔ آہ۔ پہلے سے جان رہ بلن ڈا انھونسے داب کرو ترحم

سے گردن جدا کر دیتے انکو مجھکو بھی یقین کیا کہ یہ آپ ہی کا لشکر ہو۔ مگر آہ تھوڑی دیر کے بعد مجھکو یہ معلوم ہوگیا کہ جو وفادار سپاہی کیساتھ مجھکو فریب دیا گیا اور یہ لشکر اُس الشبیس کمبخت کا ہے جو میرے گرفتار کرنیکے لئے آیا ہے اور لیکے پیچھے۔ یہ سب مکر اور حیلے کیے گئے ہیں۔ آہ اب کیا تھا میں روتی تھی چیختی تھی چلاتی تھی مگر وہ ظالم کب سنتے تھے۔ میرے ہاتھ پاؤں رسیوں سے باندھ لیے اور اب یہ کمبخت مجھکو اس حیثیت سے یہاں لیے جاتے تھے کہ خدا نے تمکو بھیجدیا؟

ہنوریا یہ گذشتہ واقعات بیان کر رہی تھی آنسو آنکھوں سے جاری تھے اور جان اپنی مشتاق نظروں سے اُس کے اُس حسین چہرے کی بلائیں لے رہا تھا جسکے گرد و غبار کو آنسوؤں نے اب بالکل دھو دیا تھا۔ دلمیں الشبیس اور ٹامار سماند کو سخت سست کہتا جاتا تھا اور زبان پر "ہائے" اور افسوس کے کلمے جاری تھے۔ ہنوریا اپنی تقریر ختم کرنے کے بعد تھوڑی دیر خاموش بیٹھی ٹھنڈی سانسیں بھرتی رہی اور پھر اُسنے اسطرح کہا "ہاں فرمایئے میرے بعد آپ پر کیا گذری کہاں کہاں پھرے اور کیسا مزاج رہا؟"

جان "(ایک ٹھنڈی سانس لیکر) کیا بتاؤں کیسا رہا اور مجھپر کیا گذرا سخت سختی جھیلی کڑی اُٹھائی افتاد تھی جو پڑی اُٹھائی۔ بس مختصر یہ کہ اٹالیہ کی فوج کو شکست دینے کے بعد جب میں نے آپکا اٹیس کے اِدھر کہیں پتہ نہ پایا تو کیا بتلاؤں کہ میری بدگمانیاں اور میرے بُرے خیال مجھکو کہاں کہاں لے گئے۔ پالک کی نعش کو دفن کیا اور ایک جگہ آپکی پڑی ہوئی ٹوپی نے مجھکو بتایا کہ آپ اسیطرف کہیں گرفتار گئی ہیں لیکن فقط ایک ٹوپی سے کیا پتہ چل سکتا تھا گاؤں گاؤں شہر شہر کی خاک چھانتا پھرا مگر آپ کہیں نہ ملیں۔ اتفاق سے آج اسطرف آنکلا تھا اور آگے جانیکا قصد تھا کہ خدا کی کچھ عنایت ہوگئی الشبیس کا لشکر دیکھا اور دلی کے رونے چیخنے کی آواز نے کانوں سے دلمیں پہنچکر شک پیدا کیا۔ دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ خیر سے آپ ہی ہیں اور اسکے بعد پھر جو کچھ ہوا وہ سب آپکی آنکھوں کا دیکھا ہوا تما شا ہی شہزادی صاحب کیا عرض کروں کیا کیا مصیبتیں دیکھیں اور کیا کیا صدمے اُٹھائے حق یہ ہے کہ میں ہی سخت جان تھا جو ابتک زندہ رہا ورنہ یہ مصیبت سامنے آتی تھی خدا گواہ ہے کہ تمھارے نیم جان کی جان ہی لینے کا سامان اور تہیہ کرتی ہوئی آتی تھی لیکن اب آپ مل گئیں۔ اب وہ مصیبتیں کوئی چیز نہیں سب راحت سے مبتدل ہوگئیں۔ اب اس دنیا میں مجھسے زیادہ کوئی خوش نصیب نہیں خدا نے مجھپر بڑا فضل و کرم کیا کہاں تک اُسکی عنایتوں کا شکریہ ادا کروں لیکن اسمیں شک نہیں کہ اسوقت میرے تھکے ہوئے جانباز سپاہی بُریطرح پھنس گئے تھے اور شاید بہت مشکل پڑ جاتی اگر حضور (میرو یس کی طرف اشارہ کرکے) تھوڑی دیر اور نہ پہنچ جاتے (میرو یس سے مخاطب ہوکر) مگر حضور یہ تو فرمائیں یہ آپ اسوقت یہاں کسطرح پہنچ گئے؟!!"

میرو یس "اب اسکو بجز حُسن اتفاق کے اور کیا کہنا چاہیئے۔ اسکے اسطرح یہاں پہنچنے اور آپکے یہاں آنیکی بیشک مجھکو مطلق خبر نہتھی۔ بات فقط یہ ہوئی کہ ابھی حال میں مجھسے ایک معتبر شخص نے ٹامار سماند کے متعلق یہ روایت بیان کی کہ وہ ان دنوں کہیں اٹیس کیطرف سے دو عورتیں پکڑ لایا ہے جنمیں ایک تو بیمثل حسن پایا ہے۔ میں نے اس سے پہلے چونکہ میکسمس کی زبانی انکے حسن و جمال کی تعریف اور اٹیس کے پاس سے انکا غائب ہو جانا سُن لیا تھا اسوجہ سے مجھکو فوراً اس امر کا شک گذرا کہ کہیں آپ ہی نہوں اور

بالآخر میرے دل نے مجکو اس امر پر بے اختیار مجبور کر دیا کہ جسطرح ممکن ہو اپنے اس بہادر کے ساتھ ہو جاؤں کیونکہ میری سلطنت اور میری املاک میں بیطرح لوٹ لیا گیا فوراً پیرس سے ٹولوز کیطرف اسی غرض سے کوچ کر دیا کہ اگر فی الواقع وہ جان ہی کی مجھ پر جانفشان ہو تو میں کسی نہ کسی طرح سے ہی آ ملونگا میں اسی ارادہ سے آرہا تھا کہ یہاں یہ لڑائی دیکھی اور پھر دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ خدا کے فضل سے آپ دونوں صاحب یہیں موجود ہیں"

جان "(ہاتھ جوڑکر) خدا حضور کو سلامت رکھے - میں آپکی اس عنایت اور خسروانہ عنایت کا کہاں تک شکریہ ادا کروں بیشک سچ ہے صاحبدل کہتے ہیں "تمکو غریبوں کی بیکسی پر رحم آہی جاتا ہے"

جان کی تقریر ختم ہونیکے بعد ہنولیا نے بھی میرڈیس کا بہت شکریہ ادا کیا اور پھر اپنے باڈی گارڈ کے رہے سہے سواروں کو پاس بلا کر بہت شفقت اور محبت سے ایک ایک کا مزاج پوچھا اور انہیں جو اپنا نام چھوڑ کر حق حفاظت بالکل ادا کر گئے تھے انکو دعائے خیر سے یاد کیا اور ایک ایک کو یاد کرکے آنکھوں میں آنسو بھر لائی - اس کام سے جب اسکو فرصت ملی تو پھر تری ہوئی آنکھیں ہیروں کی طرح ڈھلکی - مڑ کر ایک دوسرے کو دیکھنے لگیں جو دیکھتے دیکھتے جب تھک کر کسی بیمار ناتواں کی طرح نیچے گر پڑتی ہیں یا شرم و حیا کے لحاظ سے شرما کر خود ہی نیچی کر لی جاتی ہیں تو کچھ عجیب لطف پیدا ہو جاتا ہے یہ دونوں طرف ٹھنڈی ٹھنڈی سانسیں لیجاتی ہیں اپنے اپنے ہونٹھ دانتوں سے داب لیے جاتے ہیں اور سینہ میں پھڑپھڑاتا ہوا دل بے اختیار دونوں ہاتھوں سے دبا لیا جاتا ہے تقریباً ایک گھنٹہ تک یہ سب کچھ ہوا جو یہاں لکھا گیا ہے لیکن اسکے بعد پھر میرڈیس کی یہی رائے ہوئی کہ اب یہاں سے چلنا چاہئیے میکسمس کی تلاش کے لیئے کچھ سپاہی یہیں سے روانہ کر دیئے گئے اور پھر اسیوقت سب نے میرڈیس کے ہمراہ رکاب پیرس کیطرف اپنے اپنے گھوڑوں کی باگ اٹھا دی

دسواں باب

کچھ تاریخی باتیں

جو کوئی حد سے بڑھا اسکی خرابی آئی
خاک پر لوٹتے ہیں یار کے گیسو ہوکر

ہے یہ کہ دنیا میں اعتدال بھی عجیب چیز ہے - دل چھین لینے والے حسین جب حد سے زیادہ ظلم کرتے ہیں تو پھر عاجز اور تنگ آکر بالآخر انکے چاہنے والونکی طبیعت ہی ہٹ جاتی ہے یا سختیاں سہتے سہتے وہ بیچارے فنا ہی ہو جاتے ہیں - خوشی کا جب سے انتہا درجہ ہوتا ہے تو شادی مرگ کا دورہ ہو جاتا ہے - انتظار جب حد سے بڑھتا ہے تو اسکا اصلی [illegible] ہوتا ہے لیکن وہ [illegible] جب اسکی کہیں انتہا

بھی نہین ہوتی ہے تو پہر دہی انتظار موت کا مزہ بھی چکھا دیتی ہے تاکہ بدن کے گھونگروالے بال وبال دوش بنکر بل کہاتی ہوئی جب کولون تک پہونچ جاتے ہین تو پہر کمر کی خبر نہین ہوتی اور خال جب حد سے زیادہ بڑہ جاتا ہے تو اسکو لوگ مسہ کہتے ہین یون تو آرام طلبی ویلین ٹینی ان کی گھٹی ہی مین پڑی تھی اور اسکے جبل نیچر ورنہ بھی اسکو کسی کام کا نہین رکھا تھا مگر پلیسیڈیا کی مرتے ہی وہ بالکل آزاد ہوگیا اور اسکے خود مختار بادشاہ ہونے نے اسکو اچھی طرح اس امر کا موقع دیدیا کہ وہ اپنی ناجائز خواہشین خوب دل کھولکر نکالے۔ ہر وقت بے تکلف احباب کے جمگھٹے رہتے ناچ رنگ کے جلسے تھے شراب کباب کی صحبتین ہیتین کا گل اوڑ رہے تھے۔ جام چھلک رہے تھے اور شیشے کی پری اپنا لال لال غضب کا شوخ رنگ کہا کہا کر سب پر بیخودی کا افسون پڑہ رہی تھی۔ یہ تو عام قاعدہ ہے کہ جب دختر رز سے رات دن صحبت رہتی ہے اور اسکا نشہ دماغی گذرگاہون مین بیطرح چکر کہاتا ہے تو روز حساب کا اندیشہ اٹھا کر بالائے طاق رکھدیا جاتا ہے اور یہی جی چاہتا ہے کہ اسوقت کوئی ایسی پری پیکر نازنین بغل مین ہوتی جسکی رنگت اور شوخی ایسی شعلہ وار آگ بھبوکا کے رنگ سے ملتی ہوتی تھی۔ گھونٹ گھونٹ کے بعد گزک کیلئے کسکے لب شیرین ہوتے اور نشہ مین مست اور مخمور آنکھیں جب نیچے سے اوپر اٹھتین تو سامنے وہی نشیلی انکھڑیان ہوتین جنمین جوانی کا نشہ اسیطرح بھرا ہوا ہوتا جسطرح جام بلورین مین سرخ سرخ شراب معاذ اللہ شراب کی عادت جب ویلین ٹینی ان کو بہت بڑہ گئی اور خون کی جگہ رگون مین بادہ احمر دوڑنے لگا۔ تو اسکی عیاشی کا مرض بہت بڑہ گیا تماش بینی کرتے کرتے پرائی بہو بیٹیون پر اسکی بری نظر پڑنے لگی اور رعایا کو اپنی عزت آبرو بچانی مشکل ہوگئی۔ پلیسیڈیا کے مرنے پر ابھی تہوڑا زمانہ بھی نہین گذرا تھا کہ اسکے ناپاک عشق نے روم کے ایک بہت بڑے معزز خاندان کی بالکل بے عزتی کردی۔ اسکی بے تکلفی کی صحبتون مین اکثر پیٹرونیس مکسمس کی بیوی کے حسن وجمال کا تذکرہ آیا جو آج کل روم مین اول درجہ کی حسین صورت خیال کیجاتی تھی اور روم مین چونکہ پردہ کا مطلق رواج بھی نہ تھا اسوجہ سے اسکو اس امر کا بھی موقع مل گیا کہ اسکی آنکھین اچھی طرح اس بات کی تصدیق کردین جو اسکے حسن وجمال کے متعلق اسکے کانون نے سنا تھا۔ ویلین ٹینی ان اسکی پیاری صورت دیکھتے ہی سوجان سے اسکا والہ وشیدا ہوگیا پہلے طرح طرح کی خفیہ کارروائیاں کی گئین۔

بہت ڈورے ڈالے گئے لیکن جب ان سے کچھ کام نہ نکلا اور وہ خاندانی پارسا عورت
ان تدبیرون سے اسکے ہتھے نہ چڑہی تو اس ظالم نے پٹرونیس میکسمس کو اپنی شاہی زبردست
حکم سے جسکی دنیا مین کہین پناہ نہین ہو اس امر پر مجبور کیا کہ وہ اپنی پیاری بی بی سے دست بردار
ہو۔ اور اس امر کا مطلق خوف نکیا کہ ایسے صریحی ظلم کا نتیجہ کیا ہے گو اس جبر کی روائی سے
ویلن ٹنی این کو اپنی تمنا پر کامیاب ہونیکا تو اچھی طرح موقع ملگیا مگر اس ناجائز حرکت سے تمام
روم مین ایک قسم کی عام نفرت پہیل گئی اور ہر جگہ اسکے مظالم اور جبر کے چرچے ہونے لگے۔
وہ تو زبردست تھے۔ بیکس رعیت کچھ کرسکتے نہ تھے مگر ہان سب اسکے بربادی اور تباہی کی دعائین
راتدن مانگا کرتے تھے اور وہ بادشاہون کا بادشاہ اچھی طرح سنتا تھا جو ظالم۔ جابر
اور بڑے سے بڑے بادشاہ کو بھی دم بھر مین اسکے اعمال کی اچھی طرح سزا دے سکتا ہے یعنی خدا
پٹرونیس میکسمس کو اپنی بی بی کے چھوٹنے اور بی بی کے ساتھ اپنی عزت وآبرو کی بربادی اور
تباہی کا سخت صدمہ تھا اور وہ رات دن اسی فکر مین مبتلا رہتا تھا کہ کسیطرح اپنے زبردست
حریف سے اپنا عوض لے۔ بہت سی فکرین کین بہت سی تدبیرین کین مگر جب کسیطرح زور
نچلا تو اسنے ان وحشی سپاہیون کو ابھارا جو ایشیس کے ہمراہیون مین سے تھے اور انکی
شجاعت اور بہادری کے خیال سے ان کو ویلن ٹنی این نے خاص اپنے باڈی گارڈ
کے رسالہ مین بھرتی کرلیا تھا۔ پٹرونیس میکسمس نے ان کو انکے پرانے افسر اور آقا ایشیس کا خون
یاد دلایا اور اپنی پراثر باتون سے رفتہ رفتہ ان کے دلمین ایک نیا جوش پیدا کردیا
اور وہ حقیقت مین اس امر پر تیار بھی ہوگئے کہ وہ ایشیس کے قصاص مین ویلن ٹنی این کا
خون بہا دین۔ ویلن ٹنی این اپنی بیکس رعایا پر طرح طرح کے ظلم کر رہا تھا نئے نئے محصول
آئے دن ٹیکس بندہ رہتے تھے۔ اور رعایا کو لوٹ لوٹ کر خوب مزے اڑا رہا تھا
بدامنی اور بدانتظامی سارے ملک مین پہیلی ہوئی تھی۔ خلقت لٹ رہی تھی اور وہ
یہ جانتا تھا کہ یہ جور۔ یہ ظلم۔ اور یہ رعایا کی آہ وزاری اوپر ہی اوپر جائیگی۔ راتدن
جشن تھے پری رخون سے صحبت تھی بنت العنب سے ہر وقت اختلاط تھا اور اور ان
صحبتون سے اگر کبھی جی گہبرا جاتا تھا تو کھیل تماشون کی ٹہرتی تھی اور ملک کی
خبرگیری سے کچھ مطلب نہ تھا لیکن اس کے کھیل تماشہ دیکھہ دیکھہ کر خدا کی آتش غضب
بھڑک رہی تھی اور قضا اس کی جان لینے کیلئے اسکی گھات مین لگی ہوئی تھی۔

ایک پورا آسمان پر مدتون کا چھایا ہوا ابر غم اٹلی والون پر برس کر کھل گیا تھا ۔ ہوا پلٹ گئی تھی اور کسی کے آخری وقت کیطرح تھوڑا سا دن باقی رہگیا ۔ دہوپ مین اسی ظالم کے اٹھے ہوے رنگ کا پیلا پیلا عکس آگیا تھا جسکو کبھی زندگی مین تو نہین مرتے وقت وہ بھی اتفاق سے جسکے بُرے اعمال یاد آگئے ہون اور جانکنی کی سختیان اور غذاب کا خوف اسکو اسوقت بالکل زرد کئے دیتا ہو ۔ اور نیلے نیلے آسمان پر شفق کی سرخی دیکھنے والون کی نظر مین کسی ہونیوالے خون کے لئے فال بد کا سمان دکھا رہی تھی ۔ آفتاب نے مریخ بنکر سرخ خونی لباس پہن لیا تھا اور نیلے پیلے کچہ مختلف رنگون سے رنگی ہوئی وہ قوس کیسکا نوٹ اور ٹوٹا انکے لئے سامنے آسمان پر کھنچی ہوئی تھی جسکو اہل زمین کی پرورد اور ستائی ہوئی دونکی آہ نے پیدا کیا تھا اور جسکو ہم شاید کسی موقعہ پر تو کسی حسین کی ابرو ہی بتاتے مگر حسین بہی ہی جو اس زنگاری کی اوٹ میں چھپا ہو لیکن اسوقت تو ہم ضرورت اور مناسبت کے اعتبار سے دہنک یا کمان ہی کہینگے ۔ ایسا وقت عموماً تفریح کا ہوتا ہی اس بدمست اور بیخود ویلن ٹنی ان نے بہی خدا جانے آج کیا جاتی ہوئی دنیا دیکھی تہی کہ شراب کباب کی صحبتین چہوڑ کر قصر شاہی سے باہر نکلا اور جہان فوج قواعد کر رہی تہی وہ جا کر تماشا دیکھنے لگا ۔ سپاہی مارس [۱] کے کہلے میدان مین اپنے اپنے ہنر دکھا رہے تہی ۔ نشانے تیرون سے اڑا رہی تہی تلوارین اپنے اپنے کاٹ کے جوہر دکھا رہی تہین کہ یکبارگی سپاہیون مین کچہ اشارے بازیان ہوئین اور پہر دیکھی وحشی لوگ اپنی تلوارین لیکر بلاے آسمانی کی طرح ویلن ٹنی ان پر ٹوٹ پڑے جن کو پیٹرونیس میکسمس نے ایشس کا خون یاد دلا کر پہلے سے اچھی طرح امادہ کر رکھا تھا ۔ سب ہان ہان کرتے ہی رہے اور مارنیوالے اپنا وار اور تلوارین اپنا کام کر گئین ۔ ویلن ٹنی ان زخمی ہو کر زمین پر گر پڑا اور تڑپ تڑپ کر دم بھر مین وہین اسنے اپنی جان دیدی [۲] جسکے لئے اس نے اٹلی مین قیامت برپا کر رکھی تہی اور اس تعجب خیز واقعہ سے جو خوشی ساری اٹلی مین پہیلی وہ اسکے بعد آنیوالے ان بادشاہون

[۱] گذشتہ زمانہ مین رومانا کے ایک وسیع اور ہموار میدان کا نام تھا جو فوجی کہیلون اور فوج کے قواعد کے لئے مخصوص تہا ۱۲

[۲] یہ واقعہ ۱۶ ۔ مارچ ۴۵۵ء کو ہوا اور اسطرح ویلن ٹنی ان تہرڈ کا خاتمہ ہوا جو کہ تہیوڈوسیس بزرگ کے خاندان کا آخری بادشاہ تھا ۔ ۱۲ ۔ دیکھو اسٹوڈنٹ گبن صفحہ ۲۶۳

کے لئے پوری نصیحت تھی جو اپنا طریقۂ سلطنت اور رعایا کے ساتھ برتاؤ اس قابل رکھنا چاہیے کہ انکی رعایا ان کی سچی جان نثار بنے دنیا گو دار الجزا نہیں ہے مگر پھر بھی اکثر دیکھا گیا ہے کہ جیسا انسان کرتا ہے ویسا ہی اسکے سامنے یہاں بھی آجاتا ہے۔ ویلن ٹنی ان کے مرتے ہی پٹرونیس میکسمس اٹالیہ کے تخت سلطنت پر بیٹھ گیا اور اپنا پورا عوض لینے کیلئے ویلن ٹنی ان کی بیوہ یوڈوکسیا کو اس امر پر مجبور کیا۔ کہ وہ اسکے ساتھ شادی کر لینے پر راضی ہو جائے۔ یہ دل سے گھڑی ہوئی باتیں نہیں ہیں بلکہ یہ وہ گذرے ہوئے سچے اور عبرت خیز واقعات ہیں جن سے ہر شخص کو سبق لینا چاہیئے اور جب کوئی کسی پر کسی طرح کی ناجائز زیادتی اور کسی قسم کا ظلم کرے تو اس کو اس بات کا بھی لحاظ کر لینا چاہیئے کہ اگر ویسا ہی معاملہ اس کے ساتھ بھی ہوا تو پھر کیا ہوگا ویلن ٹنی ان کی بیوی یوڈوکسیا کی رگوں میں چونکہ شاہی خاندان کا خون دوڑ رہا تھا اسوجہ سے وہ پٹرونیس میکسمس کے ساتھ عقد کرنے پر راضی نہوئی اور بہت پوشیدہ طور پر اپنی بربادی اور تباہی کا حال وانڈال کے بادشاہ جنسرک کو لکھ کر نہایت عاجزی اور بیکسی کے ساتھ اسکی امداد اور دستگیری کی خواہشمند ہوئی۔ پٹرونیس ان خفیہ کارروائیوں سے بالکل لاعلم تھا اور اوسکے ساتھ اسکا طریقۂ حکومت بھی کچھ ایسا خراب تھا کہ اٹلی کے عاید اس سے خوش نہ تھے یہ خدا کی دین تھی کہ بے محنت اور جانفشانی اسکو ایسی بڑی سلطنت مل گئی تھی مگر وہ اسکی قدر نہیں جانتا تھا وہ رومیوں پر حکمرانی اسطرح کرنا چاہتا تھا جسطرح کوئی فاتح اس ملک پر حکومت کرے جس کو واسطے خاص اپنی کوشش اور اپنی تلوار کے زور سے لیا ہو۔

ملکہ یلیسیڈیا کی ناتجربہ کاری اور ایشیس اور بانی فیس کے باہمی مخالفت کے جھگڑوں کی وجہ سے اہل وانڈال کی سلطنت آج کل سمندر سے کوہ ایلپس تک پہنچ گئی تھی انہوں نے بیلئریکو اور یوکنیا کے اکثر صوبہ برباد اور تباہ کر دئے تھے اور جنسرک کی فتوحات نے پھر سے سسلی میں بڑے آن بان کے ساتھ لہرا رہے تھے اسکی بحری طاقت بھی اسقدر ترقی پر تھی کہ کارتھیج سے مڈیٹرینین سی (بحر روم) تک اسکے شاہی احکام کا کوئی روکنے والا نہ تھا اٹلی کی تباہی کے اخبار جب اسکے کان تک پہونچے اور یوڈوکسیا

* یہ سب ان بڑے شہروں کے نام ہیں جو اس سے پہلے ملکہ یلیسیڈیا کے دائرہ سلطنت میں داخل تھے

کی دولت و ثروت کو اسنے اپنی آنکھوں سے دیکھا تو پھر کیا تھا ملک گیری کا حوصلہ بڑہ گیا۔ نئی نئی خواہشیں دل میں پیدا ہوگئیں بہت خوش ہوا۔ اور وہ سب مظالم اسکو یاد آ گئے جو رومیوں نے کسی پہلے زمانہ میں کارتھیج والوں پر کئے تھے۔ فوراً تیار ہوگیا۔ لڑائی کا ساز و سامان درست کیا پٹرونیس میکسیمس کی سلطنت کو ابھی پورے تین مہینے بھی نہیں گذرے تھے کہ اس کے فوجی جہازوں نے آکر وہاں لنگر ڈالا۔ یوڈوکسیا کو یہ خبر سنکر بہت خوشی ہوئی لیکن وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ ع جو کوئی آیا میری جان کو جلاد آیا

پٹرونیس میکسیمس جنسرک کا نام سنکر گھبرا گیا۔ حواس جاتے رہے اور جان ہوش کی طرح تن سے نکل گئی وہ اپنے طرز معاشرت اور اس برتاؤ سے خوب واقف تھا جو اس نے رومیوں کے ساتھ کیا تھا اور فوج کی طرف سے بھی اسکو امید نہ تھی کہ میرا ساتھ دیگی اور میں جنسرک سے مقابلہ کرسکونگا۔ ہاتھ پاؤں پھول گئے اور اس گھبراہٹ میں بہت نامردی کے ساتھ اسکو بھی مناسب معلوم ہوا کہ وہ چھپ کر کسی طرف کو بھاگ ہی جائے تو بہت ہی اچھا ہے لیکن یہ سب اسکی نامردی کے خیال تھے اور ہوا وہی جو ہونا تھا۔ وہ اپنی جان چھپائے ہوئے شہر سے اکیلا نکل کر ایک سڑک پر جا رہا تھا۔ نہ ساتھ تخت تھا نہ سر پر تاج تھا مگر ہاں افسوس اور ندامت کی ہوائیاں منہ پر چھوٹ رہی تھیں اور ادبار ساتھ ساتھ رفاقت میں تھا کہ دشمنوں نے پہچان لیا۔ تلواریں کھینچ کھینچ کر دوڑے اور دم بھر میں اسی زمین کو اسکے خون سے رنگین کر دیا جس پر اب وہ غرور سے اپنے قدم تک نہیں رکھتا تھا۔ دو چار زخم کھا کر زمین پر گرا اور پھر بڑی بے عزتی کے ساتھ اسکی نعش گھسیٹ کر دریائے ٹبر میں پھینکدی گئی۔ اس واقعہ کے تیسرے دن خاص دارالسلطنت روما پر دشمنوں کا یورش ہوا۔ شہر لٹنے لگا۔ آدمی بیدریغ قتل ہونے لگے اور بیشک وحشی لیکر رومیوں سے اچھی طرح کارتھیج کا عوض لیتے اگر پادری لیو[1] کا جلال اسکی عظمت اور اسکی رعبدار تقریر اس موقع پر جنسرک کی آتش غضب کو چھینٹے دیکر ٹھنڈا نہ کر دیتی اور وہ رومیوں کی خطا معاف نہ کر دیتا۔

خدا خدا کر ملک میں امن چین پیدا ہوا تو دلیں اتنی اِن کی بیوہ یوڈوکسیا بھی جنسرک سے ملنے گئی لیکن کسی کو کسی کام کرنے کے بعد اسقدر ندامت اور افسوس نہوا

[1] پٹرونیس میکسیمس کے قتل کے تیسرے دن جب جنسرک آسٹریا کی طرف سے آکر اس بلا حفاظت شہر (یعنی اٹلی) پر حملہ آور ہوا اسوقت بالعوض روم کے بہادر دن بچے ملک سے

ہوگا جبقدر یوڈوکسیا کو جنسرک کے پاس جاکر ہوا۔ بڑی بے عزتی کے ساتھ اسکا سارا زیور اوتار لیا گیا وہ اسکی دونوں بیٹیاں بھی اسی مال و متاع کی ساتھ بری طرح سے جہاز میں بھر دیگئیں جو اٹلی کی خزانہ میں لوٹ مار سے بچ رہا تھا اور ان کارروائیوں کے بعد جنسرک سب کو لیکر کارتھیج کیطرف روانہ ہوگیا۔

یہ وہ حال تھا جو اٹلی کی سلطنت پر گذرا اور بیشک یوڈوکسیا وہیں وحشیوں کی قید مین رہکر اپنی زندگی سو گذر جاتی اگر مشرقی روم کا بادشاہ اسکا نانا تھیوڈوسیس لیک کثیر رقم دیکر بہت عاجزی کے ساتھ جنسرک سے صلح نہ کرلیتا۔

گیارہوان باب

مبارک

اے فلک رشک سے نہ جل مرنا
بچھڑے کیا ملتے ہین ایک مدت کے

برسات گذر گئی ہے موسم بدل گیا ہے اور گرمیون کی اس گرمی کو جو روز ہجران کی تپش سے کچھ ملی ہوئی تھی نیچر نے برسات بھر اپنے آنسوؤن کے چھینٹے دیتے دیتے اب بقدر کم کر دیا ہے کہ جاڑون کا موسم آچلا۔ گلابی گلابی سردی پڑنے لگی اور جلد کے مسامات بند ہو جانیکی وجہ سے اندر حرارت کچھ اسی طرح ترقی کر چلی جسطرح عالم شوق اور اشتیاق مین اس ہجران نصیب مگر پھر خوش نصیب شخص کے دل پر ترقی کرتی جاتی ہو جسکی شام وصال بہت دنون کے بعد خدا خدا کر

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۱۷ — ایک مجمع معزز پادریون کا جنکا پیشوا اور سرگروہ پادری لیو تھا اسکی بلاغت اور رعب نے وحشی صحاب (جنسرک) کی خونریزی کو کم کردیا اور وانڈال کر بادشاہ ذی اقبال نے ان لوگون کی جان بخشی کا وعدہ کیا جو ہتھیار رکھدین اسنے لیو کی اصرار سے شہر کو نہ جلانے اور قیدیون کو ایذا اور تکلیف نہ پہونچانے کو بھی مان لیا۔ مگر صفا اور صریحی الفاظ مین یہ وعدے نہ تھے اور نہ اسی طرح عملدرآمد کیا گیا جسطرح پادری کی خواہش تھی۔ تاہم پادری لیو نے ملک کو بہت فائدہ پہونچایا اور اسکی وجہ سے اٹلی اور اٹلی کے رہنے والے وانڈال اور ان کی ناجائز خواہشون کے اس قدر نشانہ نہ بنے جسقدر کہ وحشی کارتھیج کی تباہی کا ان سے عوض لینے والے تھے یہ لوٹ مار چودہ رات دن رہی ۱۲۔ اسٹوڈنٹ گبن۔

اَب قریب آلی پہر سہ پہر کا وقت ہے اور وہ زمین جسپر آفتاب کی کرنین ابھی تھوڑی دیر
پہلے خوشی مین اپنے تاریک شعاعی سے جاروب کشی کر رہی تھی - اب سبز نیچرا اپنے سایہ کا فرش بچھاتا
ہوا مغرب کیطرف سے چلا آتا ہے - ہوا کسی ہجران نصیب عاشق یا ارمان بھرے دل کے دونون کیطرح
بہتری جلدی اور موسم سرما کے آخری وقت کا ڈھلا ہوا دن کسی کے شوق اور بے صبری کو دیکھہ دیکھہ کر جلدی جلدی
بھاگا ہوا جاتا ہے - اوس مرجھائی ہوئی سبزے کے چہرہ پر تر وتازگی آتی جاتی ہے جسکا ابھی دوپہر کا آفتاب
کی گرمیان دیکھہ دیکھہ کر ذرا سا منہ نکل آیا تھا - اور وہ دل تنگ کلیان بھی اب خودبخود مسکرا
دیتی ہین جو ابھی غمگین اور پژمردہ دلون کی طرح گردن جھکائے بیٹھی تھین - پیرس کا شہر
یون تو قدیم سے ہی مگر آج خدا جانے کیا ہے کہ سارا شہر رشک ارم بنا ہوا ہے اور کوچہ و بازار کچھ
اسیطرح رونق پر ہین جسطرح ایک نئی نویلی دلہن کو ہونا چاہیئے - ٹھاٹھ جا بجا عام گذرگاہون
اور سڑکون پر لگے ہوئے ہین اور انکی درستی مین اسوقت جس قسم کی کوششین ہو رہی ہین اُن سے
یہ معلوم ہوتا ہے کہ آج یہان کسی ایسی خوشی کا گذر ہونیوالا ہے - جو سبت دونون ارمان بھرے
دلون مین رہتے رہتے اسیطرح ترقی کر گئی ہے جسطرح شوق بڑھتے بڑھتے کسی مشتاق آدمی
کو ہمہ تن شوق بنا دیتا ہے اور عشق کی آگ بھڑکتے بھڑکتے انسان کو خاک سیاہ نہین
تو دیوانہ ضرور بنا دیتی ہے ہر طبقہ کے چھوٹے بڑے آدمی مرد اور عورتین بچے اور بوڑھے
جوق جوق پیرس کی گلی کوچون سے نکل نکلکر اس ایک بڑی سڑک کیطرف بڑھے
ہوئے چلے جاتے ہین جو شہر سے نکلکر دریائے سین کی طرف گئی ہے - آگے بڑھ کر
اس جانیوالی سڑک کی دو شاخین ہو گئی ہین جنمین سے ایک تو سیدھی خاص
دریائے سین کے ساحل کیطرف جانیوالونکو لیجاتی ہے اور دوسری بائین ہاتھ کی طرف
مڑکر ایک عالیشان عمارت کیطرف گئی ہے جو نیلے نیلے آسمان سے باتین کرتی ہوئی
دو سپید سپید سامنے میدانیس د... کو نظر آ رہی ہے اور اسی طرف یہ سب جانیوالے
بھی جا رہے ہین -

یہ عمارت جس میدان مین واقع ہے گو اُسکی وسعت ہماری نظر کیطرح بیحد ضرور ہے
مگر اسوقت یہان آدمیون کی کثرت کچھ اس درجہ بڑھی ہوئی ہے کہ یہان سے وہان تک
جانیوالی نظر کو قدم قدم پر ٹھوکرین کھاتے ہوئے بڑی روک ٹوک کے ساتھ پہونچنا نصیب ہوتا ہے
یہ جانیوالے جاتے جاتے جب اس عمارت سے تھوڑے فاصلہ پر رہجاتے ہین تو دور سے کچھ ایسا

معلوم ہوتا ہے کہ یہ جانیوالے ایک جگہ پر رک کر ادہر اودہر ہو جاتے ہین - اور بیچ کی سڑک خالی ہو جاتی ہے جسکی وجہ نزدیک پہونچکر یہ معلوم ہوتی ہے کہ سڑک کے کنارے کنارے فوجی لوگ دورویہ صفین باندہے کہڑے ہین اور وہ عام لوگون کو آگے نہین بڑہنے دیتے - یہ فوجی لوگونکا سلسلہ خاص اس مقام سے شروع ہوا ہے جہان پر ایک بہت بڑا آہنی پہاٹک لگا ہوا ہے یہ پہاٹک گویا اس عمارت کے احاطہ کا صدر دروازہ ہے جسکی چار دیواری کیلئے اوسی کے مطابق بہت نفیس جگہ بہی منتخب کیگئی ہے جو چارون طرف زمین سے کسیقدر بلند سنگی دیوار نصب کیا گیا ہے جسپر ایکقسم کا سپید سپید پہرا ہوا روغن نظر کو کچہ اسیطرح بہلا معلوم ہوتا ہے جسطرح یورپی عورتون کے چہرہ پر سپید سپید پوڈر - اس جگہ کی ہر طرف زمین کا نہایت ہموار مسطح تختہ ہے جسپر بہت نفاست کے ساتہہ ہری ہری گہانس جمائی گئی ہے اور اوسکے برابر تراشنے اور سبز رکہنے مین خدا جانے کس قسم کی کوشش کیگئی ہین کہ مردم دیدہ کو جان بوجہ کر بہی یہی دہوکا ہوتا ہے کہ ہری ہری مخمل کا یہ فرش بچہا ہوا ہے - اس سبز تختہ کے درمیان مین بہت نفاست کیساتہہ بعض بعض جگہ چمن بندی بہی کی گئی ہے جسمین طرح طرح کے پہول اپنی اپنی خوش رنگیون کو کچہ اسطرح دکہا رہے ہین کہ نظر دیکہکر پہر پلٹنے کا نام ہی نہین لیتی اور دیکہنے والی آنکہہ دیکہتے ہی دیکہتے کچہ اسیطرح کہلی رہجاتی ہے جسطرح وہ سامنے نرگس کا کہلا ہوا پہول - دیکہا؟ روشین بہت صاف ہین اور اونپر صدہا مرد اور عورتین ہاتہون مین ہاتہہ دیے بہت آزادی کے ساتہہ ہنستی بولتی ٹہل رہی ہین! اور اونکی ظاہری شان وشوکت اور اونکا قیمتی لباس بتا رہا ہے کہ یہ سب پیرس کے امرا ور منتخب لوگ ہین اس سبزہ زار کے وسط مین سنگ مرمر کی ایک مستطیل مگر بہت خوشنما عمارت واقع ہے جو شاہی گرجے کے نام سے مشہور ہے - اسکا صدر دروازہ مغربکیطرف ہے - چہت سنگی ہے جسپر چار برج مستطیل واقع ہین اور برجون پر بیچ کلس کے طلائی صلیبین لگی ہوئی ہین جو اسوقت کی دہوپ مین کچہ وہی بہار دکہا رہی ہین جو چاندنی رات مین کسی کی افشان آلود پیشانی ماہتاب کی تلملا تلملا کر آمیزانی کرنون اور چمکتے ہوئے ستارون کی چہاؤن مین کسی خوش نصیب کی آنکہون کے نیچے چکاچوند پیدا کر جاتی ہو - آفتاب کی شعاع اونپر پڑتی ہے اور اون سے صدہا کرنین اسطرح پیدا ہو کر تڑپ جاتی ہون جسطرح ہنسی کے عالم مین کسی کے نور کے گلے سے ہنسی کی ایک نکلنے والی سانس کے عکس سے پیارے پیارے آبدار دانتون سے نور کی صدہا شعاعین اترا اترا کر پہوٹ نکلتی ہون - اگر اس گرجے مین آگے بڑہیے چار درجے ہین جنکے محرابدار

سنگ رخام کے گول اور خوشنما ستونون پر قایم ہین - زمین چوبی جڑی ہی اور در و دیوار مین
پچہ کاری کا نہایت نفیس کام ہی جابجا حضرت عیسیٰ کے مختلف سنون کی تصویرین بنی ہوئی ہین کہین
کہین پر صلیبی معرکے بنے ہوے ہین اور کہین پر اس واقعہ کی تصویر بنی ہوئی ہی جسپر چڑہ کر جناب مسیح چرخ چہارم
پر پہونچے تھے - اس گرجے مین داخل ہونیکے بعد سب سے پہلا ایک کمرہ بطور برآمدے کے ملتا ہے - اسکے بعد اس سے
ایک بڑا کمرہ اور پہر اسکے بعد ایک بہت وسیع ہال ملتا ہی - یہ ہال خاص بادشاہ اور شاہی خاندان کے لوگونکی
نشست کے لئے مخصوص ہی جسکی آرایش مین بہت نفاست سے کام لیا گیا ہی - چہت مین چار جھاڑ آویزان
ہین جو اسوقت کی صناعیون مین سے اعلیٰ درجہ کے شمار ہو سکتے ہین - دیوار و در بہت صاف شفاف
گلاس نظر آتے ہین اور خوشنما بینچ اور بڑی بڑی کرسیان قاعدے کے ساتھ برابر لگی ہوئی ہین جنپر شاہی
خاندان کے لوگ بہی اکثر بیٹھے ہین - اس ہال کے بعد ایک رواق اور ہی جو ان سب رواقون سے کسیقدر بلندی پر
واقع ہی اور اسکو ایک طلائی کٹہرے نے اور بہی سب درجون سے ایک قسم کا امتیاز دیدیا ہے
اسکے گوشون مین داہنی طرف تو حضرت عیسیٰ کی وہ مبارک تصویر ہے جو سنگ مرمر سے تراش کر
نہایت نفاست کے ساتھ بنائی گئی ہی اور دوسرے کونے مین اس پاک بی بی کی سنگی شبیہ رکہی ہی
جو بولی درجن کے خطاب سے مخاطب ہے اور جسکا نام مریم ہی - یہان دین عیسوی کا ہادی اور حضرت مسیح
کا جانشین بشپ رونق افروز ہوتا ہی لیکن یہ مکان ابہی اپنے مکین سے خالی ہی اور نہ ابہی کہین بادشاہ
وقت کا پتہ معلوم ہوتا ہی مگر ہان گرجا کا گہنٹہ بج رہا ہی اور سب لوگ نئی آنلیس کے آنیکا انتظار
کر رہے ہین - اس انتظار میں ابہی تہوڑی دیر بہی نہین گذری تہی کہ ہٹو بچو کی صدا لوگون کے کانون مین
آنے لگین اور اسی کے بعد سامنے سے ایک رسالہ سوارون کا نظر آیا جو برہنہ تلوارین ہاتہ مین لئے ہوئے
گہوڑے دوڑاتے چلے آتے تہے اور انکے حلقے مین ایک گاڑی تہی جسمین چار گہوڑے لگے ہوئے تہے اور جو بہت
تیزی کے ساتہ اسطرف آ رہی تہی یہ گاڑی وضع مین کسیقدر مشابہ ہی اور گو اسکی تیاری مین بہت
کچہ اہتمام کیا گیا ہوگا - مگر پہر بہی اسمین وہ نفاست کہان جو آجکل کی استادی غلطنی مین پائی جاتی ہے
یہ گاڑی آتے آتے اب بالکل ایک گرجے کے قریب آکر رک گئی ہی سوار سڑک چہوڑ کر - ادہر
ادہر ہو جاتے ہین اور اسمین سے پانچ عورتین اترتی ہین جنکا اعلیٰ درجہ کا لباس - انکی ظاہری عظمت
اور شان اور انکے سرون پر رکہی ہوئے مرصع تاج بتا رہے ہین کہ یہ شاہی خاندان سے ہین - یہ سب صورت
شکل مین ایک سے ایک بڑہی چڑہی ہین مگر سب سے زیادہ حسین وہ عورت ہے - جو ان سب کے بیچ
مین ہی - وہ جسکے پیچہے پیچہے ایک عورت مگس رانی کر رہی ہی - اسکا لباس سب سے زیادہ

پرتکلف ہی۔ اور اسکی پیاری صورت کی زیبایش مین بہی کسیقدر معمول سی زیادہ تکلف کیا گیا ہی۔
ایک سرخ پہول جو اچہی طرح کہلا بہی نہین ہی بیچ سینہ پر اس جگہ رکہا گیا ہی جہان پر دو ادہبرتے ہوئے
جوبن انگور ول تنگ شیشے کی طرح نہین تو ادہی اوہان چہرے کے دل کیطرح شرم وحیا سی محرم مین چہپے ہوئے
بیٹہے ہین جنکا شوق اب کسیطرح روکی نہین رکتا اور وہ بے اختیار جامہ سے باہر ہوا چاہتی ہین۔ سر پر ٹوپی
پر ہی اور اوسکی سامنے والا حصہ پر جہان کلغی اور کلغی کی پاس فرنچی شتر مرغ کی پر لگے ہوئی ہین بہت سے لال
لال پہول لگے ہوئی ہین جو انکے پہول سی رخسارون کو ساتہ لیکے اور ہی بہار ہی دکہا رہی ہین۔ مگر اسکی
صورت تو کچہ ہمکو آشنا معلوم ہوتی ہی! اہاہا یہ تو ہنوریا ہی۔ پیاری ہنوریا۔ ہمارے دوست کی محبوبہ۔
بیشک یہ ہی ہی وہی۔ اور بہلا اس صورت شکل کا دنیا مین کون ہوسکتا تہا۔ ضرور یہ ہی ہی دیکہیے نا
وہ جو اسکی پیچہی پیچہی عورت ہی وہ دیا ہی تو ہی۔ ہمنے پہچان لیا۔ مگر اسوقت یہان تنہا کیسی! اہا وہ
جانداد وہ عاشق جسسے بہت تمنا اور مشکلون کی بعد ملنا نصیب ہوا تہا کیا ہوا۔ ہمنے تو ان دونون
کو ساتہ ہی پیرس کی طرف آتے چہوڑا تہا۔ کیا تفرقہ انداز فلک نے خدانخواستہ پہر انکو جدا کر دیا؟
ہائی اگر ایسا ہوا تو غضب ہی ہوگیا۔ اور غضب بہی بڑا غضب مگر جان کی عدم موجودگی مین یہ اسکی
عروسانہ وضع کیسی۔ یہ زرق برق بہڑک لباس چہ معنی دارد۔ ایکین ہیرو دیسین تو کوئی چال نہین کی
اسکی بیطرح عنایتین اور بلا وجہ اسقدر مہربانیان طبیعت مین ضرور شک پیدا کرتی ہین۔ کہین اسنے
جان کے ساتہ دغا تو نہین کی اور ہنوریا کو اپنے ساتہ عقد کر لینے پر مجبور تو نہین کر دیا؟ لیکن ایسا
نہین ہوسکتا۔ ہیرو دیسین نے اگر ہنوریا کو اس عروسانہ لباس مین لینے پر مجبور کر دیا تہا تو وہ
اسکے دل کو مجبور نہین کر سکتا تہا آپ اوسکے پیارے پیارے چہرے کو نہین دیکہتے۔ کیسا بشاش ہی
صاف اور نازک جلد کے نیچے خون کیسا لہرین لے رہا ہی اور خون کے ساتہ ساتہ خوشی کی نشانیان
کیسی اترائی ہوئی پہرتی ہین۔ آنکہون مین مستی۔ مستی مین سرور۔ ہونٹون پر مسکراہٹ اور مسکراہٹ
مین کچہ ایک قسم کی آئی ہوئی حیا کیسا کچہ غضب کر رہی ہی خدا نخواستہ خدانخواستہ اگر اسکا پیارا ہی
اسسے جدا ہوگیا ہوتا تو اسکے چہرہ کی یہ صورت نہ ہوتی۔ ان آنکہون مین حسرت اور افسوس بہرا ہوتا
جنمین اسوقت بیطرح سرور بہرا ہی اور آنسو آنکہون سے ٹپک رہی ہوتے۔ رنج وغم اون کی کہین یہ صورت
ہوتی ہی۔ توبہ۔ اچہا پہر جان اور اسکے ساتہ کیون نہین ہے آخر یہ تنہا کیون ہی اور وہ کہان گیا!
ہمارے یہی خیال ہمکو حیرت کا پتلا بنائی ہوئی تہا کہ پہر سیٹہی بجی کی وہی آوازین جو پہلے آئی تہین انے لکین
اور انہون نے ہماری دلکو درد کی ساتہ آنکہ اور کانون کو بہی اسطرف متوجہ کر دیا۔ بہی تہوڑی دیر

بھی نہ گذری تھی کہ ایک گاڑی جو پہلے گاڑی سے مشابہ تھی گرجے کے پاس آ کر رکی - فوجی لوگوں نے
شاہی قواعد کے موافق سلامی دی اور گاڑی سے تین شخص اتر کر گرجے کے سامنے روشوں پر چلنے لگے خدا کا
شکر ہے کہ انہیں سے ایک تو ہمارا دلچسپ یا دوست جان ہے جسکو ابھی ہم یاد کر رہے تھے اور جسکے نہ دیکھنے کی ابھی تھوڑی دیر پہلے
ہماری بدگمانی کیا گیا ہم سے کتنی ہی تھی دوسرا میر دولیس ہے اور تیسرا وہ دراز قد اور فربہ اندام آدمی
جسکے زہد اور ریاضت نے اسکے بجائے کہ اسکی روح کو قوت پہونچاتا اسکے جسم کو توانا کر دیا ہے وہ جسکو سر کے
لانبے لانبے بال کندھوں تک لٹک رہے ہیں اور جو معمولی لباس کے علاوہ ایک گونی بھی زیب تن کئے ہوے
ہے اس قیاس سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شاید تثلیث پکارنے والوں کا مقتدا بشپ ہے - جان اسوقت بہت
خوش خوش ہے - مسرت بشرے سے ظاہر ہو رہی ہے - نہایت نفیس پوشاک زیب تن ہے اور ایک
سرخ پھول جو ابھی طرح کھلا نہیں ہے مگر ہاں منتہد کلی کی دل تنگ حد سے نکلکر اپنے دل کو بھرے
ہوے جوش سے اب کچھ دیر میں کھل کھلا کر ہنسا ہی چاہتا ہے کسی ایسے خوش نصیب عاشق کی دلکی حالت
دکھانیکے لئے جسکے قلب کے داہنی طرف سینے پر قمیض میں گھر سا ہوا ہے جسپر خدا کا بہت بڑا کرم ہوا ہے
اور ارمان بھرے دل کے ارمان نکلنے میں اب دو چار دن نہیں آپکے سر کی قسم گھڑی دو گھڑی کی کسر رہی
ہو - وہ گھڑیاں نہیں جو کالی بلا فراق یا رنج وغم کی بیمار سی راتوں میں ہوتی ہیں بلکہ وہی گھڑیاں
ہاں ہاں وہی گھڑیاں جو شب وصل میں ہوتی ہیں اور اگر بالفرض وہ نہ سہی تو وہ جلد جلد گذرنیوالی
گھڑیاں تو ضرور ہیں جو شادی اور مسرت کے دنوں میں ہوتی ہیں - مگر یہ بات کچھ سمجھ میں نہیں آتی
کہ ان بیوں کی تخصیص فقط ہمارے دوست جان اور اسکی پیاری محبوبہ ہنوریا کے ساتھ کیوں ہے اور
اسقدر انکے پاس میں کیوں اہتمام کیا گیا ہے - آخر اسکی وجہ کیا ؟ کہیں ان دونوں کی آج
شادی تو نہیں ہے ! اہا - سچ کہتے ہو - مجھے یقین ہے جو ایسا ہو قیاس بھی اسیکا مقتضی ہے
اگر یہی بات ہے تو خدا کا لاکھ لاکھ احسان ہے کروڑ کروڑ شکر کہ ہم نے یہ دن دکھایا
اچھا - جان وغیرہ تو اب گرجے کے اندر جا رہے ہیں - آئیے یہاں کے لوگوں سے دریافت تو کریں
دیکھیں تو ہمارا قیاس کہاں تک صحیح ہے یہ سڑک کے آس پاس دونوں طرف خلقت کا ہجوم ہے
تماشائیوں کے ٹھٹ لگے ہوے ہیں اور ہر شخص کی تقریر سے جو باتیں ہمارے کانوں تک پہنچی ہیں
وہ نہایت ہی دلخوش کن ہیں اور جو ہمارا خیال تھا وہ نہایت صحیح ہے زمانہ کے انقلابات
کے مدہ میں دکھائیں پھرا کے دن پھرے - میر دولیس نے بہت اعزاز اور احترام کیساتھ انکو شاہی مکانات
میں رہنے کے لئے جگہ دی اور بہت تمنا کے ساتھ جان کو اپنا وزیر سلطنت مقرر کیا اور چونکہ میر دولیس کے

معتبر ذریعون سے یہ امر اچھی طرح معلوم ہو گیا تھا کہ ان دونون کی حالت ایک ہی ہے اور دونون کے آتش ارمان بھری دلمین بہی ہی طرح سر جہکا کے مگر دل پکڑے ہوئے بیٹھی ہین جسطرح حضرت عشق نے انکو بہی پہلی آنکہ سے سینہ مین پاک اور صاف پیدا کیا تہا ہو جہ رسے ان دونون کی جلد منعقد ہو جانے مین کوشش کی اور سارے شہر مین اس زمانے کی رسم کے موافق انکے عقد کی تاریخ مشتہر کیگئی - جابجا اشتہار تقسیم ہوئے اور آج خدا خدا کرکے وہ مبارک دن بہی آگیا جسمین وہ دونون منعقد ہون - شہر کی آرایش مین جسقدر ساز اور سامان آپنے دیکہا تہا وہ سب اسیکے طفیل مین تہا - یہ سب کچہ ہی اور خدا ایسا ہی کرے مگر محبت کا خدا بہلا کرے - اس کمبخت کا قدم درمیان آتے ہی جب دل مین خیال آتا ہی تو بڑا ہی خیال آتا ہی - سب کچہ اپنی آنکہون سے دیکہتے ہین - کانون سے سنتے ہین اور کچہ یقین بہی آچلا ہی مگر جب ہم اپنے دوست کی قسمت کیطرف خیال کرتے ہین تو سب ہمکو جہوٹ ہی معلوم ہوتا ہے اور اگر جہوٹ نہین تو دل مین کچہ نکچہ شک تو ضرور ہی پیدا ہو جاتا ہے - اچہا اگرچہ کہ اندر محلمین تو سبہی کہین بیان ہو گیا رہا ہے اگر عقد ہی تو معلوم ہو جائیگا - اور اسی خیال کے آتے کے ساتہ ہی گرچہ کہ اندر سے کچہ سریلی صدائین ہماری کانون مین آتی ہین اور ہم اندر جاکر کیا دیکہتے ہین کہ گرجا گہر کے درجے آدمیون سے بہرے ہوئے ہین اور سب یک آواز ہو کر خداوند - روح القدس اور جناب مسیح کی شان مین بڑی ذوق شوق کے ساتہ کچہ اشعار گا رہے ہین اور وہ سریلی آوازین سنسنکر سنگی عمارت بہی اپنی صدائے بازگشت مین انکا اعادہ کر رہی ہے - اس گانے مین وہ خوش گلو عورتین بہی شریک ہین جو اپنی دلفریب صورت کے ساتہ آواز بہی اسقدر دلکش رکہتی ہین کہ روح تن سے بے اختیار باہر نکلی ہی تو آتی ہے - انکی پیاری اور سریلی آوازون کے ملجانے سے اور بہی اس گانے کا لطف دوبالا ہو گیا ہے اور طرز بیان کا یہ رنگ دیکہنے سے ہمکو اس امر کا یقین کلی ہوتا ہی - کہ بیشک ہمارے دوست کی آج شادی ہی جاتی اور بہو ریلا جبری پر خوشی اترائی ہوئی پہرتی ہی اور وہ اس خوشی کے نشہ مین چور ہوئے جاتی ہین اس مسرت کے مزے ہمارا دل لے ہی رہا تہا کہ یکبارگی ایک شاہی خادم گہبرایا ہوا اندر داخل ہوا اور میرودیس کے سامنے ہاتہ باندہ کر چپ چاپ ادب کے ساتہ کہڑا ہو گیا - سلطان کی نظر اسکے چہرا پڑی اور خادم کو اسطرح بیموقع حاضر دیکہکر آنکہ کے اشارے سے پوچہا "کیا ہے" جسکے جواب مین بہت گہبرائے ہوئے لہجے مین خادم کی زبان سے یہ ادا کیا "حضور عالی جنوبی فرانس کے بادشاہ کی طرف سے ابہی ایک سفیر آیا ہی اور اسیوقت حضور مین باریاب ہونا چاہتا ہے گو اسکو بہت سمجہایا کہ اسوقت موقع نہین مگر وہ بہت بضد ہے اور اسی امر پر اصرار کر رہا ہے کہ جسطرح ممکن ہو ابہی شرف حضوری حاصل کرے

خادم کی یہ باتین خدا جانے کس غضب کی تہین کہ صداے بازگشت کے لئے سنگی عمارت کی بہی
زبان گنگ ہوگئی ہو سارے گرجے مین سناٹا ہو گیا۔ بشپ کی وہ چلتی ہوئی زبان جو معاذ تقدس
خداوندی کے سامنے بہی نہ چپ ہوئی تہی حیرت سے منہ مین رک گئی۔ میرودیس بہی ہاتون کے نیچے
انگلی دابکر چپ ہوگیا جان اور سینٹ بیاکر جیسے رہ جائیان چپ ہوگئین۔ اور انکا وہ رنگ جو
خوشی کے مارے فقا جلد سے اترایا ہوا جہلکا پڑتا تہا اسی طرح فق ہوگیا جسطرح ایک مارنے
بیوہ شب وصل کی صبح ہو جاے اور صبح کا تارا زمین سے بہت اونچا دیکہکر کوئی تو گہبراہٹ مین پلنگ سے
اٹہکر نہ توکچہ دلدہی کرے نہ تسلی ہی دے اور منہ پہیر کر خدا حافظ کہتا ہوا اٹہ دلی مین سوار ہو جاے اور کوئی آکے
سرکے پاس رو نظر حسرت اور افسوس سے دیکہتا ہی رہجاے۔ گو دس سیفر کی آنیکا مطلب میرودیس اچہی طرح
سمجہ گیا تہا۔ اور اسکا قصد تہا کہ عقد سے فارغ ہونیکے بعد سیفر سے ملے لیکن سیفر کے بڑہے ہوئے اصرار نے
بالآخر اس کو اس امر پر مجبور ہی کردیا وہ ایسے وقت اسکو یہان آنیکی اجازت دے۔ سیفر اندر حاضر ہو
شاہی آداب سے سلام کیا اور پہر اسطرح کہنے لگا "مین بہت ادب کے ساتہ پہلے خداوند عالی کی
اس حرج کی معافی چاہتا ہون جو اسوقت کی میری عجلت نے حضور کے ایک نیک کام مین پیدا
کیا اور شاید مین ایسی بے ادبی کا کبہی مرتکب نہوتا اگر مین یہ سمجہتا کہ تہوڑی دیر کے بعد پہر مجہے
کچہ عرض کرنیکا موقع بہی رہیگا۔ مجکو شاہ طارسانڈ نے حضور مین ایک خاص تکلیف دہی کیلئے
بہیجا ہے۔ اور یہ خط دیا ہے" اور یہ کہکر اس نے ایک سربمہر لفافہ پیش کیا اسمین معمولی تمہید
کے بعد لکہا تہا "ہم کو بہت محنت اور کوشش سے ایک نہایت حسینہ اور جمیلہ رومی عورت ملی تہی
جو یکبیک ہماری کاشانہ دولت سے اسیطرح غائب ہوگئی جسطرح ہم سے صبر و قرار۔ لیکن
اب ہم سنتے ہین کہ وہ اب آپکے ظل عاطفت مین پہونچی ہے اور آپ اسکا عنقریب کسی شخص کے ساتہ
منعقد کرنیوالے ہین۔ ہماری آپکے قدیم زمانہ سے دوستانہ مراسم چلے آتی ہین اور اسی وجہ سے
ہمکو قوی امید ہے کہ آپ اسکو ہماری خاطر سے ہمارے پاس ٹولوز روانہ فرماینگے" میرودیس نے
اس خط کو ایک سرسری نظر سے دیکہا اور مسکرا کر اسکو ہمارے دوست کی طرف بڑہا دیا۔ جان
اور ہنوریا دونون اسوقت سخت انتشار مین مبتلا تہے عین خوشی کے وقت مین
طارسانڈ کا نام اور نامہ پہنچنا اس سیفر کی یہ جلدی۔ آفت ناگہانی بنکر اور شوق بہرے نازک دل
کے ساتہ وہی سلوک کر گئی جو ایک گرنیوالا پہاڑ شیشہ آلات کے ساتہ کر جاتا ہے۔ کلیجہ دہک دہک
ہونیلگا۔ افسردگی دل سے اٹہ کر منہ پر چہاگئی۔ خون رگون مین گردش کرنیسے اور روح

خوشی کی طرح جسم مین پھرنے سے رک گئی ۔ لا بنین لا بنین سانسین وہ بھی رک رک کر گرتی پڑتی منہ تک آنے لگین اور ان دونون کو یہ معلوم ہوا کہ ایک غم کا پہاڑ انکے سرون پر ٹوٹ پڑا ۔ دل کے انقباض سے دماغ مین اثر ہو چلا ۔ حواس اپنی راہ اور بیٹھے اپنی راہ اسی طرح کھینچ گئے جسطرح کوئی کسی سے بگڑ کر بڑی خودداری کے ساتھ کھینچ گیا ہو ۔ ناک کے پاس سے پیشانی مین بل پڑنے شروع ہوئے اور پیشانی کے منتہے پر پہونچکر انکا اجتماع اسی طرح سے ہو گیا جسطرح ساحل کے قریب آنے والی موجون کا جمگھٹا ہو جاتا ہے خط پڑھنے کے بعد قریب ہی تھا کہ جان کا غصہ جان کی زبان سے کوئی سخت کلمہ نکلوا ہی دے کہ میر دولیس نے اُسکے چہرے کا بدلتا ہوا رنگ دیکھکر سفیر سے کہا " تم اُس رومی عورت کو پہچانتے ہو جسکے باعث تمہارے بادشاہ اینجانب کو لکھتے ہین ؟ "

سفیر " جی ہان ۔ حضور مین انکو پہچانتا ہون (میریا کیطرف اشارہ کر کے) وہ یہین وہ بیٹھی ہین جنکی ٹوپی مین بہت سے پھولون کو جگہ دیگئی ہے "

میر دولیس " یہی ہین ۔ مگر تم انکو جانتے ہو ۔ یہ ہین کون ؟ "

سفیر " حضور عالی اور تو مجھکو کچھ خبر نہین مگر ہان اسقدر جانتا ہون کہ ہمارے بادشاہ سلامت ایک مرتبہ جب پرشیا کے سفر سے تشریف لاتے تھے تو آلپس کے دامنہ مین انکو کہین ملگئین تہین "

میر دولیس " اور تم یہ نہین جانتے کہ ملکہ ملبیسیڈیا کی شاہزادی ۔ ویلن ٹئین تہرڈ شاہ اٹلی کی بہن اور ہمارے وزیر السلطنت مسٹر جان کی محبوبہ دل آرام ہین ۔ خدا گواہ ہے کہ یہنے اور نہ مسٹر جان نے انکو تمہارے بادشاہ کے گھر سے اسطرح نہین نکالا جسطرح وہ انکو آلپس سے لے بھاگے تھے اور جان کی بیقرار جان کے ساتھ ایک ایسا برا سلوک کیا تھا کہ اگر انکا مشتاق دل اس جانکاہ صدمہ کو برداشت نہین کرتا اور یہ اپنی جان سے گذر جاتے تو کچھ تعجب نہ تھا ۔ شاہزادی صاحبہ کو الپس کی فوج خفیہ طور پر آپکے بادشاہ کے گھر سے نکال لیگئی تھی اور آپکو خبر بھی نہ تھی کہ جان کے دلی شوق نے رہنما بنکر عین ایسے وقت پر انکو پہونچا دیا کہ وہ فوج شاہزادی کو ساتھ لئے ہوئے اٹلی کی حدود مین داخل ہی ہوا چاہتی تھی اور انہون نے اسوقت اپنی جان پر کھیل کر شاہزادی کو چھین لیا ایسی حالت مین انصاف کا بہت بڑا خون ہوگا اگر جان کے استحقاق کی طرف سے آنکھ بند کر کے آپکے بادشاہ کی

خواہش پر نظر کیجاوے اور مین خیال کرتا ہون کہ مجکو بہت عالم مین شاید کچھ خلل دینی کا موقع بہی نہین ملی ہی۔ جان چپ بیٹہا ہوا سن رہا تہا۔ طیش اور غصے کے پر جوش کے ساتہ طرح طرح کی بیہودہ اور طبیعت کے بے قابو کردینے والے خیالات آتے تہی مگر پادشاہ کی لحاظ سے خاموش تہا میرو ویس نے جسوقت اپنی تقریر کو ختم کیا۔ اسوقت جان کی جان مین جان آئی اسنے اطمینان سی بدلا اور پہر بہی حیرت اور تعجب۔ ندامت اور افسوس سے اپنی گردن جہکا کر رہ گیا پہر سارے حرم مین ایک قسم کا سکوت پیدا ہو جاتا ہی اور اسکے بعد بشپ کی زبان سے ان تہائی مقدس کتاب انجیل کی آیتین نکلتی ہین جو سننے والون کی کانون تک پہونچکر اپنی عظمت و جلال سے سب دونکو اپنی طرف متوجہ کرلیتی ہین۔ اسکی بعد یکبارگی پہر ہیجان سناٹا پیدا ہوجاتا ہی سب اپنے اپنے گہٹنے بنچ اور کرسیون پر ٹیک دیتی ہین اور اسوقت سب کے ہاتہون کا دعا کیلیے آسمان کیطرف اٹہہ جانا کچہ عجیب ہی دلکش سین پیدا کردیتا ہی جسمین جہد یا وہ تمام نازک کلائیان اور ننہی ننہی ہاتہ مین بہی شامل ہوتی ہین جن پر شاید خدا کو بہی کچہ نہ کچہ رحم آہی جاتا ہوگا۔ بشپ کے اشارے سے جان اور روزمیری اپنی اپنی کرسیون سے اٹہکر کسیقدر آگے بڑہکر کہڑے ہوجاتے ہین اور بشپ جنکے حق مین ہمارا دل بے اختیار اسوقت یہی کہتا ہی کہ خدا اسکا بہلا کرے ان مشتاقون کی ہاتہ ملا دیتا ہی جنکا دل پہلے ملا ہوا تہا اور جو ایک دوسرے کی ہاتہ کو اپنی کلیجہ مین رکہ لینے کی آرزومند تہے اب سب اپنی اپنی جگہ پر بیٹہے ہین مگر وہ دونون عاشق و معشوق ہاتہ مین ہاتہ دیئے ایک فنون شوق کی عالم مین کہڑے ہوئی ہین جنکے سینہ مین اسوقت خوشی سی کلیجہ اچہل رہا تہا۔ دل سینے مین ہاتون اچہل رہا تہا۔ دلمین شوق کی ولولے اٹہہ رہے تہے۔ تمنائین ٹوٹی پڑتی تہین مدتون کی چپ بیٹہے ہوئے ارمان لڑکہڑاتے ہوئے دوڑے آتے تہے۔ لانبی لانبی وہ سانسین جو شوق کی طرح بڑہ رہی ہین مبارکباد دینے کیلیے در دل پر دستک دیرہی تہین۔ اور طبیعت سنبہالنے کیلیے چپکے چپکے خدا جانے کیا کچہ ہاتہ دبا دبا کر آپس مین کہا جا رہا تہا کہ شوق کی مارے اور بہی ہاتہ سے نکلا ہی جاتا تہا جان کی صورت دیکہنے کی قابل تہی اسکا رنگ اڑا تہا اور وہ چہرہ جسکا رنگ حضرت عشق نے منہ لگا کر چوس لیا تہا جسپر کبہی آن زرد زرد پتیون کی رنگ کا شبہ ہوتا تہا جو خزان کے صدمے اوٹہا اوٹہا کر بالکل پیلے اور اسکے ساتہ خشک بہی ہوگئی تہی اسوقت انہین پہولون کی طرح سرخ سرخ معلوم ہوتا تہا جو بہی

موسم بہار کی سنک پاکر کھل گئے پہول۔ سرخ سرخ خون دل کی انبساطی حرکتون سے لہرین لیتا ہوا صاف جلد کے نیچے پہر رہا تہا۔ اور اسکے ساتہ خوشی اور خوشی کے ساتہ ارمان اسیطرح کودکود کر پہر رہے تہے جسطرح بہری بہار مین بلبل ایک گل سے اڑکر چہچہاتے ہوئے دوسرے پہول کی شاخ پر بیٹہہ جاتے ہون وہ دونون اسی طرح ہاتہہ پکڑے کہڑے تہے کہ یکبارگی ایک مسن شخص مسکراتا ہوا اس گرجے مین داخل ہوا اسکے میلے کپڑے اسکی گرد آلود بال اور اسکا غبار آلود چہرہ بتا رہا ہی کہ یہ شخص نرم اور سخت زمینون کی خاک اڑاتا ہوا ابہی یہان پہونچا ہے۔ یہ آتے آتے ایکمرتبہ بے اختیار چیخ مار کر جان کے قدمون پر گر پڑا سب کی نظرین حیرت زدہ ہوکر اسپر گر پڑین اور ہر شخص اپنے اپنے دلسے یہی کہنے لگا کہ کون ہے۔ اسموقع پر ناول کے ناظرین کا بہی یہی سوال ہوگا۔ اور یہی حیرت انکو بہی دامنگیر ہوگی مگر اب ہم بتلائے دیتے ہین۔ یہ آنیوالا شخص ہمارے دوست جان کا جان نثار رفیق میکسمس ہے جو ان دونون کی جستجو و تلاش مین ابتک سرگردان اور پریشان پہر رہا تہا کہ میرو دیس کے ملازم ان دونون کے ملجانے کی خبر سناکر اسکو پیرس مین لے آئے اور پیرس مین ابہی داخل ہوتے ہی اسنے یہ سناکر اسیوقت شاہی گرجا مین دونون کا عقد ہو رہا ہے اور وہ یہ سنتے ہی سیدہا یہان چلا آیا جان پہلے تو اسکو اپنے قدمونکی طرف جہکتے ہوئے دیکہکر جہجہکا مگر پہر پہچان لیا اور میکسمس میکسمس کہہ کر بے اختیار اس سے لپٹ گیا۔

ہر طرف سے خوشی کے نعرے بلند ہونیلگے۔ گو مدت کے چہوٹے ہوئے میکسمس کا دل ابہی یہی چاہتا تہا کہ وہ جان سے خوب دل کہولکر اسوقت ملتے مگر ہنوریا سے ملنے کا چڑہا ہوا اشتیاق بہی ایک طرف دل مین جوش مار رہا تہا جسکی وجہ سے یہ جان کو چہوڑکر ہنوریا کو لپٹ گیا اور انکی مذہبی آزادی اور رسم نے انکو اسامر کی اجازت بہی دیدی کہ وہ اس طرح عام جلسے مین بے تکلفی کے ساتہ لپٹ کر ملین۔ ہنوریا۔ جان اور میکسمس کے محبت بہرے دلون مین فرط طرب اور جوش مسرت سے اوٹہتے ہوئے ابخرے آنکہون سے آنسو بنکر نکلنے لگے۔ گو یہ خوشی کا رونا تہا مگر پہر بہی بے موقع تہا۔

زبردستی طبیعت سنبہالی گئی اور میکسمس نے گہبراکر ہنوریا سے پوچہا ہر آپکا مزاج کیسا ہے۔ آلیس سے آپ کہان غائب ہوگئی تہین؟

ہنوریا۔ ہان ابہی ہوش لیا کیا بتاؤن کہ مقدر کہان کہان لیگیا تہا۔ مگر خدا کا لاکہ لاکہ شکر ہے کہ تم لوگ ملگئے

نہ یار رہا پھر نصیب جاگ گئی ورنہ ناامید تھی تو خاتمہ ہی کر دیا تھا۔ پھر تفصیلی حالات اطمینان سے مجھکو بیان کرو گی۔

سکسیس۔ ہنستے ہوئے۔ آپ نے تو مجھکو بس منہ دکھانے کے قابل ہی نہیں رکھا تھا جان ہی طلب کر کے جان بخشی کا مزاج ہے ملکہ؟

جواب۔ آپ مجھ سے کیا پوچھتی ہیں کیا خبر خدا مبارک کرے مگر یہ تو فرمائیے آپ تھے کہاں ہم ساری دنیا کی خاک میں چھان آیا۔

جان۔ مسکرا کر۔ جی ہاں آپکی عنایت سے یہی شغل میرا بھی تھا۔

جان اپنے حالات کچھ بیان کرنا ہی چاہتا تھا کہ میردوسیں نے کہا۔ اب یہ نا ٹک ایک ختم کر حال سننے کے بہت مشتاق ہیں مگر جان اتنے دنوں صبر کیا ہے چار منٹ اور سہی۔ آپ بیان کچھ نہ کیجیئے۔ اور یہ کہکر سکسیس کو شہ جانیکا اشارہ کیا۔ اب پھر تماشا گاہ سکوت ہو گیا ہے سب کھڑے ہوئے ہیں اور وہ دونوں پھر ہاتھوں ہاتھ کھڑے ہیں جنکا کچھ خوشی کے مارے سیر نہیں چہل پہل ہے اور جسکا باعث ابھی تھوڑی دیر پہلے سکسیس کی آمد کی وجہ سے چھوٹ گیا تھا۔ شب قاعدہ کے موافق ان دونوں کو حسن معاشرت اور ان کے ملنے کو بتا کر معاہدہ کیا جائے نباہ کے متعلق انکو عشق اور محبت پہلے ہی ہر ایک تحریر دل اور وہ انکو دوسرے کے ہاتھ میں دیدیا تھا۔ اسکے بعد نکاح نامہ لکھا گیا جسپر حاضرین میں کے معزز لوگوں کی شہادت لکھی گئی اور جب نکاح نامہ کی اسطرح تکمیل ہو گئی تو جان اور ہنوریا سب لوگوں نے باقاعدہ زیور کے خوشی خوشی کرکے باہر نکلے اور گو اسوقت قاعدہ سوا ہر کا مقتضی تھا کہ وہ دونوں فوراً سوار ہو کر اپنے محل کیطرف چلے جاتے۔ مگر جان نے زیست اور سب کے ساتھ پہلے اپنے محسن دشاہ سے اجازت چاہی اور اسکے بعد دونوں اس گاڑی پر سوار ہو گئے جسپر جان سوار ہو کر آیا تھا اور انہیں کے ساتھ سکسیس بیٹی اور اسکے ساتھ کر جان نثار سوار ہی اور سکے پیچھے پیچھے سوار ہو کر چل دیے۔ انکے جاتے ہی اور سب بھی اپنی اپنی راہ ہو گئے میردوسیں بھی اپنی ایوان سلطنت کیطرف سوار ہو گیا اور نثار سماندٹ کا سفیر بھی نہ ہی تھا اور ناامیدی کا جواب لیکر جو اسنے اپنے کانوں سے سنا اور آنکھوں سے دیکھا تھا روانہ ہو گیا۔ نثار سماندٹ نے جسوقت یہ خبر سنی ہو گی ٹھیک اسنے اپنا سر پیٹ لیا ہو گا اور اسکی وہ ساری آرزوئیں دم بخود ہو کر مر گئی ہونگی جو ہنوریا کی امید میں ایڑیاں رگڑ رگڑ کر جان توڑ رہی تھیں۔ اس خبر کو سنکر بیشک وہ کچھ نہ کچھ ہاتھ پاؤں مارتا اور سر پر چڑھا ہوا عشق کا جن ہنوریا کے ملنے کیلئے کچھ نہ کچھ اسکو ضرور تدبیریں بتاتا لیکن میردوسیں کے مقابلہ میں چونکہ اسکی کوئی ہستی نہیں ہے اسوجہ سے اب کچھ اسطرف سے کوئی کھٹکا نہیں ہے اور خیال کیا جاتا ہے کہ تنہا یہ دم نہ مارے۔ اب ان ہی اسطرح تھوڑا رہ گیا ہے جسطرح ہمارے دوست کا ارمان نکلنے میں بہت کم عرصہ رہ گیا ہے واہ جب میں ہمارے دوست کی بصیرت کیطرح زردی آچلی ہے اور اب دونوں کی گاڑی بھی ہوا شوق میں ہری ایسی تیزی کیساتھ جسطرح اسوقت جان کے پیار مان لیں نئی نئی تمنائیں جلد جلد آ رہی ہیں ایک طرف جا رہی ہے جو ایوان شاہی کے شمال کیطرف ایک پُرفضا میدان میں واقع ہے اور پہلے سے انکے لئے آراستہ کر دی گئی ہے پیاری ہنوریا اور سکی بیقرار دل کو تسکین دینے کیلئے اسکے پہلو میں بیٹھی ہوئی ہے اور ہنسی مذاق میں وہ مسافت قطع ہو رہی ہے جو یوں تو حقیقت میں کچھ نہ تھی مگر آج جان کے اشتیاق کے ساتھ جسپر ذکر کرنیکے لئے اسطرح طول و طویل ہو گئی ہے جسطرح فراق کی گھڑی یا حسینوں کی زلف اور یا انکی جور و جفا۔ خدا خدا کرکے تھوڑی دیر میں

پھر گاڑی کوٹھی کے پاس پہونچکر رکی اور تھوڑی دیر بعد میکسمس کا انتظار کرنیکے لیے ان کرسیوں پر بیٹھ گئے جو اس کوٹھی کے سبزہ زار میں قرینے سے لگی ہوئی تھیں اور بیٹھتے ہی وہ گلے شکوے شروع ہوگئے جو مدتوں کی حرمان نصیبوں کو خواہ مخواہ ایسے وصل اور تنہائی کے اوقات میں ضرور ہی یاد آجاتے ہیں ابھی وہ دو باتیں نہیں ہوئی تھیں کہ میکسمس وغیرہ پہونچے اور پھر جان نے آکر تھوڑی دیر کے لیے کسیقدر رنگ صحبت کا بدل دیا۔ جان نے میکسمس کو ہاتھ پکڑکر بہت محبت اور عزت کیساتھ اپنے پاس بٹھایا۔ پہلے سرگذشتیں مختصر طور پر بیان ہونے لگیں اور گذشتہ واقعات یاد آکر انکی آنکھوں سے آنسو بہا دیتے۔ اسطرح پر جب تھوڑا عرصہ گذر گیا تو جان نے بہت زوردار الفاظ میں میکسمس کی ان عنایتوں کا شکریہ ادا کیا جو اسنے اسکی جستجو اور تلاش میں کی تہیں جسکے جواب میں پہلے تو میکسمس نے انکسار سے اپنا سر جھکا لیا مگر تھوڑی ہی دیر کے بعد خدا جانے اسکو کیا خیال آیا کہ اسنے پر افسوس لہجے میں اسطرح کہنا شروع کیا

خیر یہ تو حضور کی قدردانی ہے میں نے کیا اور میری خدمت ہی کیا لیکن اگر حضور قدردانی فرماتے ہیں۔ تو کیا میری اسقدر جانفشانی اور خدمتوں کا یہی صلہ تھا کہ میری غیبت میں حضور کا عقد ہوجائے اور میرا انتظار تک نہ کیا جائے"

جسکے جواب میں جان نے ندامت سے سر جھکا کر کہا "میکسمس تمہاری شکایت بہت بجا ہے اور اس معاملہ میں تم جسقدر مجھ پر طعن اور نفرین کرو میں اسکا مستحق ہوں لیکن اگر انصاف کروگے تو شاید میں اس معاملہ میں زیادہ خطاوار نہ نکلونگا اسوجہ سے کہ تمہاری تلاش میں چاروں طرف بہت آدمی بھیجدیئے گئے تھے اور اس اعتبار سے یہ یقین تھا کہ تم عقد کی تاریخ تک ضرور یہاں پہنچ جاؤگے لیکن جب نہ آئے تو مجبوراً تاریخ نہیں بڑھائی گئی مگر خدا گواہ ہے کہ میری یہی خوشی یہی تمنا اور یہی دعا تھی کہ کسیطرح تم اس عقد میں شریک ہوجاتے اور شاید اسی دلی دعا کا یہ اثر تھا کہ تم اسطرح عین عقد کے وقت پہنچ جاؤگے جب کچھ بھی بھروسا نہ تھا"

میکسمس۔ (مسکراکر) جی ہاں یا آپکی دعا کا اثر تھا یا میری سچی تمنا کا لیکن جب میری شرکت کی دعائیں مانگی جاتی تہیں تو کیا دعا کا اثر کسیطرح یہ بھی ظاہر نہ ہوا کہ عقد کی تاریخ بدل جاتی۔ مگر ہاں یہ کیونکر ہوسکتا تھا وہ جلد پڑی تھی کہ کسیطرح عقد ہوجائے

جان۔ ہاں یہ بات تو یہ ہے کہ اب ایک ایک منٹ مشکل سے گذرتا تھا اور ایک ایک گھڑی ایک ایک برس معلوم ہوتی تھی اور خیال کرو ہماری حرمان نصیبی کی کوئی انتہا بھی تھی۔ یہ انتظار یہ فراق اور اسپر یہ صبر حق یہ ہے کہ ہمارا ہی حصہ تھا اور ہماری ہی چھاتی تھی کہ برداشت کرگئے"

میکسمس۔ بیجا ارشاد ہوتا ہے۔ پھر آپ مزے بھی تو ویسے ہی اٹھا لیے گا"

جان۔ (ہنوریا سے مخاطب ہوکر) دیکھئے شاہزادی صاحبہ سنتی جائیے (ہنوریا کو خاموش دیکھکر) ہائیں یہ آپ چپ کیسی بیٹھی ہیں۔ خیر تو ہے۔ کدھر خیال ہے کہیں ٹولوز تو نہیں پہونچیں؟"

ہنوریا۔ ہائیں ٹولوز! ٹولوز سے کیا مطلب؟"

جان۔ آپ چپ تہیں میں نے گمان کیا کہ شاید آپکو پچھلی باتوں کا خیال آگیا ہوگا اور اسمیں حرج ہی کیا ہے کچھ گناہ تو ہے نہیں"

ہنوریا۔ جی ہاں میں خوب سمجھتی ہوں یہ تو تمہارے دل میں چور ہے جب خیال آئیگا تو کچھ ویسی ہی گمانی کا۔ اسوقت تو ٹولوز کمبخت کا تذکرہ ہی کیا"

جان۔ نہیں ایسا نہ کہو وہ کمبخت نہیں ہے اسکو نصیحت ہو چکی تھی تم انہیں بہت دنوں تک یاد ہی ہو۔ وہ بہت خوش نصیب ہے"

ہنوریا: یا اللہ تو اس مین بھی کوئی بات نکال لی گئی!

میکسمس: آخر یہ بات کیا ہے۔ جسپر اسقدر جھگڑا ہو رہا ہے مین اتبک کچھ نہین سمجھا۔

جان: جناب بات کیا ہے۔ ابھی مین عقد کی حالت مین آپکے آنے سے کچھ پیشتر مارسمانڈ کا سفیر خط لیکر آیا تھا جسمین اُسنے بہت کچھ اپنے شوق اور بیقراری کا حال لکھا تھا۔ یہ اسوقت چپ چپ تہین مین نے کہا شاید کوئی لکھنے کا خیال آگیا ہو بس یہ بگڑ گئین۔

ہنوریا: یہ اب خبر نکلی نا۔ مین تو پہلے ہی سمجھ گئی تھی مگر ان باتونسے حاصل ابتدا کیلئے کسیکے دل کو کہانا سے کیا فائدہ؟ (اتنا کہا اور آنسو آنکھون سے ٹپ ٹپ گرنے لگے۔

جان: (ہاتھ پکڑکر) ہائین ہائین۔ پیاری شاہزادی یہ کیا!

ہنوریا: (زبردستی اپنا ہاتھ کھینچکر) بس بس دور ہو۔ خدا کیلئے ہاتھ چھوڑ دو مجھکو یہ باتین اچھی نہین معلوم ہوتین۔

جان: (حیرت سے بیکا منہ دیکھکر) ہائین! یہ تو ہنسی ہنسی مین بالکل خفا ہی ہوگئین۔ بھلا یہ بھی کوئی بگڑنے کی بات تھی۔

ڈیلی: (مسکراکر) قصور معاف حضور عالی آپ ہی تو بس چھیڑتی ہی جاتے ہین بھلا کوئی کب تک سنے جائے۔

ہنوریا: نہین نہین ایسی قسم کی چلبلی کی باتین کبھی تو میرے سامنے کرچکے ہین اب مین سمجھ گئی ہوں بھئی اچھا انسان کو دلمین جو شک ہو وہ کہہ دے چھپانیکی کیا ضرورت تھی۔

جان: شاہزادی صاحب۔ آپ کیا فرماتی ہین۔ شک اور شبہہ کیسا؟

ہنوریا: نہین نہین مین کبھی نہ مانونگی۔ تمکو کچھ نہ کچھ ضرور شبہہ ہے آخر یہ بار بار کہا کیا جاتا ہے اور تو مین کچھ جانتی نہین بس یہی میری آنکھین ہی ہوتین اگر اسمین ذری کی مین نے آنکھ بھر صورت بھی دیکھی ہو۔ یا کبھی اتنے دنونمین مین نے بطیب خاطر آدھی بات بھی کسی سے کی ہو تو بھی جائے جیسی مجھے قسم لیلو اگر مین نے ذرا بھی جھوٹ کہتی ہون تو خدا مجھکو آج ہی غارت کرے۔ ہنوریا نے ابھی آخری لفظ نکہے کو پوری طرح اپنی زبانسے ادا بھی نہین کیا تھا کہ جان نے جلدی سے اُٹھکر اپنے ہاتھ سے ہنوریا کا منہ بند کردیا۔ اس موقع پر ہنوریا نے بہت ادہر ادہر سر کیا مگر جان نے دوسرا ہاتھ اسکی گردن نہ ہلانے کیلئے سر کے پیچھے لگا دیا۔ اور جب دیکھا کہ اب کچھ ادہر ادہر جانے سے سر کو قرار ہوا ہے تو اوسنے اپنے ہاتھ کو خاص اُس حصہ سے کہ جو ہنوریا کا منہ چھپائے ہوئے تھا اسقدر ہٹاکر کہ اوسکا منہ کھلجائے اسطرح کہا دو تمہاری قسم مجھکو تمہارے معاملہ مین ذرا شک نہین تم عفت اور عصمت کی جان ہو۔ تمہاری سچی محبت تمہارے دلمین میرے سوا اور کسیکو کبھی جگہہ دلسکتی ہے! توبہ یہ مین تو ہنستا تھا۔ ہائے مین تو اس پیاری صورت کو چھیڑتا تھا۔ اور یہ کہکر اسکے لبون سے اسطرح چٹاخ سے بوسے لیا کہ ہنوریا نے شرم سے اپنا سر نیچا کرکے کچھ عجیب نازو ادا سے گردن ہٹاکر منہ پھیر لیا۔ میکسمس اور ڈیلی کی آنکھین اور آنکھونکے ساتھ گردنین بھی نیچے جھک گئین اور مزہ لینے کیلئے جانکی آرزون نے خدا جانے کسطرح جانکی دل پرورش کیا کہ اسکی آنکھونکی پتلیان اوپر چڑہ گئین اور اوسنے پھر اپنے ادہین ہونٹونکو دانتون سے اندر دبا کر گئی ہو لئے جیسے ابھی نصیب کھل گئے تھے۔ اپنی کرسی ہنوریا کے قریب کھینچکر بیٹھ گیا اور اوسکا پیارا پیارا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لیکر بہت پرجوش لہجے مین اسطرح کہا: خداوندا تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ تونے جانکی آج سب تمنائین ٹھکانے لگا دین۔ آج

جہانتک اپنے مقدر پر ناز کرے زیبا ہے آج اس سے زیادہ دنیا میں کوئی خوش نصیب نہیں ۔ اللہ اکبر کہاں میں اور کہاں یہ
شاہزادی! اگر حق یہ ہے کہ اس عشق کی سخت منزل میں پیاری شاہزادی تجھے بھی میری محبت کا بہت ساتھ دیا اور بہت سخت مصیبتیں اٹھائیں
ہنور یا۔ (ایک ٹھنڈی سانس لیکر) ورنہ مصیبت اٹھانے کیلئے تو انسان پیدا ہی کیا گیا ہے مگر ہاں آپکی محبت
البتہ قدر کے قابل ہے کہ آپنے میرے جیسے مفلس کے عزت اور آبرو پر لات مار دی اور میرے لیے ملک ملک کی خاک چھانتی پھریں۔ میری
جان ہو اگر میں نے ایسا کیا تو کس کیلئے؟ اسی حسن کی دیوی کیلئے جسکا حسن دنیا میں فرد تھا جسکی دل فریب صورت اپنی کرشمہ
سے دیکھنے والونکے دلکو آنکھوں کی راہ سے نکال لیتی تھی۔ وہ کون؟ جو آج میری پیاری بیوی بنی ہے۔ تمہارا حسن و جمال تو
کوئی دیکھے۔ یہ صورت یہ شکل۔ یہ ہاتھ۔ یہ پاؤں۔ ہائے کہیں پیدا ہو سکتے ہیں۔ یا کسیکو نصیب۔ یہ ہمارے پاک عشق کا
نتیجہ تھا۔ کہ آج ہم اسطرح پہلو بہ پہلو بیٹھے ہیں۔ اس جملہ پر پہونچکر اسکی باتوں کو ایسا مزا ملا کہ اسکی آنکھیں دو چار ہو کر رہ گئیں
اب شام ہو رہی ہے اور انکے دلی شوق اور ارمانونکو پردہ داری کے ساتھ نکلنے کا موقع دینے کیلئے رات کی سیاہی مشرق کی طرف سے
بڑھتی چلی آتی ہے جسطرح ارمان و تمنائیں جوانی کا نشہ بنکر دل سے اٹھتی ہوئی اسکی دماغی گنبد تک پہنچکر پھیلتی جاتی ہیں اور وہ
پرانی آرزوئیں جنکو بیکار دل کئی بار رد کر چکا تھا ہوتے ہوتے انداز و سنگار کئے مسکراتی ہوئی چلی آتی ہیں کوئی شوق بھرے دل کے
تقاضے سے انگڑائیاں اور انگڑائیوں پر جمائیاں لیکر شرم سے اپنی گردن جھکا لیتا ہے۔ اور کوئی اپنی للچائی ہوئی نظروں سے کچھ
اسطرح بیٹھا کسیکو گھور رہا ہے کہ عیاذاً باللہ دمبدم آتش شوق تیز ہوتی ہے اور اسکی گرمیاں دیکھکر ساری کوٹھی کے لیمپ اور
گلاس ال کے کنول کیطرح روشن ہو جاتے ہیں دلمیں اور تقاضے پیدا ہوتے ہیں طبیعت اختیار سے اسطرح نکلی جاتی ہے جسطرح کوئی
کسیکے آغوش سے۔ چھیڑ چھاڑ شروع ہوتی ہے اور ہاتھا پائی پر ختم ہو کر عجیب کیفیت کیساتھ دست گرفتہ انکو برآمدے سے
اٹھا کر کوٹھی کے اندر لیجاتی ہے اور ناز و انداز کی باتیں شروع ہو جاتی ہیں۔ شمع شرم سے فانوس کے اندر پانی پانی ہوئی جاتی ہے
اور انکی بے تکلفی دیکھکر شمع کی جلتی ہوئی لو اور گھٹتے ہوئے دھوئیں میں حیا سے منہ چھپا لیتی ہے میز پر رکھے ہوئے پھولوں کے
گلدستہ خود بخود عرق ندامت میں نہائے جاتے ہیں۔ پھول خود بخود پتوں میں چھپے رہتے ہیں۔ گلدستوں میں سے نرگس کے
پھول بڑی ڈھٹائی کے ساتھ گھور رہے ہیں مگر سوسن بھی بیتاب ہو کر اب کچھ نہ کچھ کہا ہی چاہتی ہے۔ انکی بدمستیاں
دیکھ دیکھکر چلمنیں کسی مست الست کی پلکوں کیطرح نیچے گرتی ہیں اور انکی ہوا سے شوق کا بڑھا ہوا زور دیکھکر
دروازے خود بخود بند ہوے جاتے ہیں ہمارے دوست کو یہ مبارک گھڑی چونکہ بہت جانکاہی اور مدتوں کے
بعد نصیب ہوئی ہے معلوم نہیں کہ اب یہ کب برآمد ہوں اور کب ملاقات کی نوبت آئے اسوجہ سے ہم خود ہی ان سے
اسیوقت رخصت ہوئے جاتے ہیں اور رخصت بھی ہمیشہ کیلئے۔ مگر پھر چلتے چلتے بھی ہم یہ کہے جاتے ہیں۔ ہاں

اے فلک رشک سے نہ جل مرنا — بچھڑے ملتے ہیں ایک مدت کے

تمت بالخیر

حشمت علی عکس پریس لکھنؤ

فتوح عبد الحمید خان

مصنفہ

منشی وجاہت حسین صاحب جھنجھانوی

جنگ یونان کا صحیح مرقع - ادہم پاشا کی سرگرم کوششیں اور بالآخر سلطنت عثمانیہ کا یونان پر فتح پانا بہت خوبی کے ساتھ دکھایا گیا ہے۔ کتاب میں متعدد تصاویر اور جنگ کا ایک مکمل نقشہ بھی دکھایا گیا ہے۔ چھپائی لکھائی بہت اچھی ہے۔ قیمت مجلد عہ ر

فرمایش احباب

یہ مولوی محمد عمر سوز باؤنی کا بیمثل دیوان ہے جسکے اشعار دل کے ساتھ تیر و نشتر کا کام کرتے ہین۔ پڑھیے اور لطف اُٹھائیے۔ قیمت ۴ ر

اڈیٹر مرقع عالم کے منشیانہ معجزات

عبرت - جان و ہنوریا کا دلچسپ قصّہ قیمت ہر حصّہ سے

جعفر و عباسہ - جعفر و عباسہ کا عشق ...... عہ ۱۲؍

حسن سرور - بالکل سچّا واقعہ ...... قیمت ہر حصہ للعہ

رام پیاری - حکیم صاحب مرحوم کا آخری و بہترین ناول دو حصّے صہ؍

اختر حسینہ - سنبھل کا ایک پُر درد واقعہ تعلیم النسوان پر بحث عہ ۸؍

نیل کا سانپ - انطانی و کلیوپٹرا کی حسرت بھری داستان عہ ۹؍

دیولدیوی - خضر خان اور دیولدیوی کا عشق ...... عہ ۱۲؍

گورا - ریواڑی ضلع گورگانون کا سچّا واقعہ

دکھیا رانڈوں کی رام کہانی .... عہ ۳؍

۱ - ـــ - - - - - - - - - - - ـــ تھا

مینجر مرقع عالم پریس - ہردوئی

(اودھ)